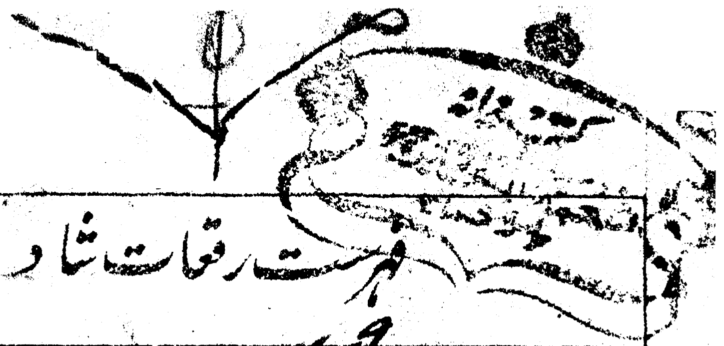


فہرست رقعات شاد

علماء

اطباء

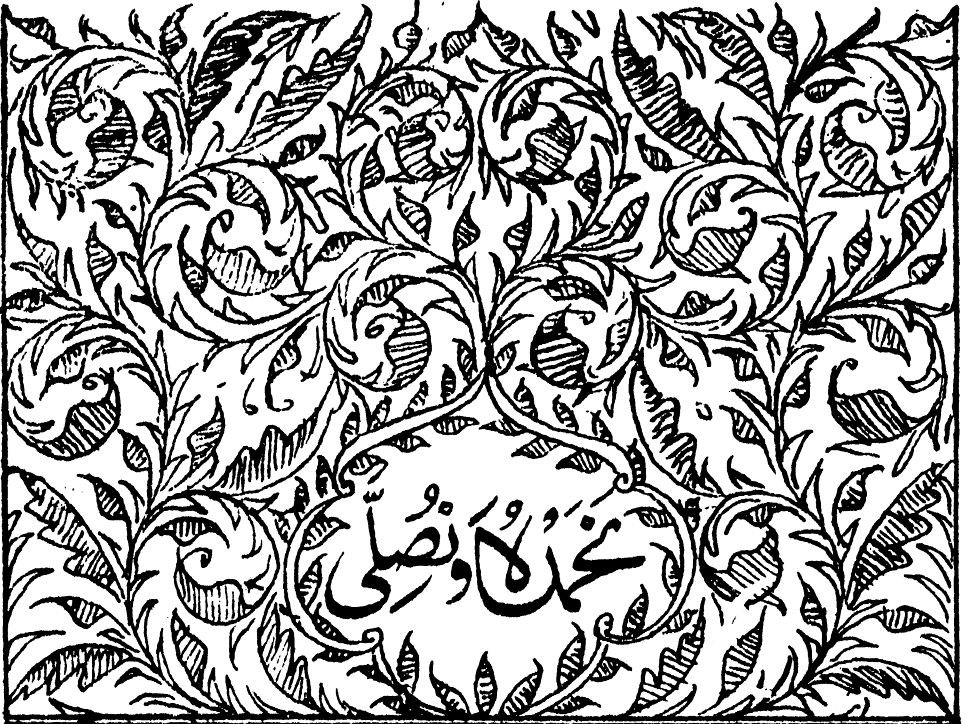
شعراء

اقارب

عہدہ داران خانگی -

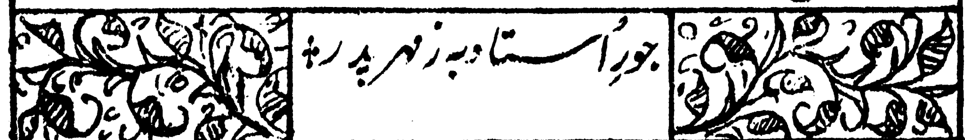
متفرقات

تقاریظ و قطعات



حمد خدا کے بعد یہ ہے نعت مصطفیٰ
بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر

دنیا مین سب سے بڑی دولت علم ہے ع کہ بے علم نتوان خدا را شناخت ۔
بعون اللہ تعالیٰ شانہٗ اسوقت مجھ اضعف العباد چندر پرشاد نے
چودہ برس کے سن مین قدم رکھا ہے ۔ پانچوین سال میری تسمیہ خوانی ہوئی اور
مین مکتب مین بٹھایا گیا ۔ میرے والد بزرگوار مہاراجہ کشن پرشاد بہادر
پیشکار و وزیر افواج آصفی مدظلہٗ نے میری تعلیم اور تربیت کے لئے
نہایت پسندیدہ اور بغایت معقول انتظام فرمایا اور مجھے معلمون کے حوالے
کرکے کہا ع


جور استاد بہ ز مہر پدر

مین بفضل الٰہی اپنے والد بزرگوار کی خاص نگرانی مین کہ قدرتاً قبلۂ
موصوف کو علم و ہنر کے ساتھہ ایک دلچسپی ہے تعلیم پائی - جناب کی
توجہ میرے ساتھہ بغایت درجہ مبذول ہے اور مین نے اُسی توجہ اور
شفقت پدری کی بدولت اسوقت تک جو کچہ پڑہا لکھا اُسکا
بدیہی نتیجہ یہ ہے کہ مین اب بے تکلفانہ اپنے فراخور حوصلہ
اور لیاقت اور دولت علمی کے محقترہ تحائف - جوہر شناسونکے
روبرو پیش کر رہا ہون - اِس تھوڑے زمانہ مین یعنے پانچ برس کی
عمر سے چودہ برس کی عمر تک جسکو نو سال کا عرصہ ہوتا ہے مین نے
اُردو اور فارسی کی یہانتک استعداد حاصل کی کہ بلا اعانت لکھہ
پڑہ لیتا ہون - اِس عرصہ مین مجھے انگریزی کی تعلیم بھی ہوئی اور مین
باقاعدہ تعلیم پانیکے لئے مدرسۂ عالیہ بھیجا گیا - بعد چندے جب میرے
والد بزرگوار کو دفتری کاروبار کی تعلیم دلوانے کی نسبت خیال پیدا ہوا
مجھے مدرسہ سے علحدہ کر کے گھر مین انگریزی تعلیم دلوانی شروع فرمائی
اور مین بنگرانی ڈاکٹر الھور ناتھہ صاحب مختلف اُستادونکے زیر تعلیم
رہا - اور ابھی اسوقت تک برابر میری فارسی اور انگریزی جاری ہے
الحمد للہ و المنہ کہ نوشت و خواند مین خاطر خواہ شُد بُد پیدا ہو گئی - دفتری کاروبار
کی تعلیم کے لئے مین اپنے جد امجد راجہ ہری کشن بہادر کی تفویض

کیا گیا۔

اِن سب کے علاوہ ایک خاص وقت معین کیا گیا تاکہ مین پنڈت رتن ناتھ صاحب سرشار سے نثر لکھا کرون اور مکتوبات وغیرہ پڑھا کرون۔ چونکہ فطرتاً مجھے بھی اسکا شوق دل سے تھا اور اسطرف میرا رجحان نیچرل طور پر ہونے کے علاوہ میری موروثی دولت بھی ہے یعنی میرے والد بزرگوار آج کے روز حیدر آباد کی زندہ یادگار ہین علوم وفنون مین مشہور ہونے کے علاوہ خاص نثاری مین جسقدر معروف اور مشہور ہین اور زمانہ کے محک امتحان مین جسقدر کھرے اترے ہین وہ ظاہر ہے۔ میری مدح اسموقع پر شاید شاعرانہ ہوگی لہذا مین ناظرین کی معلومات پر اسکا فیصلہ حصر کردیتا ہون۔ **الغرض** میرا خیال اور دلی رجحان اسطرف ہوا کہ ع

میراث پدر خواہی تو علم پدر آموز

مین نے اِس مین سعی بلیغ کی اور بارے بفضل ایزد متعال جل جلالہ اسمین بھی کچھ شُد بُد اسقدر ہوئی کہ یہ دیباچہ میرے ہی دست وقلم اور میرے ہی خیالات اور زبان کا فوٹو ہے۔ مگر ہان سرشار صاحب کا دیکھا ہوا ہے۔

چونکہ سرشار صاحب مجھے مختلف چھوٹے چھوٹے رسالے نثر کے

پڑھایا کرتے تھے اور مکتوبات لکھوانے کی مہارت کی تھی - مجھے دفعتہً یہ خیال ہوا
کہ مین دوسرے مکاتیب کے ساتھ اُن مکاتیب کو بھی اپنا ذریعہ تعلیم گردانون
جو میرے والد بزرگوار کی معمولی انشا کا انمول خزانہ ہے اور انکو فراہم
کرکے بشکل کتاب مرتب کرون - چنانچہ مین نے اپنے والد امجد سے ان
مکتوبات کے جمع کرنے کی اجازت لی اور اس کام کو شروع کیا **محمد حسین** صاحب
اور **عبدالشکور** صاحب خوشنویس جو میرے والد کی پیشی مین رہتے ہین اور جنکے پاس مسودات
جمع رہا کرتے ہین انسے کل مسودات جسقدر ملے وہ سب جمع کئے -

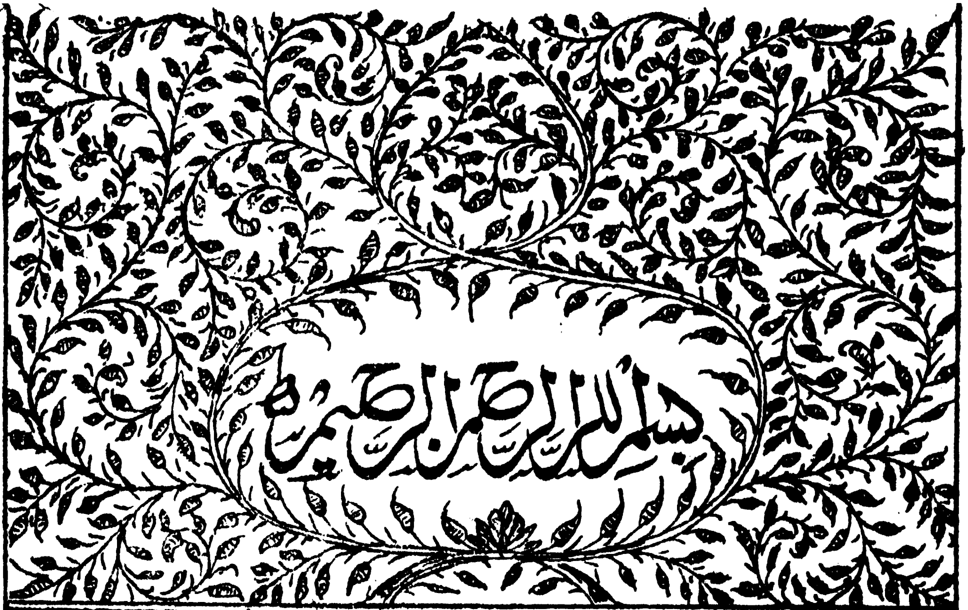
اوراق خاطر اطفال کی طرح جیسا کہ پریشان تھے انکو بخاطر جمعی فراہم کرکے
انتخاب کیا - اکثر رقعات مین مکتوب الیہ کا نام نہین تھا - اور اکثر مین تاریخ
وسن کا برابر التزام نہ تھا اسلئے مین نے بمشورۂ **پنڈت**
رتن ناتھ صاحب سرشار یہ التزام کیا کہ جسقدر مکتوب انتخاب شدہ
ہین امنین تاریخ کی پابندی نہ کیجائے اور جن مکتوبات مین مکتوب الیہ کا
نام نہین وہ بلا نام درج کئے جائین - **الغرض** اس انتظام کے بعد مین نے
اپنے والد امجد سے اس امر کی درخواست کی کہ چند مسودات عرائض کے بھی
مجھے ملجائین جو کے خدام بارگاہ
شاہی کی خدمت مین گذرانے گئے ہین - یہ کل مسودات عرائض زنانہ
مکان مین ایک الماری مین التزاماً شل بند ہین اور اُسکی کہتا دنی اور

رجسٹری وغیرہ میرے والد بزرگوار اپنی ذات سے کیا کرتے ہین اور اُس
الماری کی کُنجی اپنے پاس رکھا کرتے ہین اور یہ صیغۂ راز کا دفتر
کہلاتا ہے۔

اِس دفتر راز کی رازداری کا بیان باعث طوالت ہے۔ اِسکی یہ حالت ہے
کہ کبھی مین نے اپنی آنکھون سے ایک مثل بھی نہین دیکھی۔ ہان بعض
اُن عرایض کا حال معلوم ہے جوکسی ضرورت کے وقت میرے ہاتھہ سے
لکھوایا کرتے ہین۔ چونکہ قبلہ ممدوح بہت محتاط ہین اسلئے پہلے تو میری
اس درخواست پر مسکرا کر خموش ہو رہے جس سے کسی قدر نامنظوری
ظاہر ہوتی تھی۔ مگر تھوڑے عرصہ کے بعد جب مین نے بادب اصرار کیا
اور عرض کیا کہ جو **رقعات شاد** شائع ہونگے اُنکی ابتدا مین جبتک چند سرائیتین
نہون رقعات کو زینت نہوگی اسپر تھوڑے تامل کے بعد فوراً صیغۂ راز کے
امثلہ مین سے معدودے چند عرائض کی نقل بدست خاص فرماکر
مجھے عنایت فرمائی جنکا طبع اور شیوع خلافِ مصلحت نہونے کے
علاوہ باعث اظہار حقیقت مراحم خسروانہ و نوازشات شاہی سمجھا گیا۔
مین نے اِس کام کو بسم اللہ کہکر ۱۳۱۶ھ مین آغاز کیا۔ انجام بخدا اسکے ہاتھہ ہے
قریب ربع کتاب شائع ہوئی تھی کہ ایک روز مطبع مین والد تشریف
لے آئے اور چند اوراق ملاحظہ فرماکر **سرشار صاحب** سے یہ ارشاد ہوا

کہ رقعات کا التزام ٹھیک نہین ہوا لہذا مکرر اپنی ہدایات کے موافق کاپی کراکے طبع کرائے جائین۔ اور یہ بھی ارشاد ہوا کہ بوقت فرصت اُن ہدایات کو قلم بند کردون گا۔ اِس عرصہ مین   کی سواری بادبہاری شیر کے شکار کے لئے بربناے معروضہ والد بزرگوار ماھر ٹلی جو سرکار کی عطا کی ہوئی جاگیر ہے رونق افروز ہوئی اسمین کام ملتوی رہا۔ اور ادھر ۱۳۱۶ھ ختم ہوکر ۱۳۱۷ھ کا عمل شروع ہوگیا۔ اور اسکے علاوہ کچھ ایسے ابواب پیش آئے کہ یہ کام رُکا رہا۔

ماہ شعبان ۱۳۱۷ھ مین حضرت پیر و مرشد کی سواری کلکتہ کو رونق افروز ہوئی میرے والد کو حضور اقدس و اعلی نے منصرم مدار المہامی کی عزت سے سرفراز فرمایا۔ تا واپسی ریاست کے نظم و نسق سے فرصت نہوئی۔ خدا کرے کہ ہمیشہ ایسے اعلی خدمات کے ادا کرنے مین عدیم الفرصت رہین۔ بعد واپسی اعلیحضرت خلد اللہ ملکہٗ۔ جبکہ مستقل مدار المہام صاحب نے جائزہ لیا۔ اور کسیقدر فرصت حاصل ہوئی۔ مین نے یاددہی کی اور حسب ہدایات جناب ممدوح بپابندی مکرر کاپی لکھی گئی اور رقعات قالب کتاب سے مزین اور رشین ہوے۔ انشاء اللہ عنقریب یہ تحفہ ہدیۂ ناظرین کیا جائیگا۔



حافظ (۱)

تنت بناز طبیبان نیازمند مباد
وجود نازکت آزردہ گزند مباد

پیرومرشد اعلیحضرت حضور پرنور بندگانعالی خلد اللہ ملکہ ظلہ العالی

بعز عرض اقدس حضرت میر سانند

دسوین کی شبکو خانہ زاد کشن پرشاد نے ایک خواب دیکھا کہ خلاف معمول اندھیری رات مین جبکہ ہاتھ کو ہاتھ نہین سوجھتا تہا۔ اور گھٹا ٹوپ اندھیرا چوطرفہ چہایا ہوا تہا۔ بجلی کی چمک۔ اور دامنی کی دمک سے وہ تاریکی ذرا یون ہی سی زائل ہوکر پہر سے

سعدی

قرص خورشید در سیاہی شد
یونس اندر دہانِ ماہی شد

تاریکی کی فوج نے ایسا نرغہ کیا تہا کہ ہر در و دیوار پر ظلمت کا عمل تہا کالی کالی جہنڈیو سے نکلے کالے کالے پہریرے اُڑ رہے تھے کہ دفعتہً

شاد

شب طلعت شہ بخواب دیدم
پیش از سحر آفتاب دیدم

آنکھ کھلی تو یہ معلوم ہوا کہ عین شبِ دیجور مین ع

پیدا ہوا سپیدۂ طلعت نشان صبح

معبّرونکو جو خواب کی تعبیر کرتے ہین بلا کر دریافت کرنے ہی کو تھا کہ فوراً بگل بجا اب اپنے مکان کو دیکھتا ہون تو ؎

شاد

بیاشہا کی صدا ہر طرف سے جاری ہے
خدیو مصر دکن کی یہ ہان سواری ہے

ہر سمت سے یہی آواز آتی ہے۔ آنکھین ملتا ہوا اُٹھا تو دیکھا کہ عالم نور ہے اور غلغلہ آمد آمد سواری حضور ہے ؎

برین مژدہ گر جان فشانم رواست
کہ این مژدہ آسایش جانِ ماست

فوراً اس شعر کو ترجمان دل کیا ؎

شاد

نظام آئین مرے گھر خدا کی قدرت ہے
کبھی مین اُنکو کبھی اپنے گھر کو دیکھتا ہون

سواری مثل بادِ بہاری کلبۂ خاکسار پر رونق افروز ہوئی ؎

شاد نور رخ سلطان کا جو پر تو نظر آیا | حیرت تھی کہ دسوین کو مہِ نو نظر آیا

وہ جو میرا بادشاہ جمجاہ ہے جو میرا مولا۔ میرا آقائے خاقان کلاہ ہے وہ جسکی طرف مخاطب ہو کر یہ شعر پڑھکر مین دل وجان سے شاد ہوتا ہون ؎

حافظ	آنانکہ خاک را بنظر کیمیا کنند آیا بود کہ گوشۂ چشمے بما کنند	

وہ جو تمام دکن کا سرمایۂ ناز اور ذریعۂ اعزاز ہے۔ وہ جو سلطنت آصفی کے لئے یادگار اور فخر وافتخار ہی۔ اُس سلطان سنجر فر ہوشنگ فرہنگ کیقباد اورنگ نے اس ذرۂ بے مقدار کو رشک خورشید بنایا۔ اور عزت بخشی۔ رتبہ بڑھایا ؎

شاد	کاشانۂ شاد اور یہ اعزاز ہے قدر شاہان چہ عجب گر بنوازند گدا را	

یا خدا جبتک دنیا مین جیحون وسیحون ودجلہ وفرات کو روانی ہی جبتک چشمۂ خورشید خاوری نورانی ہی جبتک مرغان خوش الحان دم صبح چہکتے۔ اور گلہائے عنبر بار مہکتے ہین میرے بادشاہ گیتی پناہ حضور میر محبوب علیخان عمراللہ ملکہ کو فائز بمرام اور ہر امر مین شاد وبا کام رکھ ؎

شاد	الٰہی تا قیام مہر و ماہی چلے یہ سکۂ محبوب شاہی	

زیادہ حد ادب۔ الٰہی آفتاب عمر ودولت واقبال تابان ودرخشان باد

عرض [illegible]
[illegible] جان نثار خانہ زاد [illegible]

آیا جو غریب خانہ مین ظل خدا دیتا ہے دعا شاد یہ سچے دل سے	شاد	فردوس بنا کلبۂ احزان میرا سایہ رہے پنجتن کا تجھپر شاہا

(۲) پیرو مرشد اعلیحضرت حضور پرنور بندگانعالی خلد اللہ ملکہ مدظلہ العالی

بعز عرض اقدس حضرت پیر ساند

اے میرے خداوند جہان پناہ ظل اللہ مین اور سرکار کی مدحت - چہ نسبت خاک را با عالم پاک یہ ادنی غلام اور پیرو مرشد کی سپاس گذاری توبہ توبہ چھوٹا منھ بڑی بات ہے

شاد	مین کاہ ہون اور تو گلستان مین مور ضعیف تو سلیمان	

یہ جان نثار ادنی ذرہ - حضور ذرہ پرور مہر نیمروز - جو تمام جہان پر سایہ افگن ہے سرکار کی عزت افزائی سے غلام خانہ زاد کو درم ناخریدہ غلام کر دیا -

اے میرے خداوند مجازی سچ تو یہ ہے کہ انسان جہان مین سب کے حق سے ادا ہوتا ہے مگر جہان پناہ کے الطاف خسروانہ کے حق سے ادا ہونا محال از بس محال ہے غلام کی ایک زبان اور سرکار کے لاکھون مراحم - غلام کو فخر ہے اپنی قسمت پر - اور یہ غلام خداوند عالم کا لاکھ لاکھ شکر ادا کرتا ہے جس نے ایسے مبارک زمانے اور ایسے آقائے نامدار کے عہد معدلت مہد اور غلام پرور کے عصر مین مجھکو پیدا کیا اور فخر غلامی سے سربلند فرما کر ہمچشمون مین سرخرو کیا - یہ غلام نوازی جو سرکار نے فرمائی کہ شبکو براحم خسروانہ رونق افروز ہوکر عزت افزائی کی - سلف سے خلف تک یہ فخر و مباہات اس غلام کے خاندان کو حاصل نہین ہوا ہے

ز قدر و شوکتِ سلطان نگشت چیزے کم کلاہ گوشۂ دہقان بآفتاب رسید	سعدی	ز التفات بہ مہمان سرائے دہقانی کہ سایہ بر سر ش انداخت چون تو سلطانی

بس جی یہ چاہتا ہی کہ پیر و مرشد کے قدمون پر سے اپنی جان و مال کو نچھاور کرون کہ یہی میرے لئے باعث ہزار افتخار رہے۔

بجز اسکے کہ صدق دل سے یہ دعا کرون اور کیا ہو سکتا ہے ؎

آصفِ ملکِ دکن یارب جہان کا شاہ ہو شاد خانہ زاد کی دلسے دعا ہی صبح و شام	شاد	سایہ گستر سارے عالم پر بفضل اللہ ہو حکمران ساری زمانے پر یہ آصفجاہ ہو

اے میرے جہان پناہ سلیمان شوکت مجھ مور ضعیف کی زندگی اور عزت اور حشمت اور دنیا کی ساری بہبودی جہان پناہ کے قدمون کے ساتھ ہی اور حضور کی رضامندی مایۂ صد افتخار رہے۔

خداوند عالم سے دعا کرتا ہون کہ اللہ تعالی مجھے اپنے آقا کی نمک حلالی اور فرمان برداری مین ہمیشہ ثابت قدم رکھے۔

آخر مین اس دعا پر اس معروضہ کو ختم کرتا ہون ؎

سارے جہان پہ یارب ہو شہ کی حکمرانی خلاق دو جہان سے ہی یہ دلی تمنا	شاد	اقبال ہو فزون تر اور عمر جاودانی دائم ہو شاد تجھپر آصف کی مہربانی

زیادہ حد ادب الٰہی آفتاب عمر و دولت و اقبال تابان و درخشان باد

دکن میں آئی ہے پھر ہمدم بہار بسنت یہ آرزو ہے ملے شاد کو بھی حکم حضور	شاد	مبارک آپکو جم جم ہو شہریار بسنت کہ تو بھی دھوم سے لا میری پیشکار بسنت

۳ پیر و مرشد اعلیحضرت حضور پرنور بندگانعالی خلد اللہ ملکہ مدظلہ العالی

بعز عرض اقدس حضرت میرساند

اے میرے پیر و مرشد۔ دس برس سے غلام امیدوار ہے کہ یہ عزت قدیمی خانہ زاد کو پھر حاصل ہو خداوند عالم بحق پنجتن اپکی سال اس امید کو پورا کرے اور سرکار سے حکم صادر ہو۔ ع۔

کہ تو بھی دھوم سے لا میری پیشکار بسنت

امیدوار فضل و کرم۔ زیادہ حد ادب

الٰہی آفتاب عمر و دولت و اقبال تابان و درخشان باد

عرضی جان نثار خانہ زاد موروثی کشن پرشاد عفی عنہ

۴ پیر و مرشد اعلیحضرت حضور پرنور بندگانعالی مدظلہ العالی خلد اللہ ملکہ

بعز عرض اقدس حضرت میرساند

میرے آقا میرے خداوند نعمت آپکی نعمتوں کی مجھ ناچیز سے کیا سپاس گذاری ہوگی سرکار جس طرح اپنے خانہ زاد کی امیدیں پوری فرماتے ہیں۔ خداوند تعالٰے حضرت کے جملہ مقاصد دلی برلائے۔

اِس غلام کو اپنی خوش قسمتی پر کیون نہ ناز ہو کہ ایسے غلام نواز اور بندہ پرور نے خانہ زادی کا شرف عطا فرمایا۔

پس یہ غلام دست بستہ بکمال ادب اِس امر کا ملتجی ہے کہ جس عزت سے اپنے غلام کو سرفراز فرماتے ہین ویسی ہی عزت سے خانہ زاد اور غلام زادونکو پرورش اور سرفراز فرماتے رہین سرکار کی خوشنودی اور رضامندی اِس غلام کے لئے دونون جہان کی سعادت ہے

اللہ تعالی سرکار کو اِس غلام سے خوش اور راضی رکھے۔ بحق محمدؐ و آل محمدؐ ۔

زیادہ حد ادب ۔

رباعی

ہے دل سے شب و روز الٰہی یہ دعا	آصف کا بڑھے روز خدایا پایا
کہلائے یہ ہند اور دکن کا خاقان	ہو پنجتن پاک کا سر پر سایا

الٰہی آفتاب عمر و دولت و اقبال تابان و درخشان باد

[illegible] جان نثار خانہ زاد [illegible]

(۵) اعلیحضرت حضور پرنور بندگانعالی خلد اللہ ملکہ مدظلہ العالی

بعز عرض اقدس حضرت پیر و مرشد میرسانند

فرمان واجب الاذعان شبکو نافذ ہوا۔ اس خانہ زاد و جان نثار موروثی کی عزت افزائی ہوئی

بڑا افتخار حاصل ہوا۔

جب حکم قضا شیم کے پڑھنے کی عزت حاصل کی یہ معلوم ہوا کہ خداوند نعمت قدر قدرت ظل سبحانی نے اپنی رحم دلی اور شاہانہ عواطف کو اس غلام کے حال پر مبذول فرماکر اس نمکخوار کو فوج باقاعدہ کی سرفرازی سے بہرہ سربلند فرمایا۔

خانہ زاد اپنے خداوند نعمت قدر قدرت ظل سبحانی کے ان بے بہا انمول مراحم کا جو غلام کے حال پر مبذول ہین۔ اسکے اداے سپاس سے عاجز و قاصر ہے نہ قلم کو یارا ہے کہ ثنا لکھے۔ نہ زبان مین قوت ہے کہ مدح سرائی کرے۔ شکر کرنا حق تو یہ ہی کہ چھوٹا منھ بڑی بات ہے۔ لکھکر بجا لانے کے لئے زبان اور قوت بیان چاہئے مین قلیل البضاعت بے مایہ ہون۔ ہان کچھ ہوسکتا ہے تو صرف اسیقدر کہ اپنی جان کو نچھاور کرون۔ مگر تب بھی حق نمک خداوندی سے ادا ہونا محال ہی۔ فدوی کی جان نثار ہونے ہی کے لئے پیدا ہوئی ہے۔

چپ رہون تو کفران نعمت ہے۔ حیران ہون کہ کیا کرون بجز اسکے کہ سوے آسمان نظر کرکے اور خدائے عزوجل کی حمد اور اسکے برحق نبیؐ کی نعت کے بعد دونون ہاتھ اٹھاکر بصدق دل اور سچے عقیدت سے ان چند اشعار کو ترجمان دل کرون ؎

ہے شاد کی یہ جناب باری سے دعا جبتک ہے جہان مین فوج و لشکر قائم	شاد	حضرت کا فزون ہو جاہ و عمر و دولت ہمراہ رکاب شاہ دوڑے نصرت

زیادہ حد ادب۔ الٰہی آفتاب عمر و دولت و اقبال تابان و درخشان باد

عرضی جان نثار خانہ زاد موروثی کشن پرشاد عفی عنہ

مچی جو دہوم سواری شاہ آتی ہے	شاد	کبہی ادہر تو کبہی ہم اُدہر کو دیکہتے ہین
جو گہر مین آگئے ای شاد بندگان حضور		کبہی ہم انکو کبہی اپنے گہر کو دیکہتے ہین

(۶) اعلیحضرت حضور پرنور بندگانعالی خلد اللہ ملکہٗ مدظلہ العالی

بغرض اقدس حضرت پیر و مرشد سیر ساند

حضور بندگانعالی کا غلام ملکہ غلامان غلام خانہ زاد کش پرشاد کا دماغ عرش برین پر ہے اور کیون نہو حیدرآباد کے خاقان کلاہ گردون پناہ رشک قزل ارسلان غیرت سنجر و سکندر خلیفۃ الرحمانی نے قدوم میمنت لزوم سے کلبۂ خانہ زاد کو رشک گلزار ارم بنایا ظلمات مین جاکر سکندر نے جو بہ رہنمونی خضر نہین پایا وہ اس نمکخوار کو گہر بیٹہے ہاتہہ آیا۔ اَلحَمدُ لِلّٰہِ وَالمِنَّۃ کہ دولت جاوید پائی۔ منہ مانگی مراد خانہ زاد کے ہاتہہ آئی۔ جانین نذر حضور شاہ ہتین۔ آنکہین فرش راہ ہتین۔ باد غالیہ بار کی مروجہ جنبانی۔ گردون کی کواکب سے دُرافشانی۔ نصرت اور فتح جلو مین۔ سواری رو مین تہی۔ سواری تہی کہ باد بہاری تہی یقیبونکی زبان پر دور باش و ادب کی صدا جاری تہی۔ بانگ خلیل اللہی کی گرم بازاری تہی ؎

ز قدر و شوکت سلطان نگشت چیزے کم	سعدی	ز التفات بمہمان سراے دہقانے
کلاہ گوشۂ دہقان بآفتاب رسید		کہ سایہ بر سرش انداخت چون تو سلطانے

قطعہ مذکور کے مفہوم کا غلام مصداق تہا۔ ساری خدائی کو اسپر اتفاق تہا ہجوم خلق خدا جوق جوق تہا۔ شاد کا ستارہ رشک اوج عیوق تہا۔ اور ہر ایک کے زبان زد یہ شعر تہا ؎

شاد	ستارہ چمکا ہی بخت جاگے ہین شاد تیرے کہ آجکی شب مکان کو تیرے حضور عالی نظام آئے نظام آئے	

بکمال ادب غلام عرض پرداز ہے کہ بروقت حضوری اگر غلام سے کوئی سہو یا خطا ہوئی ہو تو
بمصداق ؎

بر من منگر بر کرم خویش نگر ✝

امیدوار معافی کا ہون - مالک کی حضوری مین موسیٰ علیہ السلام کا جو حال ہوا وہ روشن ہے
اگر غلام سے بباعث فرط مسرت و رعب شاہی کوئی سہو یا گستاخی ہوئی ہو تو کیا عجب ہی مگر
اللہ کی رحمت قہر سے بڑھی ہوئی ہے - حضرت ظل سبحانی ہین - زیادہ کیا عرض کرون -
صدق دل سے ہاتھ اُٹھا کر دعا کرتا ہون -

قطعہ

آصف کو خدا رکھے ہمیشہ آباد دولت کے بہی خواہ سرافراز رہین	شاد	اور مورد الطاف رہے دایم شاد بدخواہون کی مٹجائے الٰہی بنیاد

خداوند عالم جل شانہٗ سرکار کے ظل عاطفت کو تا ابد الآباد قلمرو دکن پر قائم رکھے
اور اِس غلام کو سرکار اپنے مراحم خسروانہ سے عزت افزائی فرماتے رہین -
زیادہ حد ادب - الٰہی آفتاب عمر و دولت و اقبال تابان و درخشان باد

جان نثار خانہ زاد و مورد فی عرضداشت شاد شتاب و ضعفی عنہ

(۷) اعلیحضرت حضور پرنور بندگانعالی خلد اللہ ملکہٗ مدظلہ العالی

بعز عرض اقدس حضرت پیرو مرشد — میرساند

بمجرد صدور فرمان خداوندی خانہ زاد کل پانچ بجے عصر کے کوہ شریف پر حاضر ہوا اطلاعاً عرض کیا۔

پیرومرشد کی بیشمار نعمتوں کی سپاس گزاری میں خانہ زاد کی زبان قاصر ہے بجز اسکے کہ دل سے یہ دعا کرون۔

رُباعی

دل وکشورت جمع ومعمور باد	سعدی	زملکت پراگندگی دور باد		
تنت باد پیوستہ چون دین درست		بد اندیش را دل چو تدبیر سُست		

زیادہ حد ادب۔ الٰہی آفتاب عمر و دولت و اقبال تابان و درخشان باد

عرض جان نثار خانہ زاد [illegible] عفی عنہ

اللہ کے فضل سے شرف یہ پایا	شادؔ	فرمان حضور لامع النور آیا
ہر دل سے دعا شاد کی میرے آقا		کرسی یہ ہو تخت آصفی کا پایا +

(۸) اعلیحضرت حضور پرنور بندگانعالی خلد اللہ ملکہٗ مدظلہ العالی

بعز عرض اقدس حضرت پیرو مرشد — میرساند

فرمان واجب الاذعان نے مع شبیہہ مبارک عہ ورود لا کر غلام کو سرفراز و سربلند کیا۔

محبوب علی شاہ دکن سے مجھ کو کیا شکر ادا ہو اس عطیے کا شاد	شاد	تصویر مبارک جو عطا کی اے شاد ہو دل سے دعا خانۂ آصف آباد

اے میرے جہان پناہ مرجع عالم حضرت کی صحت و سلامتی کی نوید نے اس غلام دور اُفتادہ کو زندگی تازہ بخشی۔ حافظ حقیقی حضرت کو ہر طرح ہر وقت مظفر و منصور اپنی حفاظت مین رکھے۔

سرکار کا یہ جان نثار داس نے غلام پیر و مرشد کے زیر سایۂ نعلین مبارک بعافیت حضرت کے خیر مقدم کے انتظار مین چشم براہ ہو۔ اللہ تعالیٰ ظلّ عاطفت ظلّ سبحانی کو مع شاہزادۂ بلند اقبال و جمیع اولاد و احفاد باین مراحم خسروانہ برقرار رکھے۔

شاد	خدا سے دعا ہے کہ میرے حضور سلامت رہین پاس ہون یا کہ دور	

زیادہ حد ادب۔ الٰہی آفتاب دولت عمر و دولت و اقبال تابان و درخشان باد

عرضی جان نثار خانہ زاد موروثی کشن پرشاد عفی عنہ

(۹) پیر و مرشد اعلیحضرت حضور پر نور بندگانعالی خلد اللہ ملکہ ظلہ العالی

بعز عرض اقدس حضرت	میر ساند

فرمان واجب الاذعان مورخہ ۲۵ رمضان المبارک اسطرح شرف ورود میمنت آمود لایا

جیسے بہار چمن مین - روح تن مین - مژدۂ خیر مقدم کی بدولت کچھ دن پہلے ہی فدوی کے ہان عید ہوگئی - ایک مادۂ تاریخ سن ہجری فرمان ہمایون کے پڑھتے ہی ہاتھون ہاتھ ہاتھ آیا جو بطریق نذر پیش ہے - گر قبول افتد زہے عز و شرف ٥

	یہ پہونچی جان فزا خبر نسیم ولکشا خبر	شاد	حضور بندہ کو آتے ہین تو شاد نے لکھا یہ سن	

اللہ تعالیٰ اس سرکار کو تب تک سلامت اور با فتح و نصرت رکھے جبتک عید رمضان و لیلۃ القدر روے زمین پر برقرار ہین - اَللّٰھُمَّ زِدْ فَزِدْ

زیادہ حد ادب - الٰہی آفتاب عمر و دولت و اقبال تابان و درخشان باد

عرضی

جان نثار خانہ زاد و متوسل اشتن شیاد عفی عنہ

	ہولون کیونکر شاد دلسے شاہ کے افضال کو پانچ تلوارین ملی ہین پانچوین شوال کو	شاد

(۱۰) پیر و مرشدا اعلیحضرت حضور پرنور بندگانعالی خلداللہ ملکہ مدظلہ العالی

بعز عرض اقدس حضرت میرساند

فرمان خداوندی جہان پناہی مع تین کشتیون کے جنمین نو قبضۂ شمشیر عطیۂ شاہی پانچ اس خانہ زاد کے لئے اور چار دونون غلام زادون کے واسطے عطا ہوے تھے

شرف ورود لاکر باعث صد ہزاران افتخار ہوا ے

تلوارین نو جو شاد کو شہ نے عطا کین آج بندہ بھی بندہ زادے بھی دیتے ہین یہ دعا	شاد	عزت بڑہائی شاہ نے اس جان نثار کی شہ کو مدد ہو پنجتن و چار یار کی

خداوند عالم بحق اِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُّبِينًا صمصام فتح وظفر کو بمصداق وَالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ وَالنُّجُومَ مُسَخَّرَاتٌ بِأَمْرِهِ ۔ تمام عالم پر فاتح رکھے ۔ اور نعرۂ کوس صاحبقرانی تمام جہان مین بلند فرماے ۔ جبتک خداے عزوجل کی صفت ناصری باقی ہے تب تک حضرت کی شمشیر فتح و نصرت مع تخت و بخت و دولت و عظمت و جرات و جلالت و بسالت و جاہ و حشم فاتح ابواب فتوح رہے ۔ آمین ۔

بدخواہان دولت کی ہستی موہوم برق صمصام سے بمصداق لَهُمْ عَذَابُ الْحَرِيقِ فی النار والسقر ہو آمین ے

حاصل تجھے دنیا کی ہو شاہی آصف تلوار تری ہو سرخرو عالم مین	شاد	با فضل خداے جن و انس و بیچون قبضہ مین شہا ترے ہو ربع مسکون

زیادہ حد ادب ۔

الٰہی آفتاب عمر و دولت و اقبال تابان و درخشان باد

عرضی
جان نثار خانہ زاد معروض نوکر شتاب پرشاد عفی عنہ

(۱۱) بملاحظۂ حضرت پیر و مرشد اعلیحضرت حضور پر نور بندگانعالی خلد اللہ ملکہ ظلہ العالی

عرضی

تنہا یہان پہ چہوڑ کے اِس جان نثار کو
دہارور جاکے شاد ہبی صید افگنی کرے
منظور وہ نہین ہے تو یہ عرض ہو قبول
جو حکم ہو گا شہ کا بجا لاؤن گا ضرور

منظوم

سرکار آج جاتے ہین سیر و شکار کو
رخصت ملے جو شہ سے اطاعت گذار کو
قدمون کے ساتھ اپنے رکہین پیشکار کو
اور دون گا صدق دل سے دعا شہریار کو

بسانِ مہر و مہ تابندہ باشی
الٰہی تا قیامت زندہ باشی

عرضی جان نثار خانہ زاد مسعود علی کرشن بہادر عفی عنہ

(۱۲)

نواب صاحب والامناقب عالی مراتب عنایتفرمای دوستان
کرمفرمای مخلصان نواب امیر کبیر بہادر زاد اشفاقہ و دام عنایتہ

چٹہی مصور جو معیت نامۂ اتحاد مورخہ دیروزہ وصول بعبت شمول ہوئی واپس مرسل ہے۔ اگر تیاری نقل مین ایک ماہ کی مدت کی ضرورت ہے۔ تو مخلص کو آپکی خواہش کے موافق ایک ماہ تو کیا اگر اس سے اور کچہ زائد عرصہ بہی درکار ہو تو بخوشی منظور ہے۔ اِس دنی سی بات کے لئے آپ نے جو تحریر کی زحمت فرمائی یہ آپکی

عنایت کا باعث ہے جسکا بدل مشکور ہون۔ زیادہ ایام شادمانی مدام بکام باد۔ فقط

شاد عفی عنہٗ

(۱۳)

نوابصاحب والا مناقب کرمفرمای مخلصان نواب سروقارالامرا بہادر دام کرمہ

سکہ زد از فضل یزدان زمن میر محبوب علی شاہ دکن	

اس شعر مین (یزدان زمن) پر جو اعتراض سید علی صاحب بلگرامی نے جمایا تھا وہ اسطرح اُٹھگیا جسطرح اروے بہشت کے آتے ہی بہمن ودے کا عمل اُٹھ جاتا ہے مین اس اعتراض کو بالراس والعین تسلیم کرلیتا کیونکہ ہمارے بادشاہ جم اقتدار کے سکے مین اگر خدانخواستہ غلطی ہو تو معاذ اللہ کا مقام ہے۔ لیکن بحمد اللہ کہ آغا شوستری سلمہ نے (یزدان زمن) کو جائز رکھا۔ اور بدلایل قاطع فضل رب عرشی بھی اسکو صحیح کہتے ہین۔ اور یہ براہین ساطع شوستری۔ مردم ایران زمین۔ عرشی محقق فارسی۔ اعتراض غلط (یزدان زمن) صحیح۔ وہو المطلوب فقط

شاد عفی عنہٗ

(۱۴)

نواب صاحب والا مناقب عنایتفرمائے دوستان کرمفرمای مخلصان نواب سروقارالامرا بہادر دام عنایتہ۔ مبارک خطاب سروقارالامرائی کے سی۔ آئی۔ ای۔ نے جسطرح زمانہ مین سر برآوردہ کیا ہے اس عزت کی وہی نسبت ذاتی ہے جو کہ سر کو جملہ جوارح انسانی سے ہے۔ خداوند عالم آپکو سرکارین کی قدردانی

وقدر افزائی سے سربلند رکھے۔ فقط
شاد عفی عنہ

(۱۵)

نواب صاحب والا مناقب عنایتفرمائے دوستان کرمفرمای مخلصان
نواب سروقار الامرا بہادر دام عنایتہ۔ بعد تسلیم و تمنائے حصول مواصلت
نوکہ پذیر قلم ہوتا ہے۔ کہ آپکا عنایت نامہ پہونچا تشریف آوری کی خبر سے مسرور کیا میری ہمت
متقاضی نہین ہوتی کہ آپکو تکلیف دون۔ مگر جب آپ اس ولی اتحاد سے تشریف فرما ہونا
چاہتے ہین تو مجھے صرف اسقدر کہنا کافی ہے

خوشا دے فتے و خرم روزگارے
کہ یارے برخور داز وصل یارے

زحمت نہو تو جمعہ کے روز دس بجے صبح کے یا چار بجے شام کے تشریف لائے
جو منظور ہو فقط
شاد عفی عنہ

(۱۶)

نواب صاحب والا مناقب عنایتفرمائی دوستان کرمفرمای مخلصان
نواب سروقار الامرا بہادر دام عنایتہ۔ مولوی خیر المبین صاحب کی
عرضی مع عریضہ فرامرز جنگ بہادر جو مولوی صاحب کی حسن لیاقت اور دیانت
وغیرہ کی نسبت وثیقہ ہے جناب کی خدمت مین روانہ کرکے متصدع ہون کہ
مولوی صاحب مذکور واقعی ایک لائق اور ہوشیار دیانتدار عالم شخص ہین۔ اور

جناب نے وعدہ بھی کیا ہے کہ درصورت خلو سے عہدہ تقرر ہو جائیگا۔ ہرچند یہ حکم آپکا
کافی ہے مگر اسکی تعمیل سر دست ہونی غیر ممکن ہے۔ لہذا آپ اس عریضہ پر قطعی حکم فرما کر
مخلص کو مشکور فرمائیں۔ دریں ولا میرزا محمد علی صاحب دوم تعلقدار مددگاری
مالگزاری پر مقرر ہوے ہیں انکی جگہہ خالی ہے۔ اگر یہ اُس جگہہ ترقی پا جائیں تو مخلص نہایت
مشکور ہوگا۔ اَلکَرِیمُ اِذَا وَعَدَ وَفَا۔ زیادہ عنایت دلی روزافزون باد فقط
شاد عفی عنہ

(۱۷)

نوابصاحب والامناقب عنایتفرمائے دوستان کرمفرمائے مخلصان نواب
سر وقارالامرابہادر دام عنایتہ۔ سید محمد یحییٰ حال وارد بلدہ حیدرآباد دکن
جو ایک شریف خاندان کے معزز صاحب ہیں اُنکے پیش کردہ مکاتبات سے معلوم
ہوتا ہے کہ وہ خدیو معظم کے نظر کردہ اور اُس دربار کے اراکین میں سے ہیں۔ انکی یہ خواہش اب
دلی ہے کہ جناب کے محامد اوصاف اور ہمدردی ابنائے جنس کا مادہ جو قدرتی طور پر
آپکو عطا ہوا ہے اسکے ذریعہ سے بارگاہ شاہی تک باریابی کی عزت حاصل کرکے
فائز بمرام ہوں اسلئے مخلص جناب کی خدمت میں اس نیازنامہ کے ساتھہ سیدصاحب کو
پیش کرکے اپنی تحریر کو اس مصرع پر ختم کرتا ہے ؎

برکریمان کارہا دشوار نیست

شاد عفی عنہ

(۱۸)

نوابصاحب والامناقب عنایتفرمائی دوستان کرمفرمائی مخلصان نواب سر وقارالامرا بہادر دام عنایتہ

میرے علاقہ کے رلج باغ واقع بیرون دروازہ دودہ باؤلی سے پانی کانل حسب وقت
لایاجاتا تہا اُسوقت علاقہ داران تعمیرات سے یہ وعدہ ہوا تہا کہ باغ کو پانی دیاجائیگا آپکو بھی
یاد ہوگا کہ خود آپنے بالمشافہ وعدہ فرمایا تہا اسوجہ سے مین نے اپنے باغ کی زمین مین
بدین خیال کہ کار سرکاری وفیض جاری ہے بلاکسی مطالبہ نقصان مین واشجار نل لیجانیکی
اجازت دی اسکا بدلہ یہ ہوا کہ پانی بالکل بند کردیا گیا۔ کبھی کبھی گاہے ماہے کچہ حوض مین
پانی بڑی منت اور عاجزی کے بعد دیاجاتا ہے۔
دو فرسے تحریرات اسقدر ہوئین کہ وہان مداد خشک ہوگیا اور نوک زبانِ قلم گہس گئی۔ ادہر
درختون کے حق مین باغ کی زمین۔ زمین کربلا ہوگئی۔ درخت زبان حال سے العطش العطش
گویان ہین جنکی بربادی کی وجہ سے میری ایک بیش بہا محاصل کی جائداد تلف ہورہی ہے
یا تو براہ کرم ایفاء وعدہ فرمائے۔ یا یہ بتلا دیجئے کہ نقصانِ مال کا دعویٰ تعمیرات کے کس
عہدہ دار پر کیاجائے ع

	بر کریمان کارہا دشوار نیست	

باران کرم کا طالب شاد عفی عنہٗ

(۱۹)

نواب صاحب جلیل المناقب عنایتفرمائے مخلصان نواب آصف یار الملک بہادر دام عنایتہٗ

آپکا التجا نامہ پہونچا کیفیت سے مطلع ہوا مجھے نواب معتضد جنگ بہادر کے ساتہہ نہ کسی قسم کا
ملال ہے اور نہ وہ معتوب ہین۔ مجھے خود انکے اسوقت وظیفہ خوار ہونے کا تاسف ہے
مگر مین مجبور ہون کہ یہ حکم نواب مدار المہام بہادر کا ہے۔ اگر قبل از اجرای حکم نواب صاحب موصوف

مجھ سے مشورہ کرتے تو مین ضرور نواب معتمد جنگ بہادر کے لئے واجبی تائید کرتا۔ اور اب بھی حتی المقدور اُنکی واجبی تائید بلحاظ اُنکی قدامت اور ملکی ہونے کے۔ کرنے کے لئے مستعد ہون۔ زیادہ ایام شادمانی مدام بکام باد۔

شاد عفی عنہ

(۲۰)

نواب آصف یاور الملک بہادر

حضرت من شاہ مردان کے وزیر
پوچھتا ہے شاد یون بعد از سلام
خان دوران نے بُلایا ہے سبھے
حضرت جاوید آئے ہین وہان
مرثیہ پڑھنے مین یہ بھی طاق ہین
مین تو جاؤنگا ضرور اے مہربان
بھیجئے آپ اِس امر سے خط کا جواب

شاعری مین بے عدیل و بے نظیر
شاعری سے یان نہین ہی اسکو کام
مرثیہ خوانی ہی وان تیئیس [۲۳] سے
حضرت قاسم کا کل ہوگا بیان
لکھنؤ کیا شہرۂ آفاق ہین
لطف ہو گر آپ بھی آئین وہان
حضرت من مشفق عالی جناب

شاد عفی عنہ

(۲۱)

ایضاً

نامۂ اخلاص پہونچا اے جناب
اِس عنایت کا بدل مشکور ہون
میری خاطر سے وہان آپ آئینگے
لگا وہین ہون اور رتم ہو کھر با

شکریہ مین لکھ رہا ہون یہ جواب
شاد ہون محظوظ ہون مسرور ہون
لطف تازہ مجھ پہ یہ فرمائینگے
تب کشش نے یون عمل اپنا کیا

ہون مدد پر آپ کے سبط رسولؐ		شاد کی ہو یہ دعا یارب قبول

(۲۲) شاد عفی عنہٗ

نواب صاحب والا مناقب عنایتفرمائی دوستان کرمفرمائے مخلصان
نواب آصف یاور الملک بہادر زاد لطفہٗ۔

آپکے عنایت نامہ کے دیکھتے ہی دل شاد شاد ہوا۔ اللہ تعالی مبارک کرے۔ مین بخوشی تمام آپ کے حسب استفسار تفصیل سے اطلاع دینے پر آمادہ ہون۔ چنانچہ فہرست منسلک ہذا ہے اسکے علاوہ اس مبارک جشن کے متعلق جو ارشاد ہوگا تو مین اسکی انجام دہی مین ہمہ تن حاضر ہون اور باعث سعادت خیال کرونگا۔ نذر تو ایک معمولی بات ہے جس سے آپ بھی واقف ہین۔ انعام وغیرہ کی حالت کا اندازہ دشوار ہے۔ بروقت جو مانگے مناسب طور پر دینا چاہئے۔ اسلئے کہ سب جگہ ایک قاعدہ مرعی نہین ہے اسکے علاوہ وقتاً فوقتاً جو آپ دریافت فرمائینگے اپنے علم اور واقفیت کے موافق مین جناب کو اطلاع دیا کرونگا۔

ف۔ یہ مبارک جشن کس روز اور کس مقام پر ہوگا۔ اس سے ضرور آگاہ فرمائے۔ کیا اس روز اسپورٹس بھی ہونگے۔ فقط

شاد عفی عنہٗ

(۲۳)

نواب صاحب والا مناقب عنایتفرمائی دوستان کرمفرمائی مخلصان
نواب آصف یاور الملک بہادر زاد عنایتہٗ۔

چار خاصونکی رقم من حیث المجموع سالانہ تین سو سے کچھ زائد ہوتی ہے اور چار
پاندانون کا خرچ ڈیڑھ سو سے کچھ زائد ہے - خاصے بذریعہ عباس علی خانسامان
تیار کرائے گئے - پاندان اپنے انتظام سے کشتیان پاندانون کی اور انکا متعلقہ سامان
علی العموم واپس ہو جاتا ہے اور اگر یہ ارادہ ہو کہ کشتیان اور انکا سامان سب پیش کش
کر دیا جائے تو بھی ممکن ہے - لیکن جو باتین ہونی چاہئین انکی منظوری والاحضرت
سے ضرور ہے - اسکے بعد جو امر منظور ہو جائے اُسکا انتظام مناسب ہی - پروگرام جلسہ
اسکے ساتھ منسلک ہے فقط

شاد عفی عنہٗ

(۲۴)

نوابصاحب والامناقب کرمفرمائے دوستان نواب شمس الملک بہادر زاد الطافہ وعنایتہٗ

جناب کا نامۂ الطاف پہونچا - اِس مکتوب کی عبارت کی نیرنگی نے عجب لطف دکھایا
خصوص آپکے اس فقرے نے (مین آپکا احسانمند ہون کہ کئی دفعہ میرے مطالب
آپ سے حل ہوئے لیکن مجکو ابتک اسکے معاوضہ تک کا موقع دستیاب نہوا -)
مین حیران ہون کہ اس مطلب کو کیا سمجھون - اگر سچ کہون تو سچ یہ ہے کہ مجھ سے کوئی
خدمت آپکی نہوسکی اور نہ ایسے مواقع درپیش آئے جیسا آپ لکھتے ہین - اور آپکے
قول کو جھوٹ بھی نہین کہہ سکتا - مگر ہان یہ بھی ایک شاعرانہ بلند پروازی ہے -
نہ مجھ سے آپکی کوئی خدمت ہوسکتی ہے اور نہ مجھے آپسے کسی معاوضہ کی آرزو ہے -

مگر ہان ہمیشہ سے یہی خیال ہے اور اب بھی اسی امر کا متمنی ہون کہ اگر ہو سکے تو سچی اور دلی محبت کو نباہ دیجیے فقط

شاد عفی عنہٗ

(۲۵)

شیر نیستان امارت نوابصاحب نواب سلطان الملک بہادر

آپ نے فرمایا تہا کہ عزم صید افگنی بالجزم ہے بشرط ممکن ایک ہفتہ کی اجازت حضور بندگانعالی مد ظلہ العالی سے لیکر آپکے ہمراہ لطف شکار اُٹہاؤن ہ

خوش آن روزگارے کہ بے رنج و غم
نشستند آسودہ یاران بہم

شکار کی خوشی نے میری عقل پر ایسا دہاوا کیا کہ مین نے بہی جہٹ سے اقرار ہی کر لیا کہ سرکار سے اجازت لیکر آپکو اطلاع دونگا۔ اسکی پوری مثال وہی ہوئی کہ (خوشی مین بندگی بہول گئے) بسنت کی خبر ہی نرہی۔ یعنے سالگرہ مبارک کی تقریب مین فوج کی طرف سے جو جشن ہونے والا ہے اسمین مخلص کی شرکت ضرور ہے۔ مین آپکے ساتہ ہرن ہو جاؤن تو ادہر غیر حاضری کے رجسٹر مین ہار جاؤن سب چوکڑیان بہول جاؤن۔ جل جلالہٗ شیر کا شکار کیا ہوگا میرا تماشا ہو جائیگا۔ غالباً میرے اس عذر کو آپ عذر لنگ نہ سمجہیں گے۔ انشاء اللہ تعالی یار باقی صحبت باقی۔ پہر کسی موقع پر کیا مزا ہوگا کہ ادہر گرما کا موسم ہے۔ اودہ جون کا مہینا۔ اور وہ گہسان صحرا جس مین اونچے اونچے سوکہے درخت آپ اور مین دونالی . . . ہ پور لئے ہوے شیر کے ملک الموت بنے بیٹہے ہون۔ ادہر ہانکا ہوا

اور شیر بھر تاڑ کارتا ہوا یہ نکلا اور وہ گولی چلی - واہ ہین! اور وہان اُس پار شیر چارون شانے چت - اُدہر آپ ادہر ہین دونون اپنے اپنے نشانے کی تعریف کے پل باندہ رہے ہون یہانتک چہوڑ دیتا ہون - اب اسکا تصفیہ کہ صید کسکی بندوق سے نشانہ اجل ہوا ذرہ سر موقع دیکہا جائیگا -

اگرچہ ایک چہوٹی بات کے لئے پانچ منٹ آپکے وقت کے ضائع ہوے - مگر شکار کا سین اس صفحہ کاغذ کے چٹیل میدان مین ایسا کہینچ کے دکہایا ہی کہ باید و شاید - اپنے آپ اسکو پڑہکر خوش ہوتے ہون اور لب پر ہنسی نہ آسکے تو میرا ذمہ - تصدیع معاف خدا حافظ زیادہ ایام شادمانی واتحاد قلبی مدام باد فقط

شاد عفی عنہ

	احسانِ دوست در حقِ من بے نہایت است من بے زبان کدام یکے را بیان کنم	

(۲۷)

مجمع شیرین زبانی منبع جادو بیانی کرمفرما ئے بندہ

نواب افتخار الملک بہادر دام لطفہٗ

ایک شیشہ عسل کا پہونچا - بندہ شیرین کام ہوا - بخدا چاشنی محبت تازہ اور قوام خلوص کی لذت بے اندازہ پائی - جناب کی ان نوازشونکو کوزہ ہائے نبات کہون - یا آبحیات حیران ہون کہ کیا کہون -

سنے نے شکرستان قند و نبات کہون تو می زیبد - آپکی شیرین زبانی کیا کم تہی - مگر

اِس عنایت سے اور قند مکرر کا مزا آیا - اسکی تعریف کرنے سے میرے لب بند ہوئے جاتے ہین
مزے مین خود شیرین ہے - مگر مصری کو بھی مات کیا - قند سے تشبیہہ دینا بے ربط بات ہے
کوزہ نبات کی مثال شیرین گفتاری ہے معجون کہون تو تلخ نہین - حلوا سے بے دود
لکھون تو وہ ذوق نہین سچ تو یہ ہے کہ کچھ بھی نہین - مگر کسی شکر لب کے لعل لب کی
شیرینی اسکی چاشنی سے ذائقہ شکر لبان کاشمیر کی شہادت خاص و عام ہے - اِس ذائقہ
محبت کے لئے کوہکن نے شیرین پر اپنی جان شیرین گنوائی مگر شاد کو شیرین لبان کشمیر کے
بوسہ کا مزا آیا - اور زلیخا سے مصر کے ذوق محبت کا مذاق حاصل ہوا - بہر حال آپنے
میرا منہہ میٹھا کیا خدا وند تعالی آپکو بھی باین چاشنی قند اتحاد شیرین کام رکھے ۵

شاد	عسل کے جتنے عدد ہوتے ہین اُتنے ہی سال شاد و خرم رہو تم اور رہو شیرین کام	

راسخ الاعتقاد شاد عفی عنہ

(۲۷)

نواب صاحب مشفق و مہربان کرمفرمائے دوستان

نواب افتخار الملک بہادر زاد عنایتہ

بعد تسلیم و تمنائے حصول مواصلت سراپا مسرت نوکر یز قلم اخلاص رقم سے سمجھئے کہ
دو شیشیان عطر کی - ایک روح افزا - دوسرا چنبیلی - جناب کی خدمت مین روانہ کرتا ہون
یہ عطر اپنے ملکی ہین - مگر انکو لاونڈر کی وضع پر ترکیب دیگئی ہے - بروز کونسل جناب نے
رومال کو سونگھا تھا اور خوشبو پسند آئی تھی -

واضح ہو کہ یہ عطر بعد استعمال دو منٹ کے توقف سے بو دیتا ہی اگرچہ دہنیت باقی نہین ہی
مگر چونکہ عطر رنگین ہے اسلئے سفید پارچہ پر خفیف سا رنگ آجاتا ہی یہ بالکل میرا تجربہ جدید ہے
یقین ہی کہ آپکی پسند خاطر ہو گا۔ ایام شادمانی مدام بکام باد فقط
شاد عفی عنہ

(۲۸)

نوابصاحب مشفق و مہربان کرمفرمای مخلصان نواب افتخار الملک بہادر دام کرمہٗ

میر عبد العلی نواب فتح یاب جنگ مرحوم کے نواسے جو میرے خلرے بہائی۔ ہونہار نوجوان
ہین۔ انکی خواہش ہی کہ مین آپکی خدمت مین انکی ناخن بندی کے لئے سفارش کرون۔
سبکو یہ معلوم ہے کہ آپکی مہربانی میرے حال پر از بس ہی۔ علاوہ اسکے میری عزیز و بہنین سے
ہوتے ہین۔ اور آپکے خاندان سے بھی متوسل ہین انکی درخواست منسلک ہذا ہی۔
اگر براہ مہربانی انکا تقرر فرمایا جائے تو مخلص آپکا نہایت ممنون ہو گا۔ اگرچہ میرا ارادہ تھا
کہ بسفارش نواب مدار المہام بہادر فوج مین کسی جگہہ مقرر کردون مگر وہ
راضی نہین ہین۔ اسلئے جناب کے اتحاد اور یگانگت نے مجھے مجبور کیا کہ مین آپ ہی سے
اپنے ایک عزیز کی سفارش کرون۔ مجھے آپکی عنایتون سے امید قوی ہے کہ میری یہ
سفارش بیکار نہ جائیگی۔ زیادہ عنایت دلی روز افزون باد فقط
شاد عفی عنہ

(۲۹)

نوابصاحب مشفق و مہربان کرمفرمائی مخلصان نواب افتخار الملک بہادر دام کرمہٗ

میر سکندر علی صاحب مدرس مدرسہ جالنہ کی خواہش ہی کہ کوتوالی۔ یا صفائی مین جناب کے

زیر حکومت اطاعت کرکے اپنا حسن کارگزاری دکھائین اسوقت دو جاندا دین اپنی کی خالی ہین
کیا عجب ہے کہ صاحب مذکور اپنے ارادہ مین کامیاب ہو جائین لطف یہ ہے کہ تعلیمات مین
بھی انکا تقرر جناب ہی کی سفارش سے ہوا تھا شاید اس عہدہ پر مخلص کی سفارش کام آجائے
زیادہ عنایت باد فقط
شاد عفی عنہ

(۳۰)

نواب صاحب مشفق و مہربان الطاف فرمائے دوستان
نواب افتخار الملک بہادر دام الطافہٗ

یقین ہے کہ جناب کا مزاج بہت خیریت سے ہوگا مجلس امرا کی برخاست کے بعد سے ملاقات کا
کوئی موقع ہی نہین ملا ۵

	فرض کردم کہ بیادِ تو ولم خورسند است لیکن این دیدہ دیدار طلب را چہ علاج	

چند سے ~~ح~~ جو اس مخلص کے تیار کیے ہوے ہین many mole paper
ارمغان بھیجتا ہون فقط
شاد عفی عنہ

(۳۱)

نواب صاحب مشفق مہربان کرمفرمائے دوستان نواب افتخار الملک بہادر زاد لطفہٗ

مولوی محمد عبد الجبار خان صاحب آصفی نے جنکو گلدستہ علوم و فنون کہنا مبالغہ نہو گا
بجواب سہ نثر ظہوری ایک کتاب جسکا نام محبوب الکلام ہے تصنیف کی ہے

بینا لیسی کا ذکر پیپر

اس سے انکی دستگاہ سخن کا اندازہ ہو سکتا ہے۔ اور وہ کتاب خاص کی

مدح مبارک۔ اور امرا دولت آصفیہ کے اوصاف حمیدہ مین ہی مصنف مع کتاب خدمت شریف مین

حاضر ہوتے ہین۔ وہ صرف اس امر کے امیدوار ہین کہ بالمشافہ وہ اس کتاب کو پیش کرین۔

اور آپکی قدردانی کا تحریری صلہ پائین۔ چونکہ یہ خواہش بھی انکی ذاتی تصنیف سے

کم نہین۔ لہذا یہان یہ کہنا بیموقع نہو گا کہ۔

تصنیف را مصنف نیکو کند بیان

آپ قدردان سخن ہین۔ اسلئے مین نے انکی درخواست آپ تک پہونچانا علم و سخن کے ساتھ

احسان کرنا خیال کیا۔ زیادہ ایام شادمانی بکام باد فقط

شاد عفی عنہٗ

(۳۲) نوابصاحب مشفق و مہربان کرمفرمائی دوستان نواب افتخار الملک بہادر زاد لطفہٗ

نامۂ اتحاد مورخہ ۲ ہر ذیقعدہ ۱۳۱۶ھ پہونچا۔ بغایت مشکور ہوا۔ جواب مین جو تاخیر ہوئی

اس سے نادم ہون۔ چونکہ مین اُس زمانہ مین شکار کے لئے گیا تہا۔ اور وہان کی واپسی کے بعد

ہمراہ رکاب حضرت پیر و مرشد خلد اللہ ملکہٗ ماڑپلی کے کیمپ شاہی مین حاضر رہا۔ اسلئے مین نے

مولوی عبدالجبار خان صاحب کو آپکی خدمت مین حاضر ہونیکی اطلاع دی

اور نہ جواب لکھہ سکا۔ جب ماڑپلی سے واپس ہوا محرم کا چاند نظر آیا۔ اور اُدہر بیچارے

شاعر صاحب بھی علیل رہے۔ اب کوئی وجہ مانع باقی نہین رہی۔ اسلئے مکلف خدمت ہون

کہ جس روز آپکو فرصت ہو اگر زحمت نہو روز معینہ سے ایما فرمائیے تو انہین روانہ کردون

اتحاد مزید باد فقط

راسخ الاتحاد - شاد عفی عنہ

(۳۳)

نوابصاحب مشفق و مہربان کرمفرمای دوستان نواب افتخار الملک بہادر زاد لطفہ

ایک صاحب منشی محمد علی نامی گل مالو گرام جمع کر رہے ہین - انکی خواہش ہے کہ جناب کے ہان کے مالوگرام جو نہایت خوش قطع اور مختلف وضع کے ہین انکو ملجائین - چنانچہ اُنکی درخواست منسلک ہذا ہے - اگر قبول ہو کر مالوگرام لطف ہون تو عرضی گذار کے حوالہ کردی جائینگے فقط

شاد عفی عنہ

(۳۴)

نوابصاحب مشفق و مہربان اشفاق فرمای دوستان نواب افتخار الملک بہادر دام لطفہ

کیبنٹ کونسل کے اجلاس مین آپ نے مرزا رسوا کے دو شعر مہربانی سے لکھوا دئے تھے مخلص نے ایک مین مین چند اشعار کہے ہین جو آپکے معاینہ کے لئے تحفۃً بھیجتا ہون - اسقدر ضرور کہون گا کہ بندہ شاعر نہین ہے - اور نہ اس فن مین کامل - کسی قدر موزونی طبع کی بدولت اپنے مطالب کو نظم کر لیتا ہون - اگر کوئی غلطی ہو مہربانی سے بنظر اصلاح درست فرما دیجئے -

مرزا رسوا کا اُردو دیوان تمام حیدرآباد مین تلاش کیا مگر کہین پتا نہین لگتا - انکا نام اور مطبع کا پتا جہان انکا دیوان طبع ہوا ہی لکھکر لطف فرمائین تو مہربانی ہوگی زیادہ اشتیاق ملاقات فقط

وَهُوَ هٰذَا

تم ہی نہین ہو ماہ جبین اور بھی تو ہین ✣	ہم ڈھونڈھ لینگے کوئی حسین اور بھی تو ہین

کعبہ مین اک فقط نہین مومن سجود مین	سجدہ مین تیرے سر بزمین اور بھی تو ہین
اک بیکسی ہی صرف نہ میت کے ساتھ ہے	سو حسرتین یسار و یمین اور بھی تو ہین
پیر فلک ہی بر سر پرخاش اک نہین	اِسکے علاوہ بر سرِ کین اور بھی تو ہین
اترا نہ اسپنے حسن پہ اے نازنین بہت	بندے خدا کے تجھ سے حسین اور بھی تو ہین
اک زلف ہی بلائے دلِ ناتوان نہین	چشم اور خال غارتِ دین اور بھی تو ہین
اے دردِ عشق توہی نہین دلمین میہمان	جمگھٹ ہی حسرتون کا مکین اور بھی تو ہین
قبضہ مین تیرے صرف دکن ہی نہین ہی شاہ	ایسے ہزار زیر نگین اور بھی تو ہین
اقبال ہی نہین ہے ہراول جلو مین شاہ	فتح و ظفر یسار و یمین اور بھی تو ہین
اک مین ہی عشق کا نہین کشتہ ہون ناصحو	فرہاد و قیس زیر زمین اور بھی تو ہین

اُس گُل کا منہ سکے شاد یہ کہنا بصد ادا
بلبل ہمارے تم ہی نہین اور بھی تو ہین

شاد عفی عنہٗ

(۳۵)

نوابصاحب مشفق و مہربان نواب خان خانان بہادر دام لطفہٗ

باصغاء مژدہ صحت و اصلاح اختلاف عناصر و اعتدال مزاج و ہاج روح کو بالیدگی ہوئی باور کیجئے (اور نہ باور کرنے کی کوئی وجہ نہین) کہ یہ مژدہ آسایشِ جان ہے۔ اور باعث تازگی روح رواں

برین مژدہ گر جان فشانم رواست
کہ این مژدہ آسایشِ جان ماست

سعدی

جناب من۔ آپ خوب جانتے ہین کہ دوست کی مثال ایسی ہی جیسے ایک جسم اور اُسکے مختلف اعضا ایک عضو مین جہان کچہ تکلیف پہونچی تو پہر بھی کہنا پڑتا ہی کہ ع ۔

سعدی	دگر عضو ہا را نماند قرار	

دلی دوست کی بھی یہی حالت ہے۔ بارے شکر خدا۔ کہ آب۔ آتش۔ خاک۔ باد۔ کی بے اعتدالیون اور اُنکے باہم مختلف مزاجون کی مخالفت سے دور ہونے سے سب کلفتین دور ہوگئین اور رفع قضیہ کے لئے جو جو حکمتین سوجہین اور کی گئین وہ سب موثر ہوئین حکیم مطلق او رشافی برحق ہمیشہ باعتدال عناصر آپکو توانا اور تندرست رکھے ؎

ہے دعا شاد کی یہ صبح و مسا		کہ رہو تا بہ حشر خرم و شاد

ہین عدد جتنے لفظ صحت سے
تم جیو اُتنے سال با دل شاد

راسخ الاعتقاد۔ شاد عفی عنہ

(۳۶)

نوابصاحب مشفق و مہربان کرمفرمائے دوستان نواب فخر الملک بہادر

منجانب سٹی سوسائٹی جو اڈریس آپ نے دیا تہا۔ اگر اسکی نقل ہو تو ایک کاپی مع اپنے ایک فوٹو کے جس لباس مین آپ اُس روز دربار گہربار مین حاضر ہوے تہے لطف فرما کر مشکور فرمائے فقط

شاد عفی عنہ

(۳۷)

نوابصاحب مشفق مہربان کرمفرمائے دوستان نواب فخر الملک بہادر زاد لطفہ

بذریعہ اتحادنامہ مورخہ ۱۴ شعبان سنہ رواں جو تصویر آپ نے روانہ فرمائی تھی۔ پہونچی۔ ممنون ہوا۔ اس امر مین آپکو جو زحمت دیگئی اسکی معافی چاہتا ہون فقط

شاد عفی عنہ

(۳۷)

نوابصاحب شفیق مہربان کرمفرمائی دوستان نواب فخر الملک بہادر زاد لطفہٗ

اولاد کو نور نظر کہتے ہین۔ ایسی نعمت خداداد کا آنکھون سے ہمیشہ کے لیئے اوجھل ہونا نہ فقط غم والم ہے۔ بلکہ بہت بڑی مصیبت کا سامنا ہی مگر حیات وممات اُس خدائے پاک کے دست قدرت مین ہے۔ افسوس ہی کہ بادسموم کے ناموافق جھونکون نے ہونہار نونہال کو پامال جفا کر دیا اِنّا لِلّٰہِ وَاِنّا اِلَیہِ رَاجِعُونَ۔ مین آپ کے اس بیوقت غم مین خلوص کے ساتھ ہمدردی کرتا ہون۔ خداوند عالم جلشانہٗ۔ صبر وتحمل عطا فرمائے اِنَّ اللّٰہَ مَعَ الصَّابِرِینَ

شاد عفی عنہ

(۳۸)

نوابصاحب شفیق مہربان کرمفرمائی مخلصان نواب فخر الملک بہادر دام لطفہٗ

مین آپکو ایک کار خیر کی طرف متوجہ کرتا ہون۔ اور غالباً جو سفارش میری جانب سے ہو رہی ہے وہ آپکے نزدیک بالکل واجبی ہوگی۔ میر یوسف الدین کی شادی قائم جنگ بہادر کی دختر کے ساتھ جسکی جائداد کورٹ آف وارڈس کی نگرانی مین ہے قرار پائی ہے جو کچھ رقم انکی شادی کے لئے منظور ہوئی ہے سنا جاتا ہے کہ وہ براتیون کی شکر خوری کے لئے بھی کافی نہوگی۔ چنانچہ عروس کی والدہ کی جانب سے جو درخواست آپ کے روبرو پیش ہے اسکی منظوری پر شادی کا انصرام منحصر ہے۔ اگرچہ ہر ایک کے مقدور موافق اخراجات کی ضرورت

ہوتی ہے۔ مگر آپ خوب واقف ہین کہ شادی کا انصرام اپنے اپنے خیالی موازنہ سے المضاعف پر ہوتا ہے۔ چونکہ نوشہ کے بھائی **نواب تفضل یاب جنگ بہادر** نے اس سفارش نامہ کی درخواست کی لہذا یہ سفارش اس غرض سے کیجاتی ہے کہ ورثائے عروس کی جانب سے جو درخواست پیش ہوئی ہو اسکی منظوری ہو جائے تاکہ شادی کا کام انصرام کو پہونچے۔ اور دولہا و دلھن کا قران السعدین ہو۔ آپ لوہم عند اللہ ماجور رہون۔

والسلام ع

بر کریمان کارہا دشوار نیست

شاد عفی عنہ

(۳۹)

نوابصاحب مشفق و مہربان دوستان کرم گستر نواب فخر الملک بہادر دام الطافہ

ڈاکٹر تفضل یاب جنگ بہادر بذریعہ اس خط کے آپکی خدمت مین حاضر ہو کر اپنے درجہ اور تنخواہ اور استحقاق قدامت کا حال عرض کرنا چاہتے ہین چونکہ آپکی ذات باخیر۔ اور ملکی لوگونکی ہمدرد اور بافیض مانی جاتی ہے۔ مجھے امید ہے کہ آپ انکے معروضہ کو سماعت فرماکر جس طرح مقدمہ کا آغاز آپکے ہاتھ سے باخیر ہوا ہے ویسے ہی تمت بالخیر بھی ہوگی۔ جناب مدار المہام بہادر نے غالبًا پورے وجوہات پر کافی غور نہین فرمایا ہوگا جسکے باعث ایک ملکی قدیم اور لایق شخص کے حقوق بے رحمی کے ساتھ تلف ہوی جاتے ہین۔

بر کریمان کارہا دشوار نیست

اِنَّ اللّٰہَ لَا یُضِیْعُ اَجْرَ الْمُحْسِنِیْنَ۔ شاد عفی عنہ

(۴۰)
مشفق و مہربان نواب بہرام الدولہ بہادر

کل کی مجلس مین جو مرثیہ پڑھا گیا۔ واقعی اکثر بند بے مثل اور بے عدیل تھی خورشید صاحب کی پختہ مغزی اور بلند پروازی اور سخن سنجی کی تعریف اس موقع پر شاعری نہین۔ اسلئے جو سچی سچی بات تھی اسکو رباعی مین موزون کیا تھا۔ آپ کے پاس بھیجتا ہون۔ نہ مین شاعر ہون۔ نہ نثار۔ مگر ہان اپنے مطلب کو ٹوٹی پھوٹی اُردو مین کچھ شُدبُد کہہ لیتا ہون کبھی کبھی تغزل کا بھی خیال آجاتا ہے۔ مگر اہل زبان اور کاملین کے روبرو قلم اُٹھانا دل لگی نہین ہے۔ شب سے دردسر ہے۔ کچھ افاقہ ہو جائے تو انشاء اللہ تعالیٰ آج کی مجلس مین ضرور شریک ہونگا۔

محرم کے چاند کے روز ایک رباعی کہی تھی۔ وہ بھی ارمغان بھیجتا ہون۔

رباعی

ہر بند مین ہے جلوہ فگن شان انیس	شاد	ہر شعر ہے دُر خیز و گہر ریز و سلیس
خورشید کا یہ کلام بہجت فرجام		خورشید علی کا سا ہے نغز او نفیس

رباعی

ہشیار ہو غافلو محرم آیا	شاد	ہنگام بکا و شور و ماتم آیا
ناشاد فلک پر بھی ملک ہین اے شاد		روتے ہین یہ کہکر کہ مہ غم آیا

شاد عفی عنہ

---

(۴۱)
میرے کرم فرما نواب بہرام الدولہ بہادر

آپ کا نامۂ اتحاد پہونچا بھی تو ایسے وقت پہونچا کہ جب مین ناشتہ کر رہا تھا۔ واللہ طبیعت پھڑک گئی۔ رقعہ مین بھی کھانے کی دعوت کا ذکر تھا۔ یہان تو بندہ اول ہی کئی ڈش چکھ کر میٹھا تھا باقی ساقی آپکی دعوتی چٹھی نے طبیعت سیر کر دی۔ اب بتلائے کہ اسقدر کھا کر بھی پھر کھانا مانگون۔ کیا یہ بھی (برتن بیٹھ) ہی یا (ڈھول بیٹھ) علاوہ اسکے دوستی مین تکلف یعنی چہ۔ ہان صاحب یہ جو آپ نے لکھا تھا کہ آپکو میری دعوت مین کھانا ہوگا۔ الا پرایوٹ ہو یا پبلک واللہ ع۔

جو بات کی خدا کی قسم لاجواب کی +

بخدا یہ پرایوٹ اور پبلک کی ایک ہی کہی۔ بالکل انوکھی بات ہی۔ کیا کوئی چیستان سے یا کوئی پہیلی بجھواتے ہو۔ کھانے کے کئی اقسام ہوتے ہین۔ مگر پرایوٹ اور پبلک یہ دو اقسام بالکل ایجاد بندہ ہین۔

الغرض لکھتے لکھتے اسقدر تحریر کو طوالت دی کہ جواب کیا شیطان کی آنت ہی۔ آپ بھی پڑھتے پڑھتے ضرور اکتا گئے ہون گے۔ لیجئے جواب صاف یہ ہی کہ اگر آپکو دوستی دلی ہے تو تکلف دور کہ کھانا وانا برطرف س

جامی	خوشا وقتے وخرم روزگارے کہ یاری برخورد از وصل یارے	

اس سے زیادہ اور کیا لطف ہوگا۔ مزید برآن اگر آپ کو منظور ہے کہ تکلف فرمائیں۔ تو بس ایک دو پاکیزہ صورتین۔ اور سُریلی عنادل نغمہ سرا کو بلوائیے۔ آنکھین ٹھنڈی ہونگی

دل بہلے گا۔ حضرت شاد دلشاد ہونگے والسلام فقط

شاد عفی عنہٗ

۴۲

مشفق و مہربان نواب بہرام الدولہ بہادر

نمیقہ رشیقہ و صحیفہ انیقہ مین نے پایا۔ آپ دعوت دیتے ہین منظور۔ لیکن دوازدہم
بربیع الاول کو دو شقین میرے آسنے کی مانع ہین۔ ایک نیاز دوازدہم شریف جو قدیم سے
میرے خاندان مین جاری ہی۔ دوسرے ہم ہندون کا تہوار جسکو راکھی پونم کہتے ہین
بارہوین تاریخ کے بعد جو دن مقرر کیجیے غالباً موزون ہوگا۔ دیکھون وہ کون مہوشان جادو جمال
پری وش۔ زہرہ تمثال مشتری خصال ہین جنکو آپ ناہید نغمہ و باربد نژاد کہتے ہین۔
انشاء اللہ تعالی۔ یار زندہ و صحبت باقی۔ باقی عند الملاقی فقط

شاد عفی عنہٗ

۴۳

دیباچہ دفتر اتحاد نواب بہرام الدولہ بہادر

آپکی دعوت صرف دعوت جلسہ رقص و سرود ہی نہ تھی۔ بلکہ ضیافت مذاق اہل مذاق بھی
تھی۔ یون تو لولیان شوخ و شنگ رشک پری رخان فرنگ تہین ہی۔ کوئی مہ پارہ —
زاہد فریب۔ کوئی طاوس زیب ناہید نغمہ باربد نژاد۔ غیرت گلبدنان نوشاد سچی سُریلی تہین
علم موسیقی کی جانین۔ مگر ان سب باتون پر طرّہ یہ کہ آپکی غزل سُنی ؎

جانہا حیات یافت ز حسنِ کلام تو
در زیر لب چہ شیوۂ شیرین نہادۂ

مین نے بھی کچھ فکر کی ہے۔ معاینہ فرمائے۔
لکھنو کا تمباکوئے خوردنی خوشبودار پہونچا۔ جہان تھوڑا سا گلوری کے ساتھ کھایا مشام جان تک معطر ہوگیا۔ گویا طبلۂ عطار کھل گیا۔ واہ کیا بات ہے۔ مشک و زعفران اسکے روبرو مات ہی نافۂ تاتار اسکے مقابل مین خجل۔ گلاب بصرہ اسکی خوشبو سے منفعل۔ کدیو رجہان آفرین آپکو سُرخرو۔ اور آپکے گلدستۂ محبت کو تر و تازہ رکھے فقط

شاد عفی عنہٗ

۴۴

پرتو خورشید امارت نواب بہرام الدولہ بہادر

مین نے اسوقت اپنے ایک قدیم دوست روحانی سید عبد العلی حقانی کی آپسے سفارش کرنے کے لئے قلم اُٹھایا ہے۔

اگر میرا قیاس غلط نہو تو یقین ہے کہ آپکو مجھ سے جو محبت ہی وہ میری اس سفارش کے تائید کی منافی نہوگی۔ بلکہ امیدوار کے موید اور حصول مدعا کے لئے باعث ہوگا۔ اس موقع پر سید عبد العلی صاحب کے خاندانی حالات اور اُنکے اعزاز اور وہ تعلقات جو اس خاندان سے چلے آتے ہین اُنکا بیان ایک تکلف ہی۔

وہ اسوقت مستیغث ہین۔ اور آپکو مسبب الاسباب نے منجملۂ اسباب دنیوی کے انکے لئے ایک ذریعہ سبب گردانا ہی علاوہ اسکے آپ میرے محب ہین۔ اور مین آپ کا دوست صادق ہون جسکی سفارش کی جاتی ہے بطریق اولیٰ ہم دونون کا خیرخواہ دلی ہے۔ جو ہر طرح لایق قدر اور رعایت ہی۔

قصہ مختصر۔ اُنکے مقدمہ انعام کے متعلق جو فیصلہ ہوا ہے اسکی تعریف اِس سے زیادہ کیا ہو سکتی ہے کہ حق بحقدار رسید۔ آپ نے انصاف کیا مستغیث اپنی داد کو پہونچا مگر پنج سالہ نذرانہ کی پخ ایسی ٹیڑھی کھیر ہے کہ جسکی تعمیل مین نہ صرف وہ عاجز ہین۔ بلکہ آپکی سیر چشمی اور انصاف کے مقابل ایک ادنیٰ معاوضہ ہے۔

مین یہ نہین کہتا اور نہ آپ مانین گے کہ بیک قلم آپ اپنے علاقہ کے قانون کو بدل دیجیے۔ مگر رعایت اور مروت بھی ایک شان ہے۔

اگر یہ اِس حکم سے مستثنیٰ کئے جائین اور انکا یومیہ جو آپکی خیرات کا سوان حصہ ہے جاری ہو جائے تو میری سعی مشکور ہو مستغیث ممنون ہو آپ عند اللہ ماجور ہون۔ اگر بنظر امعان دیکھا جائے تو ہم اور آپ بھی اکثر ابواب مین بقدر مراتب مختلف مراعات اور مراحم خسروانہ سے مستثنیٰ کئے گئے ہین۔ اور یہ استثنائی مخل انتظام نہین سمجھی گئی۔ قس علیٰ ہذا۔ آپکے قیمتی وقت کا تھوڑی دیر کے سلئے جو مخل ہوا وہ صرف اقتضاء محبت کا باعث۔ ورنہ میری عادت نہین

اب مین اپنی تحریر کو اس شعر پر ختم کرتا ہون۔

اے یار باوفا سخنے ہست گوش کن
تا ساغرت پرست بنوشان و نوش کن۔

شاد عفی عنہ

۴۵

جناب من نواب فصیح الملک بہادر حضرت داغ دہلوی سلمہ اللہ تعالیٰ

تسلیم ۔ کل کے خط نے مجھے بھی متحیر کر دیا کہ بیٹھے بٹھائے یہ تہمت کیسی۔ لاحول ولا قوۃ

کیسے لوگ ہین کہ زبردستی بھی بہلنستے ہین۔ لئے مرتے ہین۔ کہان آپ اور کہان کنہیا لال
آپ سوائے حضور کی ڈیوڑہی کے اور کہین جاتے ہی نہین۔ کنہیا لال کے گھر کیون
جانے لگے تھے۔

رباعی

یہ نرالی ہے نکالی دل لگی + +	شاد	آپ پر پچون نے نالشں داغدی
بال بیکا اک نہو گا آپ کا		ایسی تیسی ایسے ایسے تسیون کی

پہلے ہی سے اگر آپ نے سب مجھے کہا ہوتا تو مین کنہیا لال کا اسوقت تک پتا لگاتا۔ اگر وہ
جہنم مین بھی ہوتا تو مالک جہنم سے مانگ لیتا۔ خیر کل سے اُنکی ٹوہ مین ہون۔ ملتے ہی آپکو
اطلاع دونگا فقط

شاد عفی عنہ

۴۶

جناب من نواب فصیح الملک بہادر حضرت داغ دہلوی سلمہ اللہ تعالےٰ

تسلیم۔ نامہ شفقت اسطرح آیا جیسے باد نوروزی چمن مین۔ لفظ (آئیے) کی نسبت آپنے
جو بحث کی وہ بالکل ٹہیک ہے۔ اِسکا کیا جواب دون۔ سوال لاجواب ہی۔ چونکہ ابتو ما قسے
تیار ہو چکے۔ اور بعض اساتذہ کی مثالین موجود بھی ہین۔ لہذا فی الحال رعایت فرمائیے۔
آئندہ سے آپکی تقلید کیجائیگی۔ اور (آئیے) کے ۱۲ عدد لونگا۔ اور یہی صحیح ہے۔
کالسکہ دودی سفر کے لئے تو از بس موزون۔ مگر حضر کے لئے حضور پر نور حضرت بندگانعالی مدظلہ العالی
کے ہمراہ رکاب ظفر انتساب اس سے بڑہکر روضہ رضوان اور باغ ارم مین بھی لطف نہین۔

حق تعالیٰ پیرو مرشد کو مع شاہزادہ جم حشم ہمیشہ مظفر و منصور رکھے ؎

خدا سے دعا ہے ہمارے حضور
سلامت رہیں پاس ہون یا کہ دور

اگر موقع ملے تو شاہزادۂ والا دودمان کی خدمت اقدس مین عرض کر دیجیے کہ آپکا جان نثار خانہ زاد شاد آداب و قدمبوسی عرض کرتا ہے اور یہ دعا دیتا ہے کہ آپ زیر ظل عاطفت حضرت ظلسبحانی مدظلہ العالی سلامت اور شادمان رہین۔ ظلکم ممدود بحق ملک الودود فقط

شاد عفی عنہٗ

۴۷

جناب من نواب فصیح الملک بہادر حضرتِ داغ دہلوی سلمہ اللہ تعالیٰ

آپ نے۔ جتلانا۔ بتلانا۔ دکھلانا۔ ان قافیون پر جو کلام داغ مین متروک ہین اعتراض فرمایا تھا۔ مین تسلیم کرتا ہون۔ چونکہ **ذوق** اور **غالب** کے کلام مین یہ جائز ہے۔ اور آپ حضرت ذوق خاقانی ہند کے شاگرد ہین اِس خیال سے مین نے یہ قافیہ باندھا آئندہ سے ضرور خیال رکھون گا۔

کثرتِ مشاغل اور ہجوم افکار کی بدولت نماز تک تو بعض اوقات قضا ہو ہی جاتی ہے (جو انسان پر فرض ہے) اصلاح شاعری تو سُنت موکدہ بھی نہین اسکا یاد نہ رہنا مقتضائے بشریت ہے فقط

شاد عفی عنہٗ

۴۸ جناب من نواب فصیح الملک بہادر حضرت داغ دہلوی سلمہ اللہ تعالیٰ

تسلیم۔ الحمدللہ مجھے بہت خوشی ہوئی کہ حضرت خداوندنعمت مدظلہم العالی مع اسٹاف وغیرہم

بہ شادمانی رونق بخش ہوسے۔ مین نے اُس روز یہ ٹھان لی تھی کہ رباعیات وغیرہ روانہ کردون

مگر یہان افواہ تھی کہ حضور عالی اعلیحضرت مدظلہ العالی ایک دو روز مین تشریف لے آتے ہین

اِسلئے مین نے یہ خیال کیا کہ اگر میرا لفافہ چلاجائے ضرور اُسکو رجعت قہقری ہوگی۔ اسلئے

تامل کیا۔ اب معلوم ہوا کہ حضرت ابھی دوچار روز وہان رونق بخش رہین گے۔ اسلئے

خدا کے سپرد کرکے لفافہ رجسٹرڈ بھیجتا ہون ایک نظر اگر آپ دیکھ لین تو بہتر ہوگا۔ براہ کرم

اسقدر ضرور خیال رکھیے کہ ہر کاغذ کی رو اور پشت دیکھ لیجئے تاکہ کوئی قطعہ اور رباعی

فروگذاشت نہو جائے۔

بعض بعض تاریخون کا داد طلب ہون۔ آپکی دعا کی برکت سے مین شاد ہون۔ میری

دعا دلی سے آپکو اللہ تعالیٰ شاد رکھے فقط

شاد عفی عنہٗ

---

۴۹ جناب من نواب فصیح الملک بہادر حضرت داغ دہلوی سلمہ اللہ تعالیٰ

تسلیم۔ دواخانہ مین مشک خرچ ہوگیا۔ اسلئے تاخیر ہوئی۔ میرے ایک دوست کے ہان

مشک خالص ہی اُن سے منگوایا ہے۔ آتے ہی سہ پہر یا کل تک انشاءاللہ تعالیٰ

روانہ خدمت کرون گا۔

ابھی مجھہ سے پنڈت جی ملے اور آپ کا وہ فقرہ مشکیزہ والا جو سرشار صاحب کیلئے

ٹہنک پہنی تھی سُنایا بے اختیار ہنسی آئی۔ واقعی وہ شعر سُننے سُنانے کے قابل ہی۔ کیا عجب ہو کہ انکا ساقی سقہ ہی ہو۔

حسب فرمایش ایک دوست کے حضرت **ذوق** کے تتبع مین چند شعر لکھے ہین۔ چنانچہ آپکے دیکھنے کے لئے بھیجتا ہون۔ اِس غزل کے دیکھنے کے بعد اُس زمین مین قدم رکھنا گویا مُنہ پڑھانا ہے۔ مگر اُستادون ہی کے کلام دیکھنے اور سیکھنے سے مبتدی بھی بجائے خود اُستاد بنجاتے ہین۔

یقین ہے کہ جناب کا مزاج خیریت سے ہو گا۔ خداے تعالی جلشانہ ہمیشہ خیریت سے رکھے اسی غزل پر ایک مخمس کہہ رہا ہون فقط

شاد عفی عنہ

۵۰ جنابمن نواب فصیح الملک بہادر حضرت داغ دہلوی سلمہ اللہ تعالی

مزاج شریف کی کئی روز سے کیفیت معلوم نہین ہوئی۔ کیا شکایت ہے اور خدانخواستہ کیون طبیعت کسلمند ہے۔ یقین ہے کہ بفضلہ مزاج خیریت سے ہو گا۔ اللہ تعالی خیریت سے رکھے۔ بہت سے شعرائے آئینہ کی ردیف مین وہ طبع آزمائی کی کہ آئینہ کی ناک مین دم آگیا یہانتک کسی نے خورشید کو حجام بنایا۔ اور گھر گھر آئینہ دکھانے کی خدمت سپرد کردی خیر وہ تو بڑے بڑے آئینہ خانہ ہین۔ مین بھی نہین آئینہ خانون مین جاکر ایک ریزہ لایا اور اُسکو تراش خراش کرکے آئینہ آرسی کی صورت مین ڈھالا۔ اِس سے بڑھکر کیا قدر ہو گی کہ آپ پسند فرمائین اور کسی کی رونمائی مین تحفہ بھیجدون فقط

شاد عفی عنہ

۵۱

مہربان مولوی احمد حسین صاحب

الحمد للہ سب خیریت سے ہین۔ عشرہ شریف شغیر مہمان ہین۔ انکی مہمانداریان بڑی دہوم دہام سے ہو رہی ہین۔ حضرات امامیہ پنجتنی نے غم حسنین مین قیامت بپا کر دی ہے۔ یہ سب کچھ ہے مگر بقول حضرت شاد غلام و تلمیذ حضرت آصف۔

رباعی

اگرچہ ماہ محرم کا جملہ سامان ہے	شاد	مگر قدوم شہنشہ کا دل مین ارمان ہے
حضور آئین تو پہر شاد ہو بڑی ہی بہا		کہ اُنکے دم سے دکن غیرتِ گلستان ہے

شاد عفی عنہ

۵۲

مہربان من مولوی احمد حسین صاحب

تقریب سالگرہ مبارک مین جسقدر اڈریس پبلک کی جانب سے مختلف جلسون مین پیش ہوئی ہین اور حضرت پیر و مرشد ظلسبحانی خلد اللہ ملکہٗ نے زبان فیض ترجمان سے جو جوابات ارشاد فرمائے اُن سبکو ایک جگہہ مرتب کر رہا ہون۔ کل سامان میرے پاس موجود ہے۔ مگر نواب فخر الملک بہادر نے جو اڈریس منجانب سٹی اسوسیشن پیش کیا وہ میرے پاس نہین ہے۔ نواب صاحب سے طلب کیا اُنہون نے جواب دیا کہ گاؤخوردہ ہو گیا۔ بہرحال آپ کے پاس موجود ہین۔ اگر آپ سرکار مین عرض کر کے ایک نقل اسکی لطف فرمائین تو سبحان اللہ۔ فقط

شاد عفی عنہ

۵۴

مہربان مولوی احمد حسین صاحب

رہتے کہاں ہین آپ کا کس جا مقام ہے

ملتے ہین ہمسے اور نہ پیام و سلام ہے

مزاج شریف ؟ مجلس امرا کیا برخاست ہو گئی کہ آپ کی ملاقات ایک دم ترک شد۔ خیر جہان رہیئے اچھے رہیئے۔ اور دوستون سے دلی محبت رکھیئے۔ اور مالک کے خیرخواہ رہیئے۔ ہان مین آپ کو ایک امر خیر کی طرف متوجہ کرتا ہون۔ اگر آپ بھی سعی کرینگے تو بقول کسی ہندی سکے۔ جو سیوا کرے گا وہ میوہ پائیگا۔ حضرت سید پیر بادشاہ صاحب قبلہ سالک راہ معرفت خضر طریق حقیقت سے آپ بھی خوب واقف ہین۔ اور آپ یہ بھی جانتے ہین کہ ایسے بزرگان دین کی خدمت خالصاً للہ ادا کرنا عین فرض و فرض عین اور موجب سعادت دارین ہے۔ وہ تو متوکل ہین۔ نہ انہین ہماری خدمت سے غرض اور نہ دنیا سے کام۔ مگر ہمپر انکی اطاعت فرض نہین تو واجب ضرور ہے۔ مین نے حضرت ممدوح کے فرزندون کی جانب سے ایک دعانامہ اپنے بادشاہ ظل اللہ کی خدمت مین معروضہ کے ساتھہ گذرانا ہے۔ جس مین حضرت کے فرزندون اور حضرت کی خانقاہ اور خادمین کے اخراجات کی معاش کے لئے سفارش کی ہی یقین ہی کہ آپ تک وہ عرضی ضرور آگئی ہو گی۔ اگر نہ بھی آئے تو آپ اس دو حرفی رقعہ کے ذریعہ سے اجرای معاش خانقاہ وغیرہ کے لئے کلمۃ الخیر کے ساتھہ سعی فرماکر مجھے ممنون کیجیے اور آپ بھی سعادت حاصل کیجیے۔

چہ خوش بود کہ برآید بیک کرشمہ دو کار

اِنَّ اللّٰہَ لَا یُضِیعُ اَجرَ المُحسِنِینَ۔ وَمَا عَلَینَا اِلَّا البَلَاغ۔ فقط

شاد عفی عنہ

۵۴

مہربانِ من نواب ناظم الدولہ بہادر

چار قسم کے عطر پہونچے۔ ہر ایک رشک نافہ و مشک اذفر۔ دماغ تو دماغ۔ مشام جان تک معطر ہوگیا۔ سارا گھر اِس عنبر سارا سے معنبر ہوگیا۔ چارون عناصر ان عطرون کی خوشبو مین بس گئے۔ ہر ایک سے اتحاد قلبی کی خوشبو آتی ہے۔ اور میرا خدا گواہ ہے کہ خانہ ساز عطر ان سے بہتر ہونگے۔ اللہ کرے آپکا گھر بسا رہے۔

آپکی تحریر کے مطابق انکا امتحان کرکے ضرور مین آپکو لکھونگا۔ یون تو ہر خوشبو سے فرحت ہوتی ہی۔ مگر ان عطریات کی خوشبو سے چوتھی کی نسرین بدن دلہن کے جسم کی خوشبو آتی ہے ؏

شاد	ورد زبان دعا ہی صبح و مسا رہے جس گھر مین ایسے عطر ہون وہ گھر بسا رہے	

شاد عفی عنہ

۵۵

مہربانِ من نواب ناظم الدولہ بہادر

مین نے سُنا ہی کہ آپکو حقہ پینے کا شوق ہے۔ کیا یہ بات سچ ہے؟ خدا ایسا ہی کرے۔ ہان خوب یاد آیا کبھی آپکو مین نے حقہ پیتے دیکھا بھی ہے۔ مگر سُنا ہے کہ تنباکو

نایاب ہوتا ہی۔ ضرور ہوتا ہوگا۔ کیون نہو۔ آپ سا شوقین اور تنبا کو اچھا نہونا کیا معنی

اس خط کو پڑھکر آپ ضرور یہ کہین گے۔ کہ اس لایعنی کتابت سے نتیجہ کیا۔ بیشک مگر آپنے

ضرور یہ بھی سُنا ہوگا لہ ؎

خوشتر آن باشد کہ سرّ دلبران
گفتہ آید در حدیثِ دیگران

توبہ توبہ غلط گفتم۔ حضرتِ شاد اسوقت حقہ پی رہے ہین مگر بازاری تبنا کو نے

اسکے ناک مین دم کر دیا۔ خانہ ساز گھر مین نظر بند ہے۔ اگرچہ سوار لانے گیا ہے۔ اور

اسکو تاکید بھی کر دی گئی کہ دُھوین کی طرح اُڑکر جائے۔ اور خوشبو کے مانند واپس آئے

مگر خدا جانے ہوا نے اُسے کدہر اُڑا دیا۔ یا آگ نے توے کی طرح جلا کر خاک کر دیا ؎

شاد

ابتک پتا نہین ہے ہمارے سوار کا
کیا حال شاد مین کہون اِس انتظار کا

اگر آپ اِسوقت حقہ پی رہے ہین۔ اور خدا کرے کہ پیتے ہون تو ذرا مہربانی سے

دہوان اِس جانب اُڑا دیجئے تاکہ خوشبو سے دماغ خمیرہ ہوجاے والسلام فقط

شاد عفی عنہ

۵۶

مہربان نواب ناظم الدولہ بہادر

پانچ قطعہ بہ خط نستعلیق جو میرے دست و قلم کے لکھے ہوے ہین بطور ہدیہ روانہ کرتا ہون

کہ اِس صفحۂ عالم مین یادگار زمانہ رہے۔ والسلام خیر الاختتام شاد عفی عنہ

۵۷ مہربان نستعلیق گو نواب ناظم الدولہ بہادر سلامت

آپ کا نامۂ وداد پہونچا۔ مین یاقوت رقم یا جواہر قلم ہون نہ روشن نگار۔ ہان خط مایقرے لکھہ لیتا ہون۔ میرے خاندان کے بانی آنجہانی کے وقت کے جو قطعے اور شعر اور مختلف اقسام کے خط بڑے نامی گرامی خطاطون کے لکھے ہوے میرے تصویر خانہ مین ہین انکے متواتر و متوالی دیکھنے سے دل مین خوشنویسی کا شوق پیدا ہوا۔ علم شے بہ از جہل شے۔ چونکہ آپکو مجہ سے محبت ہے اور بفحواے (دل را بہ دل رہیست) مجھے بھی قس علیٰ ہذا۔ ماضی و حال کے سترہ عدد قطعات اور روانہ کئے کہ میرے پاس رہنے سے زیادہ تر احسن یہ ہے کہ آپکے پاس رہین ہان میرے مہربان۔ ایک فقرہ جو آپ نے لکھا وہ پہیلی ہے یا چیستان۔ مین نہین سمجھا۔ اس عقدۂ مالاینحل کو حل کیجئے۔ تاکہ میری فہم کے نزدیک تر ہو۔ آپکا فقرہ بھی نستعلیق چال سے کم نہین۔ راہ تجسس مطلب مین میری عقل کے پاٴون شکستہ ہین اس دائرۂ دوربینی کا مرکز کیا ہے۔ جس طرح نسخ اور تعلیق سے نستعلیق استخراج کیا گیا ہے اسی طرح ہمنے اسپنے خط اور آپ کے نامۂ اتحاد سے یہ معما مستخرج کیا ہے۔ مگر حل معما متعلق معما کشا۔ اور اسکا نظم و نسق اسکے ذمے جسکا خطاب منجانب حضور شاہ ناظم اللہ ولہ ہو فقط

شاد عفی عنہٗ

۵۸ مہربان نواب میجر افسر الدولہ بہادر

مکتوب پہونچا۔ مسرور ہوا۔ آجکل بمبی مین man shooting کی پریکٹس ہو رہی ہے۔ ہمارا بال شوٹنگ کس شمار مین۔ واللہ ملک الموت بھی عجیب گل چلے ہین۔

شاد عفی عنہٗ

۵۹

مشفق و مہربان میجر افسر الدولہ بہادر

قبل ازین مین نے آپ سے ذکر کیا تھا کہ شکار کے لیئے اپنی جاگیر کو جاتا ہون۔ چنانچہ آج مین نے سرکار سے رخصت حاصل کی ہے۔ میرے پاس گولی کی کوئی عمدہ اکسپرس کی بندوق نہین ہے۔ آپکے ہان کوئی بندوق ہو تو بھیجیئے انشاء اللہ تعالےٰ بعد واپسی واپس کر دونگا۔ مین نے سنا ہی کہ اُس جاگیر کے قریب آپکی بھی کوئی جاگیر بنام اُپّو گوڑہ واقع ہے اور وہ بہت پاس ہے۔ اس سمت اگر شکار وغیرہ کو جانے کا اتفاق ہو تو آپ کے علاقہ کے کارپرداز مانع نہون۔ اُنکو تاکید ہو جائے تو مناسب ہی فقط

شاد عفی عنہٗ

۶۰

مشفق و مہربان میجر افسر الدولہ بہادر

تہنیت نامہ بہجت شمامہ پہونچا۔ ادائے مبارکبادی سے دل شاد ہوا۔ بافضال الٰہی و بتصدق اقدام خداوندی حضرت پیر و مرشد ظل سبحانی خلد اللہ ملکہٗ خدمت موروثی سے سرفراز ہوا۔ حق تعالیٰ میرے آقائے ولی نعمی کی عمر و اقبال مین

یوماً فیوماً ترقی عطا فرمائے کہ اپنے خانہ زاد کی اسقدر عزت افزائی فرمائی۔ اور آجتک یہ خاندان چند و لعل اُسی عنایات خسروی سے سرفراز ہوتے ہوئے چلا آرہا ہے۔ اور آئندہ کے لئے بھی بہت کچھ امید ہے۔

وہ۔ شافی مطلق آپکو جلد صحت عطا کرے فقط

شاد عفی عنہُ

۶۱

مشفق و مہربان میجر افسر الدولہ بہادر

مین نے سُنا ہی کہ یوروپین افسرون کے ہان شکاری تانگے مضبوط ملتے ہین اگر واقعی ایسا ہے اور آپکے خیال مین کچھ تانگے بکار آمد ہون تو دو تانگے مجھے دلوا دے فقط

شاد عفی عنہُ

۶۲

مہربان من نواب افسر الدولہ بہادر

ایک جلد شکارنامہ حضرت پیرو مرشد طلبسُانی خلد اللہ ملکہُ باتصاویر روانہ کیجئے تو باعث مسرت ہے فقط

شاد عفی عنہُ

۶۳

مہربان من نواب میجر افسر الدولہ بہادر

متھراپانڈے جوالہ آباد مین ہین انھون نے جسوقت کہ سواری مبارک کلکتہ و دہلی بزمانہ سابق رونق افروز ہوئی تھی تو پانڈے صاحب مزبور نے

تبرک اپنی طرف سے داخل بارگاہ خداوندی کیا تھا۔ اور وہ تبرک بتوسط میرے
جدمہاراجہ نراندر بہادر کے دونون وقت داخل ہوا تھا۔ اب چونکہ مین
ہمراہ رکاب حاضر ہونگا۔ اگر سواری اِس طرف سے رونق افروز ہو تو انکی طرف سے
تبرک داخل ہوگا پس اسکو بارگاہ خداوندی مین بعد اظہار حقیقت حال وکیفیت ماضیہ
داخل کرا دیجئے۔ اس تحریر کا ہر وقت آپکو خیال رہے فقط
شاد عفی عنہ

۶۴

مہربان من میجر افسر الدولہ بہادر

مزاج شریف حسب استدعا سفرنامہ نظام ابتدا سے انتہا تک دیکھا اپنی استعداد کے
موافق مین نے اسکی تصحیح کردی۔ چنانچہ اصل صحت شدہ ایک جلد جو میرے پاس تھی
اس رقعہ کے ذریعہ سے واپس کرتا ہون فقط
شاد عفی عنہ

۶۵

نیر برج شجاعت میجر افسر الدولہ بہادر درخشندہ باش

آپ کا خط پہونچا۔ مسرور کیا۔ شوٹنگ کی مبارکبادی کا شکریہ قبول ہو انشاء اللہ تعالیٰ
ضرور پریکٹس کرون گا۔
چھوٹی بندوق مع پانسو ٹوٹون کے پہونچنے کا آپ نے جو ذکر کیا اسکا ڈبل شکریہ۔ مگر
ایسی تین بندوقین ایک میرے لئے اور دو بچون کے لئے کلکتہ مین اگر ملین تو ضرور
لے آئے۔

راڈر مشہور میکر ہے۔ غالبًا اسکے پاس ملین گے۔ بارڈ گدانے کے لئے مستعد ہون۔ مگر گھوڑا ملنے پر موقوف ہے مین بخوشی اجازت دیتا ہون کہ **کلکتہ** مین کوئی عمدہ گھوڑا بارڈ گدانے والا ملے تو فوراً لے لیجیے۔ اب مدت کم رہی شاید قبل از روانگی۔ بقول آپکے ملنے کا موقع نہ ملے۔ اسلئے بصدق دل دعا کرتا ہون کہ خداوند عالم سب سے اول میرے آقا میرے پیرو مرشد کو یہ سفر وسیلۃ الظفر مبارک کرے۔ اور جو جو خیر خواہانِ مالک ہمراہ رکاب سعادت انتساب ہین حضرت کے اقدام کے ساتھ ع

بسلامت روند و باز آیند

میرے مہربان۔ اسقدر ضرور مہربانی کیجیے کہ میرے خداوند نعمت کی خیر و عافیت اور مسرت و شادمانی سے مجھے اطلاع کرتے رہیے مین آپکا ممنون ہونگا۔ اگرچہ میرا قالب یہان رہیگا مگر جان حضرت کے قدمون کے ساتھ رہیگی خدا حافظ۔

بسفر رفتنت مبارک باد
بسلامت روی و باز آئی۔

ف ۲۔ سرکار کی سواری کا ایک پروگرام بھیجئے۔ ابتک مجھے نہین پہونچا۔

ف ۳۔ مولوی **محمد عبدالباقر خان** کی زبانی مین نے کچھ کہوایا ہے ضرور اسکو سُنئے۔

شاد عفی عنہٗ

۶۶

مہربان من میجر افسر الدولہ بہادر۔

میرے پہلے خط نے گلبرگہ مین ضرور آپ سے ملاقات کی ہوگی۔مگر عدیم الفرصتی نے آپکو جواب دینے سے مجبور کیا۔بہر حال نامہ بر کی زبانی آپکی خیر وعافیت معلوم ہوئی دل شاد ہوا۔

خداوند تعالی سے امید ہی کہ حضرت ظل سبحانی مدظلہم العالی مع شاہزادۂ بلند اقبال چشمش مرساد باصحت وعافیت مظفر ومنصور مراجعت فرماے بلدہ ہوکر اپنی پیاری رعایا اور جان نثارون کا دل شاد فرمائین گے۔

اگر پرگرام شایع ہو تو ضرور مجھے ایک بھیجئے۔روزانہ کاروبار سرکاری متعلقہ مدار المہامی مین صبح کے نو بجے سے شام کے پانچ بجے تک مصروف رہتا ہون۔پانچ بجے ذرا ہواخوری سے دل ودماغ کو تازی ہوا دیتا ہون۔آٹھ بجے شب کے ڈنر اڑا کر ٹرانسوال کے میدان جنگ مین بویرون کی لڑائی کا سین۔اور انکی عالی حوصلگی دیکھتا ہوا بیٹھا رہتا ہون۔واہ رے بویر۔جان پر کھیل تو رہے ہین۔مگر انجام مین انکے خرمن ہستی پر خدا جانے کونسی بجلی کڑکڑا کر گریگی کہ بارود کی طرح اڑ جائینگے صفحۂ زمین پر بویرون کا کوئی نشان بھی دکھاسے تو ع۔

بحال بویران بخشم ٹرنسوال وبخارا را

گیارہ بجے میدان جنگ سے واپس ہوکر اپنے بڈروم مین سو جاتا ہون یا پنج صبح تک بمصداق۔فسیر دافی الارض۔فسیروا علی السماء فلک پر قدرت کی بوقلمونی کی

خواجہ

سیر کرتا رہتا ہون - ادہر پانچ بجے کہ بندہ رحمت کی طرح زمین پر نازل ہوجاتا ہے - ادہر آنکھ کھلی تو کیا تہا ع -

خواب تہا جو کچہ کہ دیکھا جو سُنا افسانہ تہا

پہر اپنی دنیا ہی وہی ہم ہین - اور سرکاری کاروبار -

ف ۲ - شاہزادہ بلند اقبال کی خدمت اقدس مین عرض کیجئے کہ خانہ زاد شاد آستانہ عالی کو بوسہ دیکر دعا کرتا ہے کہ زیر ظل عاطفت ظلسبحانی ظلکم ممدود بحق ملک الودود حضرت داغ اور حضرت دل - داور الملک بہادر اور مولوی احمد حسین صاحب کو میرا اسلام پہونچا دیجئے - ٹیپو خان بہادر کی باتین یاد آتی ہین تو دل لوٹ جاتا ہے - خیریت سے ہین ؟

عثمان یار جنگ بہادر کو سلام کہئے فقط

شاد عفی عنہٗ

۶۷

مہربان من میجر افسر الدولہ بہادر -

تفنگچہ پہونچا - مسرور ہوا - انشاء اللہ تعالی کسی روز اسکو چلا کر دیکھون گا - چونکہ آپکا دوسرا خط جو مژدہ مسرت آمیز ہے اُسکے دیکھنے سے مین پہولون نہین سما رہا ہون - دل شاد شاد باغ باغ ہے - اسلئے جواب اِس خط کا نہ دے سکا فقط

شاد عفی عنہٗ

۶۸

نیر برج بسالت میجر افسر الدولہ بہادر

آپکا شقہ پہونچا حسب الطلب فور فقطی روانہ کیا۔ بے تکلفی سچے اور دلی اتحاد کی دلیل ہے
مین نہایت محظوظ ہوتا ہون۔ جبتک جی چاہے رہنے دیجئے۔
کل سے حضرت بخار رد عو ہین۔ آج صبح انکو رخصت کیا تھا مگر چار بجے سے پہر مہربانی
فرمائی۔ معلوم نہین کب تک ابھی رہین گے۔ یقین ہے کہ شکار کی واپسی کے بعد آپ ضرور
کسی روز مجھ سے ملین گے فقط
شاد عفی عنہ

٦٩

مہربان دوستان میجر افسر الدولہ بہادر

آپکا خط پہونچا۔ الحمد للہ اب میرا مزاج خیریت سے ہے۔ مگر ناتوانی ہے اور کل سے
کسیقدر پیچش کی شکایت بھی معلوم ہوتی ہے۔
کنگ کوٹھی کی آراستگی حضرت شاہزادہ صاحب قبلہ مدظلہٗ کے قیام کے لئے جو
آپکے ذمہ ہوئی ہے یہ تو ہونا ہی چاہیئے تھا۔
نیچرل طور پر آپ مین علاوہ اور خوبیون کے ہر چیز کی آراستگی اور تہذیب کا ایک ایسا
جوہر اللہ تعالیٰ نے دیا ہے کہ بلا مبالغہ مین یہ کہونگا کہ ایسے ہماری سرکار مین شاذ ہونگے
یا راڈ اکس۔ اگر آپکی پسند ہے تو مین بھی ایک نظر دیکھون گا۔ اور بعدہ خریدنے کے متعلق
کہون گا۔
مجھے یقین ہے کہ آپکے چھوٹے فرزند ہونہار۔ نونہال اقبال۔ بہت خیریت سے ہونگے۔
اللہ تعالیٰ عمر دراز کرے فقط
شاد عفی عنہٗ

بافتح و نصرت جنگ باد ا

علم میدان فیروزی میجر افسر الدولہ بہادر

آپکے اسوقت دو خط پہونچے جنمین کل کے میرے رقعہ کا ایک جواب تہا دوسرا وہ خط تہا جسمین آپنے اپنے محاربہ چین مین جانے کی کیفیت لکھی تھی۔
سپاہی کے لئے جنگ مین جانا معراج ہے۔ فوراً مجھے خیال ہوا کہ مین آپ کے اس خبر کی تفاول لون۔ فی البدیہہ ایک فقرہ تاریخی یاد آیا جسکو الہام غیبی و رفال نیک اور بشارت تازہ کہنا چاہیے۔ اس فقرہ کو مین نے اپنے خط کا عنوان اسلئے کیا کہ اس مبارک مبتدا کی خبر ہے۔
انشاء اللہ تعالیٰ فتح و فیروزی ہو گی۔ خداوند عالم آپکو حضرت پیر و مرشد حضور پر نور مدظلہ العالی کی نعلینون کے تصدق مین فتحمند لائے۔
افسوس ہی کہ ہمین ایسے موقعون مین شریک رہنا تو درکنار دیکھنا بھی نصیب نہین ہوتا۔ ع

بسلامت روی و باز آئی

شاد عفی عنہ

۱۷

خال رخسار طبابت طبیب مزیل اقسام اسقام جہالت نواب لقمان الدولہ بہادر سلامت

۲۰۔ تاریخ ماہ شوال منگل کا آدہا دن گذرا اور ادہر آپ کا خط پیک فرخ پے بنا ہوا آیا مطلوبے فوراً اجراء کے لئے دیدئے گئے۔ غزل دیکھی گئی۔ ماشاء اللہ بہت اچھی غزل

ہوئی اور مطلع تو بمثل ہے۔ کیا اچھا شعر ہے ؎

دل	گھٹا پر گھٹا چھا گئی حسرتون کی مری قبر پر رو گئے رونے والے	

ماشاء اللہ نئی بات پیدا کی جدت اسے کہتے ہین اور ایک شعر ہے ؎

دل	پکارے گئے اپنے مولی کے بندے بس اب آپکے ہو گئے ہونیوالے	

اہا ہاہا۔ کیا بے ساختگی ہے ؎

دل	غم و حسرت و یاس و رنج و تمنا مری لاش پر رو گئے رونے والے	

اللہ اللہ کیا رونے والے ہین۔ سبحان اللہ۔ مقطع بھی قابل تحسین ہے

شاد عفی عنہ

۶۳

مہربان من نواب لقمان الدولہ بہادر

محرم تو حسین حسین حسین حسین کہتا ہوا شہر مین داخل ہوا۔ مگر پیر و مرشد خداوند نعمت کے نہ ہونے سے محرم پورا محرم ہے محرم کا رنگ ہی فق ہو گیا۔ اگرچہ سب لوگ محرم الحرام دل خوش کرنے کے لئے روشنی کا ٹھاٹھ جابجا کر رہے ہین اور آبدار خانے لگائے جا رہے ہین سبیل والے پیاسون کو پانی پلا رہے ہین ع

پانی پیو سبیل یہ نذر حسین ہے

ٹھنڈا ٹھنڈا پانی پیو - اور نہر علقمہ کے سوکھے ہوے لب - دجلہ و فرات کی بیکسی - شیر خوارون کی بے بسی - آل رسولؐ کی تشنہ لبی - سبط نبیؐ کا پیاس مین ضبط کرنا یاد کرکے رونا شروع کرو اور داخل حسنات ہو -

کہین شربت کی ٹھلیان تقسیم ہو رہی ہین کوئی قہوہ دہنیا نذر کر رہا ہی مگر بقول شاد -

رباعی

محرم است و لے شاد ظل سبحان نیست	شاد	بطبع ذوق تماشاے این چراغان نیست
ہمہ براے حضور است واو بصید لسال		چہ چارہ شاد کہ ترک رسوم آسان نیست

ہان صاحب کہئے محرم کا تو یون حشر ہوا - مگر سواری مبارک کب رونق افروز ہو گی ہماری آنکہین قدمبوسی کے لئے ترس رہی ہین - ادہر دل بیقرار ہے طبیعت پریشان جی اُداس - شاد اکیلا - اب اتنے مرضاے ہجر کو کون سمجھائے - یک انار و صد بیمار ع

خدا کرے کہ مجھے شاد - شاہ بلوالین

چو طرفہ سناٹا ہے - ایسا سین کبہی اس بلدہ کے اسٹیج پر نہین دیکہا گیا - خدا کرے کہ سرکار جلد رونق افروز ہو کر اپنے خانہ زادون کو سرفراز فرمائین یا باری تعالےٰ تو ایسا ہی کر - مجھے محرم عید تھی مگر اب کے پورا محرم ہے - بس تڑ کا ہو گیا - اللہ مالک ہے فقط جواب کا طالب شاد عفی عنہ

۳۷

ارسطو فطرت لقمان حشمت نواب لقمان الدولہ بہادر دام حکمتہ نامہ اتحاد پہونچا - مضامین رنگا رنگ سے دنیا کی بوقلمونی کا نقشہ نظر کے سامنے کہینچ دیا

گرم و سرد زمانہ کے مزاج سے پوری آگہی ہوئی - خداوند عالم جان عالم کو اس کا لبد ریاست مین تا ابدالآباد برقرار رکھے - آمین -

میری بیخودی کیا اور مین کیا - سچ تو یہ ہے کہ اُس آقا کی بندہ پروری اور غلام نوازی کا احسان ہمارے سر پر ایسا ہے کہ ہم اُن احسانات کا شکریہ ادا کرنے مین بالکل عاجز ہین - بس دل سے یہ دعا کرتے ہین ؎

شاد	یہ و خورشید کو جبتک ہے قیام شاد - آباد رہین آصف جاہ	

قطعہ کے مصرع اولی مین شاد کا لفظ ذومعنی ہوتا ہے - اسلئے عمداً رکھا گیا - مسودہ مین بقول آپکے (شاہ ظلِ سبحانی) بھی لکھا گیا ہے - بہرحال اس ترمیم کا شکریہ - خدا خدا کرکے محرم بڑی مشکلون سے گذرا ابھی آبِ روان دیکھنے کے لئے آپکا جی چاہتا ہے - واہ واہ اچھی سُنائی یہان ہوش رفو چکر ہو گئے - جل جلالہٗ ع -

منعم بکوہ و دشت بیابان غریب نیست

یہ سب صحیح - مگر خدا جانے ہمارا کیا حشر ہو - اللہ مالک ہے - بہرحال جہان ہین اور رہین گے - حضرت آصف کے جان نثار رہین گے - مگر دوری شاق گذرتی ہے -

خدا کرے کہ آپ ٹیلیفون سے سرکار کی رونق افروزی کی بہار کہا دین - اور مین خوشی مین جھومتا ہوا یہ کہون ؎

رواق منظر چشم من آستانۂ تست	حافظ	کرم نما و فرود آکہ خانہ خانۂ تست

آپکا قطعہ بیمثیل تھا۔ جدید ہرکارے کی کیفیت سے اطلاع ہوئی مشکور رہوا۔ بوڑھا اخباری
لقوے اور فالج کے پھیر مین وندنا رہا ہے دیکھئے کیا ہو۔ والسلام
شاد عفی عنہ

۸۷

درۃ التاج فرق طبابت نواب لقمان الدولہ بہادر سلامت

اُدہر ٹھیک بارہ کی توپ دغی۔ اور گھڑیالی نے گجر کی چوٹ لگائی۔ ادہر ڈاکئے نے آپکا خط
پہونچایا جی خوش ہوگیا۔ کہ بارے صد شکر جواب لکہنے کو آپ زحمت نہین سمجھے ایک ایک
فقرۂ سحر آمیز پر دل لوٹ جاتا تہا۔ ایک ایک مژدہ پر ہزار جان فدا ہونی چاہیئے۔ جہان
بے انتہا مژدہ ہاے مسرت افزا کی بوچہار ہو وہان کئی جان فدا ہونی چاہئین۔ اسکا حساب
آپ خود کر لیجئے۔ پہر یہ وہ مژدہ ہاے روح افزا ہین جنکو میرا دل ہی جانتا ہے۔
خداوند عالم جلشانہٗ ایسا ہی کرے۔ ایک جلسہ تو کیا۔ اگر مبالغہ نہ سمجہئے تو دس لاکھ جلسے
دکہاؤن۔ اور پہر وہ صورتین ہونگی کہ بہشت کو آپ نہ بہول جائین تو میرا ذمہ۔ حورین مُسِن
ہم جوان اُنکے بوڑہے غمزے بہلا ہمکو کب بہائین گے ؎

حورون مین کہان نازو ادا صورتِ انسان جنت مین بھی دنیا کے مزے یاد کرینگے

خال رخسار پری رخان پر سنگ اسود کا دہوکا نہ ہو تو کچہ شرط بدل لیجئے بہرحال جلد خدا
وہ دن نصیب کرے کہ ظلِ سبحانی کے اقدام ہون اور شاد کا جہو پڑا۔ اور رہبار کباد
اُنہین لولیان شوخ و شنگول کے لب لعل شکر خا سے سنئے ؎

	این راگ و پرنچانہ اے شاد مبارکباد
	این رونق کاشانہ اے شاد مبارکباد

پھڑک گیا۔ سبحان اللہ کیا کہنا۔ الخط نصف الملاقات صحیح ہے۔ اگرچہ لکھنے کی زحمت آپکو ضرور ہوتی ہوگی۔ مگر میرے دل کو تو تسکین ہوتی ہے۔ ایک کاغذ اور ایک لفافہ ایک ٹکٹ کا خرچ گوارا کیجئے۔ اور اسکا بل ماہانہ بھیجدیجئے۔ ورنہ زحمت ہو تو گاہی گاہے سلامے پیامے کا ضرور خیال رہے بالکل ترک نہو۔

اجی حضرت کیا آپ **لقمان الدولہ بہادر** کو پہچانتے ہین۔ اگر تعارف ہے تو میرا سلام پہونچا دیجئے اور خط نہ لکھنے کا گلا کیجئے۔ خدا حافظ۔

طالب خیر۔ **شاد عفی عنہ**

۷۵

حضرتِ دل نواب لقمان الدولہ بہادر سلامت

حضرتِ شاد کی طرف سے ڈاکٹر صاحب کو سلام پہونچائے۔ کہدیجئے کہ حضرت دل کا رقعہ پہونچا۔ مضامین دلچسپ سے ناول پڑہنے کا مزا آیا۔ ماشاء اللہ۔ قطعہ بند نہایت ہی موزون اور بامعنی تہا۔ ایک شعر پر دل لوٹ ہو گیا ؎

	خطا سے منفعل ہونا ہماری رستگاری تھی
	وہان دُریائے رحمت جوشزن یان شرمساری تھی

ماشاء اللہ کیا کہنا بہت ہی بےمثل شعر ہوا ہے ؎

شعر گوئی مین تم اے حضرتِ دل	شاد	میان بیدل کے برابر نکلے

یہان کی سب مخلوق قدوم بادشاہ دکن کی منتظر ہے - گرمی کی گرم بازاری اپنی تیزی دکھا رہی ہے - ماہ تیر نشانۂ باران ہوگیا - میگہ راج کی آمد آمد کی تیاریان ہین - مغرب کی جانب سے گھٹائین اُٹھ اُٹھ کے رہجاتی ہین - مرگسر انچھتر بہ سواری خر بیدم تشریف لائے ہین - نجومی کہتے ہین کہ یہ نچھتر دہوبی کے گہر مبارک ہے - پانی بہت پڑے گا - دیکھئے کیا ہوتا ہے - رندان مے آشام کی نظر آسمان کی طرف لگی رہتی ہے - بس جہان لکہ ابر سیاہ نمودار ہوا - باچھین کہل گیئن اور جھوم جھوم کر کہنا شروع کیا ؎

ہو مبارک ہمکو یہ کالی گھٹا
مست ہم ہین اور متوالی گھٹا

خدا کرے کہ باران رحمت برسے - اور گرما کے سارے گنہ دہوسے جائین -

ہان صاحب **آسمان جاہ بہادر** - خدا حشر تک اُنہین زندہ رکھے علیل تھے کل یارون نے ناحق بے پر کی اُڑائی - اور آسمان چارم پر بٹھا دیا -

فال نیک ہے - کیونکہ عیسیٰ علیہ السلام اِنکے چارہ گر ہونگے - تو پھر کیا کہنا یہ بھی عیسیٰ نفس کہلائین گے - سُنا ہے - کہ اپریشن ہوا ہے خدا نکرے سرطان کا مادہ ہے - [illegible] نتیجہ ہے - خدا شفا دے دم غنیمت ہے -

یہان دو چار روز سے یاران حاسد **شاد صاحب** کی نسبت کچھ فکر بیجا کر رہے ہین مگر شاد صاحب سے مین ملا تہا - اور اُنسے کہا بھی کہ دیکھو - یہ خبر ہے - اُنکے کان پر جون تک نہ رینگی - سُنکر ایسے خاموش ہوئے جیسے شاہ خاموش - یا چپ پیر کا روزہ رکھ لیا

بڑے اللہ والے لوگ ہین اور متوکل ہین۔ خدا انکے استقلال کو قائم رکھے جب مین نے باصرار کہا تو صرف یہ جواب دیکر پہر صُم بُکم ہو گئے ؎

صائب	نیست از موج حوادث ہیچو خس پروا مرا جنبشِ گہوارہ باشد موجۂ دریا مرا	

ہان خوب یاد آیا۔ لقمان الدولہ بہادر کا سلام شاد صاحب کو مین نے پہونچا دیا نہایت محظوظ ہوے۔ اور یہ کہنے کے لئے مجھے ارشاد ہوا کہ گاہے ماہے خیر و عافیت سے دل شاد کرنا۔ والسلام

ف۔ پرچہ ارمغان کے مصرع طرح پر کل ایک غزل مین نے لکھی ہے وہ منسلک ہذا ہے فقط

شاد کاہمتا

٦٧

مہربان من نواب لقمان الدولہ بہادر

تاریخین لکھنے کی فرصت بہت کم ملی۔ اسلئے فی الحال تین تاریخین روانہ کرتا ہون اگر پسند آئین تو محنت ٹھکانے لگی۔ دو تاریخون مین لفظ (دل) کیسے موقع پر آیا ہی کہ جی خوش ہو گیا اور لطف یہ کہ خاص مادہ تاریخ مین حضرت دل براجتی ہین۔ بہر حال آپکی فرمایش کی تعمیل کردی

تواریخ

ہے تو لقمان کہ ساحرِ بابل شاد لکھہ نسخہ نگارشِ دل ١٣١٦	شاد	کیسی ایجاد تو نے کی ہے کتاب ہاتفِ غیب نے کہی تاریخ +

ولہٗ

بہر تاریخ جنرل ڈکل		شاد از خامہ دُرِ معنی سفت
بلبلِ طبع از ریاضِ سخن +		نغمہ سنجی بلبلِ دل گفت
		۱۶ ۱۳ھ

ولہٗ

اندرین ماہ جنرل ڈکل		گشتہ طبع از عنایتِ سبحان
بلبلِ طبع سال تاریخش		شاد بنوشت نغمہ لقمان
		۱۶ ۱۳ھ

شاد عفی عنہٗ

میرے دلی مہربان نواب لقمان الدولہ بہادر

سفینہ برنگاشتہ

آپکا نامہ پہونچا۔ نہایت محظوظ ہوا۔ بیشک آپکا قرض (پریزنٹس) مجھپر باقی ہے خدا کرے کہ یہ قرض آپکا اور ترقی پذیر ہو۔ میرے لینے والے دوست شاد و خرم رہین۔

اجی مہربان آپکے کل پریزنٹ مین تو جاری کرنیکو ہمیشہ سے مستعد تھا اور اب بھی ہون بشرطیکہ آپکو لینے مین عذر نہو۔ اگر آپ مجکو وہی کشن پرشاد سمجھتے ہین تو مین بھی آپکو وہی اپنا وفادار دوست سمجھتا ہون جب طرفین مین اسبات کا فیصلہ ہو جاے تو پھر نہ مجھے پریزنٹ وغیرہ دینے مین عذر ہے اور نہ آپکو لینے مین عذر ہوگا اگر مصاحبت شاہی کا خیال ہی تو مین بھی اسی بندہ پرور کا

ایک ادنیٰ جان نثار ہون اور اُس بادشاہ کی غلامی کا مجھے بھی پورا شرف حاصل ہی ۔ ع

ہر کسی بخیال خویش خبطے دارد

دینے کو ہم دل بھی دین مگر لینے والے کو اغماض ہو تو علاج نیست ؎

دل تو دینے کو ہین آمادہ بدل ہم ای شاد پر کوئی مول بھی لے اسکا خریدار بھی ہو	شاد

سچ تو یہ ہے کہ ہمارا یہ ماٹو ہے ؎

کیا غرض لاکھ خدائی مین ہون دولت والے اُنکا بندہ ہون جو بندے ہین محبت والے	ذوق

ورنہ دل تو کیا دمڑی دینا بھی قطعی حرام ہے ۔ ماشاء اللہ ۔ آپنے پریزنٹس کے ادائی کی اچھی راہ بتائی ۔ واہ کیا پہلو نکالا ہے ۔

واللہ دور کی سوجھی ۔ کیون خیال مین فرق تو آگیا ۔ اِس پہلو سے بوے یگانگت کو سون دور ہے ع

جو بات کی خدا کی قسم لاجواب کی

آپکو جو کچھ (پریزینٹ) دیا کرتے تھے وہ صرف آپکی اطاعت کا ہی صلہ نہ تھا بلکہ ہماری دلی الفت کا ارمغان تھا ابھی اِس بحر الفت سے پاس آشنا نہین اور نہ اِس کلاس مین پاس پاس ہوے ۔ جو اِس پریزنٹ کے مستحق سمجھے جائین ۔ چونکہ ایسے پریزنٹ پر ذات جاگیر کا اطلاق لازم آتا ہے تو ایسی صورت مین آپکی اولاد

یا آل۔ اسکی مستحق ہو سکتی ہے نہ کوئی اور۔ اگر آپکو تامل ہو تو آپ آپنے فرزندون یا دخترون کے نام اجرا کرنا کیئے تو ہم بخوشی اسکے قبول کرنے مین آمادہ ہین۔ بلکہ نہ صرف ہم ہی ہین انشاء اللہ تعالیٰ ہماری اولاد کو بھی خدا ایسی توفیق عطا فرمائیگا ورنہ نہ آپ لین دار نہ مین دیندار اللہ بس باقی ہوس۔

ماٹرپلی یاد آتی ہی۔ خدا کرے کہ ہر سال ماٹرپلی کا سفر ہوا کرے فقط

شاد عفی عنہ

۷۸

مہربان من نواب لقمان الدولہ بہادر

آپکا خط مورخہ ۷ جمادی الثانی مع غزل حضرت داغ و حضرت دل بہ ہزار بیتاب پہلے خدا کو بغور پڑہا۔ آپکے اس فقرہ پر ہنسی آئی کہ اللہ تعالیٰ نے میری زبان و قلم سے تاثیر اُٹھا لیا۔ آپنے تاثیر کو مذکر باندہا ہے۔ تاثیر مونث ہے اُٹھائی کہنا چاہیئے شاید سہو کتابت ہو۔ یہ شکایت آپ بھی نہ کیجئے اور نہ ہمکو کرنی چاہیئے۔ آجکل اُن لوگون کی زبان سے تاثیر اُٹھ گئی ہے جنکی نسبت یہ یقینی امر تہا کہ قیامت تک اُنکے فیض باقی رہین گے۔ خدا جانے کیا بات ہے کیون یہ اُلٹی گنگا بہ رہی ہے ؏

غالب	درد دل مین ہے نہ میرے نالے مین تاثیر ہے یا الٰہی کیسا بے سوفار کا یہ تیر ہے	

اب رہا میری حالت کی نسبت آپنے جو بات لکھی وہ پوری پوری اسکی مصداق ہے ؏ ۔

بر عکس نہ نہند نام زنگی کافور ✝	

ف حضرت داغ کی غزل بے بدل ہے مگر اُستاد کی غزل دیکھنے کے بعد غزل کہنا مشکل ہے۔ آپکی غزل کے اکثر اشعار اچھے ہین بخصوص چند اشعار ذیل کے بہت ہی عمدہ ہوے ہین ؎

	دل	
یہ دل وہ ہی کہ جسمین ہی دلدار جلوہ گر	سُبحان اللہ	اس دلکی دلسے لیتے ہین ہر دم بلائین ہم
گھر کو لگے جو آگ تو ٹھنڈا کرین اُسے	ماشاءاللہ	دل کی لگی ہوئی کہو کیونکر بجھائین ہم
اُلجھے جو زلفِ یار تو سنجاے لاکھ بار	بارک اللہ	بگڑے ہوے نصیب کو کیونکر بنائین ہم
اک تیرے بخشنے کے بھروسے پہ یا غفور	جزاک اللہ	دنیا مین کرتے جاتے ہین لاکھون خطائین ہم
دل پہ قصور سند مصیبت مین ہم نہین	واہ واہ	کسکی خطا ہو مفت مین پائین سزائین ہم

مین نے بھی اپنی افکار کے ہجوم مین بے سروپا ایک غزل کہی جو درج ہے۔

وہو ہذا

کسطرح درد دل سے بہلا چین پائین ہم	کبتک جفائین عشق مین یار کے اٹھائین ہم
اپنے کو اپنے آپسے جب بھول جائین ہم	اپنی خودی مین یار کو ای شاد پائین ہم
پروا نہین ہی ہمکو جہنم مین جائین ہم	مقصود یہ ہی دلسے تجھے یار پائین ہم
مُدت کے بعد آئے ہین گھر مین زہی نصیب	لیتے ہین اپنے یار کی دلسے بلائین ہم
خونِ شہید ناز سے دامن ہوا اُنکا تر	وہ روز جلد آئے کہ گنگا نہائین ہم
پہلو مین دل جو تھا وہ ہوا ابرؤنکی نذر	اب دوسرا کہان سے نیا اور لائین ہم
جمنا ہی رنگ غیرون سے آگے محال شاد	وہ بحرِ حُسن چاہے تو گنگا نہائین ہم

دشنام مجکو دیتے ہین محفل مین برملا
دیتے ہین دل سے یار کو اپنے دعائین ہم

بن ٹھن کے آرہے ہین وہ مقتل مین ناز سے
کسطرح اپنے دل کو آلہی بچائین ہم

جور فلک اٹھانیکی عادت نہین ہمین
ہان ناز ہو جو تیرا تو دل سے اٹھائین ہم

بگڑین وہ ناز سے تو خوشامد بھی ہم کرین
سچ مچ جو روٹھ جائین تو کیونکر منائین ہم

حاجت نہین ہی ہمکو کسی چارہ ساز کی
پروا نہین کسیکی جو منت اٹھائین ہم

دلکو ہر اک ادا سے بچایا تو ہے مگر
تیر نگاہِ ناز سے کیونکر بچائین ہم

بیٹھے بٹھائے جان پہ کیون اپنی کھیل جائین
کیون بیوفا سے جان کے دلکو لگائین ہم

غفار تیرا نام ہے یارب تو بخشدے
کرتے تری امید پہ ہین سب خطائین ہم

اللہ کرے سنون مین یہ آواز جان فزا
در پر مرے ٹھہر کے پکارین وہ آئین ہم

دل اپنا دیکے پایا ہی اسے دلربا تمہین
کیونکر تمہاری یاد کو دل سے بھلائین ہم

شاہِ دکن کا در ہی در دولت و مراد
کعبہ کو بھی سلام ہی وان بھی نہ جائین ہم

پشتون سے کہا رہی ہین نمک شہریار کا
کیونکر نہ روز ہاتھ دعا کو اٹھائین ہم

بندے ہین بادشاہ کے غیرت پسند ہین
کیونکر عدو سے جاکے کرین التجائین ہم

اللہ وہ دن کرے کہ وہ آئین ہمارے گھر
پہلو مین اپنے شاؔد صنم کو بٹھائین ہم

دل ٹھکانے ہو تو سب کچھ ہوسکے کیسی شاعری۔ اللہ بس باقی ہوس۔ گا ہے ماہے
کتابت سے نہ ہوسکے لئے شاید اسمین جی بہلے فقط
شاؔد عفی عنہ

۷۹ حضرت دل نواب لقمان الدولہ بہادر

گلدستہ ریاض خلیل کا مصرع طرح درج ذیل ہے۔ اسوقت ٹھنڈی ٹھنڈی ہوا چل رہی ہی ابر نمودار ہے۔ صحرا رشک گلستان بنا ہوا ہے۔ تاڑ کے جھاڑ دیکھکر عجب کیفیت پیدا ہو رہی ہے۔ دل مین سُور۔ آنکھون مین سرور ہے۔ ہر طرح کا سامان ہے۔ مگر ہان پہلو نبلا ہر سنسان ہے۔ البتہ دلمین کسی کا دہیان ہے۔ رُخ زیبا جلوہ کنان ہے۔ دیر مین کیا ہے نام خدا ہے پنج وقتہ اللہ اکبر کی صدا ہے۔ عاشقون کا دل بتون پر فدا ہے صداے جرس کافی ہے۔ اگر سچی عاشقی ہے۔

طوالت موجب زحمت ہے۔ یار شاطر نہ بار خاطر۔ بس قلم اُٹھائیے۔ اپنی بیتی کہئے دل بھلائیے ہم بھی کچھ بک رہے ہین ؎

	بک رہین ہین جنون مین ہم جو کچھ کچھ نہ سمجھے خدا کرے کوئی +	

ہاے ان تصورات کا بُرا ہو۔ سنگین دلون کا بھلا ہو۔ خدا جانے کیا دُہن سمائی ہے کچھ ایسی دلبرین آئی ہے کہ وحشت چھائی ہے۔ کیون نہو جب دیکھو وعدہ فردا ہی۔ یہان قیامت برپا ہے ؎

	آج پھر اُس شوخ نے فقرا کیا وعدہ امروز بھی فردا کیا	

خیر کرین تو کیا کرین۔ کچھ کرتے دہرتے بن نہین پڑتی۔ بتون کی بیوفائی مشہور ہی۔

یہان ناز۔ وہان نیاز۔ ہم مجبور۔ وہ مختار ہے

شاد	محبت کب بُری شے ہی مگر بس یہ قیامت ہی ترا مختار ہو جانا۔ مرا مجبور ہو جانا	

ہان صاحب۔ کجا بو دم کب کجا تا ختم۔ خدا جانے کیا زٹر مین بگ گیا۔ سُنئے مصرع یہ ہے۔

مصرع طرح

یار سے خوب یہ انعام لیا	

شاد کہتا ہے

شاد	ایک دل دیکے لئے بوسے سو یار سے خوب یہ انعام لیا	

پہر کہتا ہے

شاد	پڑھتے ہین کعبۂ ابرو مین نماز چہوڑ کر کفر کو اسلام لیا	

اور پہر کہتا ہے

شاد	ہو گیا وہ بتِ بیدین ناراض مین نے اللہ کا جب نام لیا	

ختم کلام والسلام فقط
جواب کا طالب شاد عفی عنہٗ

۸۰

مہربان نواب لقمان الدولہ بہادر

آپکا معروضہ پہونچا۔ واقعی حوادثِ روزگار سے انسان نہایت برخاستہ خاطر اور پریشان حال ہو جاتا ہے۔ مگر مجبوری ہے۔ سوائے صبر کے گذیر نہین۔ اللہ تعالیٰ اگر صبر نہ دیتا تو بنی نوع انسان سے کوئی متنفس ایسے صدمات اور آفات سے جان بر نہوتا۔ پس جبکہ مشیت ہی ایسی ہے کہ ہم صبر کرین تو راضی برضاء اللہ۔ اگرچہ سب دل سمجھانے کی باتین ہین۔ مگر بہرحال مانے نہ مانے حضرتِ دل کو منانا چاہیئے۔

بیدل نے کیا خوب کہا ہے ؎

بیدل	زندگی در گردنم اُفتاد بیدل چارہ نیست شاید باید زیستن ناشاد باید زیستن۔	

ہمدرد شاد عفی عنہٗ

۸۱

حضرت دل نواب لقمان الدولہ بہادر

آپکے متعدد خطون کا مین نے جواب نہین دیا۔ اِس سے یقین ہے کہ آپکی آزردگی خاطر کا باعث ہوا ہو۔ اور آپکو گنجایش شکوہ سنجی ضرور ہوتی۔ مگر آپ خوب جانتے ہین کہ ان دنون میرا کیا حال ہے۔ اور مین کیسی مصیبت مین مبتلا ہون کہ ہونہار نوجوان فرزند کا داغ نصیب ہوا۔

اگرچہ اسمین شک نہین کہ غم رفتہ رفتہ فطرتی طور پہ انسان بہولتا جاتا ہی مگر جو زخم انگور بنکے

پھٹ پھٹ جائین انکا کیا علاج ہے جو خار چبھ کے رہجاتا ہے اسکی خلش نہین جاتی ہے

شاد	کیونکر خلش ہو دور ترے درد ہجر کی اک پھانس سی ہے سینہ کے اندر چبھی ہوئی	

ان وجوہ کے علاوہ دو ہفتہ سے میرا مزاج بعارضہ تپ دوبارہ صحت پاکر علیل ہوگیا۔
اسلئے افسوس ہو کہ ارسال جواب مین تاخیر ہوئی۔
آج مین نے قصد کیا تھا کہ ایک دو روز مین آپکے خطوط کا جواب دون۔ اتفاقاً
ایک خط اور آگیا۔ چاک کیا دیکھا۔ کوائف مندرجہ سے مطلع ہوا۔
انشاء اللہ تعالیٰ مین محمدؐ بن سالم کا ضرور خیال رکھون گا۔
بہت دنون سے آپکا کوئی کلام نہین دیکھا ہے

شاد	چاہئے سامی کوئی بھجوائیے کان ہین مشتاق کچھ فرمائیے	

میرا شوق اب وہ شوق نہین رہا۔ ہان طبیعت جب زیادہ اُکتاتی ہی تو کسی دردبھرے
کلام کو دیکھکر اسکا مزا لیتا ہون۔ رو کر ہنسکر جسطرح گذرے گذار دیتا ہون مگر کیا کہون
کہ اب کیسی گذرتی ہے۔ وہی ہم ہین اور وہی دل ہے۔ مگر کایا پلٹ ہوگئی۔
بقول شاعر ہے

شاد	نشا رہی ہو وہ اور نہ وہ دل کی اُمنگ ہے بدلا ہوا کچھ اپنی طبیعت کا رنگ ہے	

یقین ہے کہ آپ خیریت سے ہونگے۔کسی روز ملئے تو فقط

افسردہ دل **شاد عفی عنہٗ**

۸۲

حضرت دل نواب لقمان الدولہ بہادر

آپکا رقعہ مع غزل پہونچا۔مسرور ہوا۔دل کے بہلانے کا اچھا لٹکا ہے۔غنچۂ دل پژمردہ تھوڑی دیر کے لئے گرد انقباض سے رہا ہوا۔نور العین واقف فقدان نور عین کے حال سے واقف نہوتے تو یہ شعر حسب حال نہ کہتے ؎

صد غنچہ بشگفت الا دل من
اے وا دلِ من ای وا دلِ من

اکثر شعروں نے غنچۂ دل کے ساتھ باد بہاری کے جھوکوں کا کام کیا۔یوں تو ہر ایک شعر بجاے خود بمصداق ع

ہر گلے را رنگ و بوئے دیگر است

لیکن چند شعر واقعی قدر و منزلت کے جواہر ہیں تو لنے کے لایق ہیں۔

وہم ہذا

وہ ہی یکتاے جہاں بے مثل بیشک بے نظیر	دل
خود مصور اور خود صورت ہی خود تصویر تھی	

واہ کیا یکتائی کا ثبوت ہے بہت ہی عمدہ ؎

نالۂ پُرسوز کا واں تک نہیں ہوتا اثر	دل	جل گئی کیا سوز غم سے آہ کی تاثیر بھی

پھڑکتا ہوا شعر ہوا ہے۔ دل جلون کے دل کا خاکا ہے ؎

دل

ملتے جلتے ہین ترے فتنون سے اسکے شعبدے
کیا ابھی تک نوجوان ہے آسمان پیر بھی

نہایت عمدہ شعر ہے۔ مصرعہ اولی نے جان ڈالدی سچ تو یہ ہے کہ اس آسمان پیر کو یہ کیا غم سے سوجھے ہین کہ ابھی تک شباب کا بل نہ گیا۔ بڑھ بھس اسیکو کہتے ہین۔ مین نے بھی اسی زمین مین چند شعر لکھکر خانسامان کے ہان بھیجدئے تھے۔ **وہو ہذا**

گر وہ ملتا ہو ہی جاتی وصل کی تدبیر بھی
آنکھ لڑ جاتی تو لڑ جاتی مری تقدیر بھی

سخت جانی کو مری دیکھو نہین کٹتا گلا
دستِ قاتل کی طرح مڑ جاتی ہی شمشیر بھی

گالیون مین اسکے ہی قندِ مکرر کا مزا
یون تو میٹھی میٹھی ہے اُس شوخ کی تقریر بھی

کب شگفتہ باغ مین پایا کسی نے غنچہ کو
خوش ہوئے ہین اس نا ہین کہین دلگیر بھی

عالمِ اسباب مین کب بے سبب چلتا ہی کام
آدمی کو ہی یہ لازم کچھ کرے تدبیر بھی

جو مشیت ہی خدا کی بس وہی پیش آتی ہے
کیا خلافِ خواہشِ حق ہوتی ہی تقدیر بھی

لے لیا جادو بھری آنکھون نے اسکی دل مرا
اِس سے بڑھکر شاد کوئی ہے بھلا تسخیر بھی

اسے وقت تو خوش کہ وقت ما خوش کردی۔

خدا حافظ پھر ملین گے فقط

شاد عفی عنہٗ

۸۳ مشفق و مہربان من نواب آصف نواز الملک بہادر

عطیات سلطانی ہمیشہ موجب فخر و مباہات ہین۔ اور بہت بڑی خوش نصیبی اور کامیابی
کی دلیل بین یہ ہے کہ ہر ملازم اپنے آقا و بادشاہ کے دل مین اپنے آپ کو دیانتدار اور
سچا خیرخواہ و وفادار اطاعت گزار ثابت کرے۔ چنانچہ اس ریاست کے قدیم
عہدہ دارون مین آپ پہلے شخص ہین جنہون نے متذکرہ اوصاف سے اپنے مالک کو
راضی اور خوشنود کیا جسکی وجہ سے آقاے ولی نعمی نے آپکو مستحق و مستوجب
اعزاز خاص تصور فرمایا۔ کل کے دربار شاہی مین آپکو عماری و نوبت وغیرہ لوازمہ
اعزازی عطا ہوا۔ اور یہ موجب مسرت ہے۔ مین آپکو مبارکباد اور دعا دیتا ہون
کہ آپکا یہ اعزاز آئندہ کی نسلون مین باقی۔ اور آپکے عمدہ خدمات ہمیشہ کے لئے
یادگار رہین فقط

شاد عفی عنہ

---

۸۴ مشفق و مہربان من نواب آصف نواز الملک بہادر

مرزا اسمعیل بیگ مہاجر حرمین الشریفین زادہما اللہ شرفاً و تعظیماً شریف شخص ہین۔ اور
متمنی ہین کہ زیارت بغداد شریف سے مشرف ہون۔ لیکن عسرت و قلت معاش سے
مجبور ہین۔ پیشگاہ خداوند نعمت حضرت پیر و مرشد خلد اللہ ملکہ سے غلاف درگاہ شریف
حضرت غوث الصمدانی قطب ربانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ جو جاتا ہے اور اسکے ساتھ
جو لوگ حضوری کی سعادت حاصل کرینگے اگر ممکن ہو تو انکو بھی شریک کرکے

ثواب مین داخل ہو جائے فقط
شادعفی عنہٗ

۸۵ مشفق ومہربان نواب فیاض الملک بہادر

بزمانہ سابق جسوقت راجہ بالگوبند جو میرے نانا ہوتے تھے اُنکا انتقال ہوا۔
توراجہ گردہاری پرشاد متوفی نے شال ماتم پرسی جو بارگاہ حضرت سے
اُنکی بیوہ کو اُڑہانے کے لئے سرفراز ہوا تہا لاکر اُڑہایا تہا۔ اب راجہ نانک پرشاد فرزند
راجہ گنگاپرشاد کا انتقال ہو گیا ہے جو بہ لحاظ سلسلہ جدی میرے ماموں تھے۔ انکی بیوہ
موجود ہین۔ لہذا بابت عطاے شال ماتم پرسی پیشگاہ حضرت پیرومرشد خداوندنعمت خلداللہ ملکہ مین
آپ عرض کرکے جو حکم شرف صدور پاے اس سے مجھے مسرور کیجیے۔
ف۔ بعد انتقال راجہ گنگاپرشاد بابت ماتم پرسی نصیر جنگ مرحوم آے تھے۔ اب
حضرت پیرومرشد کا حکم جنکے نام صادر ہو اس سے اطلاع دیجئے فقط
شادعفی عنہٗ

۸۶ مشفق ومہربان راجہ گردہاری پرشاد محبوب نوازونت بہادر

آپکے حسب تحریر ایک چٹھی بنام تارا پرشاد پسر بابا بی بی ساکن بنارس لکھکر روانہ کی
اس خاندان سے آپکو جسقدر ہمدردی ہے اسکے اعادہ کی ضرورت نہین۔ مین نے ایسے
ابواب شادی بیاہ کے متعلق آجتک آپکو کسی قسم کی تکلیف نہین دی۔ جبکہ آپکو ہر طرح
مستعد پایا تو اسوقت ایسا بار آپکے ذمہ کیا اور اسکے نیک وبد کو بالکل آپکی ہمدردی اور

دوستی کے اعتبار پر چھوڑ دیا۔ یقین ہے کہ جہانتک ممکن ہو اسمین سعی کرکے کامیابی کے مژدہ سے مجھے مسرور بلکہ مشکور کرینگے۔ یہ پہلا کام ہے جو آپکے ذریعہ سے خدانے چاہا تو سرانجام پائیگا۔ یادگار رہیگی۔ اس تقریب کی یاددہی کے لئے وٹھل راو کو آپکی ہمراہ کر دیا کہ آپکے فرزند طولعمرہ جسکو مین اپنا عزیز سمجھتا ہون۔ انکی مبارک شادی مین کارگذار بھی رہیں اور ادہر آپکو میری جانب سے یاد دہی کیا کرے ع۔

چہ خوش بود کہ بر آید بیک کرشمہ دو کار

آخر مین اس جملہ پر اپنی تحریر کو ختم کرتا ہون۔ کہ خداوند عالم آپکو یہ سفر وسیلۂ ظفر مبارک کرے اور پوتے کی شادی دیکھنا نصیب ہو سہ

	بسفر رفتنت مبارک باد بسلامت روی و باز آئی	

شادعفی عنہ

۸۷
مہربان من نواب قادر الدولہ بہادر

آجکا دن بھی کیسا مبارک اور شادمانی کا ہے کہ ادہر حضرت باباشرف الدین اولیارحمۃ اللہ کی زیارت سے مشرف ہوا۔ اور ادہر اپنے دوست کی رویت حاصل کی مزید برآن آپنے گلوری کہلائی۔ دل نے فرحت پائی۔ آپکو دعا دیتا ہوا مکان جاتا ہون۔ یار باقی صحبت باقی پہر کسی روز ملون گا سہ

سرخرو آپکو رکھے قادر		شاد کو پان کہلا یا صاحب

شادعفی عنہ

۸۸
مہربان من نواب معز زیار الدولہ بہادر

مبارک بن اسلم اور اسکی زوجہ اور شیخ عبدالقادر عمودی کے دل مین بجوش زیارت حرمین شریفین موجزن ہے۔ لیکن عسرت نے پریشان کر رکھا ہے۔ سرکاری مدد سے زادراہ دیا جائے تو موجب میری مسرت اور آپکے لئے ثواب دارین کا ہی فقط

شاد عفی عنہ

۸۹
مہربان من نواب معز زیار الدولہ بہادر

سید حسن صاحب شوستری لائق و خاندانی شخص ہین۔ یہ بھی مکہ معظمہ و کربلای معلی وغیرہ جہت حج و زیارت مع متعلقین جانا چاہتے ہین۔ مگر بوجہ عسرت مجبور رہین۔ سرکار کی طرف سے زائرین کو آپکے ذریعہ سے جو دیا جاتا ہے اُسمین سے انہین بھی بلحاظ کفاف ذات و متعلقین دیا جائے تو موجب مسرت ہی فقط

شاد عفی عنہ

۹۰
مہربان من نواب معز زیار الدولہ بہادر

محمد فضل حق صاحب پیری جو ضلع اندور مین قصبہ ہے وہان کے مشائخ زادہ بزرگ۔ اور سادات سے ہین۔ اور ملکی ہین۔ قحط کے باعث جو معاش اُنکے نام تھی اسوقت وہ بھی انہین نہین ملی۔ اور نیز وہ معاش اسقدر نہین ہے کہ معمولی کاروبار و اخراجات کے سوا غیر معمولی اخراجات مین کار آمد ہو۔ فی الحال انکا عقد قریب مین قرار پایا ہے۔ بوجہ مذکورہ از حد متردد ہین۔ اور انصرام کار خیر اسکے باعث مشکل ہوگیا ہے

ماہ صیام مین سرکاری رقم بغرض امداد کارہاے خیر جو آپکے ذریعہ سے تقسیم ہوتی ہے
اسمین سے کچہ حصہ اگر انہین بھی ملجاے تو آپکو ثواب ہو اور مجھے خوشی۔ اور ایک
سید واجب الرعایت کی خانہ آبادی بھی ہوتی ہی فقط

شاد عفی عنہٗ

۹۱

مہربان من نواب صولت جنگ بہادر

اسوقت مین اپنے رائٹنگ روم[ا] مین اپنے دوست نواب صولت جنگ بہادر کے
خط کا جواب لکھہ رہا تہا کہ دفعتہً عطر کی خوشبو سے دماغ معطر ہوگیا۔ دیکھتا کیا ہون کہ
جنوب رویہ دروازہ سے ایک شخص سفید کپڑے مین کچہ باندہا ہوا ایک خط اسکے ساتھ
لئے کہڑا ہے۔ دریافت کرنے سے معلوم ہوا کہ میرے دوست روحانی وہ کون جنکو
خط لکھہ رہا تہا یعنے آپ نے بھیجا ہے۔ جہٹ خط اسکے ہاتہ سے لیا
اور عطر کی شیشیان کہولین۔ چونکہ شیشیون پر نام نہ تہا عطر جو ہر عنبر۔ اور اگرچہ صولت جنگی
کی شناخت مین ذرا تامل ہوا۔ فتنہ تو بہت جلد پہچانا گیا۔ بلا تکلف کہتا ہون کہ واقعی
تینون عطر ایک سے ایک عمدہ تھے۔
سبحان اللہ ایک لطیفہ خوب ہوا۔ یعنے عطر کے بھی تین حرف ہین اور شیشیان بھی
تین ہین ؎

جس گھر سے عطر آیا ہدیہ وہ گھر بسا رہے		بعد از سپاس شاد کی دست دعا ہی یہ

شاد عفی عنہٗ

[ا] لکھنے کا کمرا

خط وہ لکھتے ہین بہول کر مجکو +
اسپنے بہولے کو یاد کرتے ہین

۹۲

میرے مہربان نواب صولت جنگ بہادر

خدا کا شکر ہی کہ آپنے خط لکھنے کی تکلیف گوارا کی صبح کا بہولا اگر شام کو آئے تو اسکو بہولا نہین کہتے ۔

ہان ہان ۔مین نے بھی تو سمجھکر لکھا تہا کہ آپ معتکف گوشہ خمول ہین ۔ الحمد للہ کہ قیاس درست ہوا ۔سبحان اللہ آپکے اعتکاف کا ثمرہ نیک نہ نکلنا چہ معنی دار و ان شاء اللہ مگر کوئی کسر نہ رہجائے ۔ اسکا خیال رہے ۔ آپکی کونسی پیشین گوئی مینے دل سے فراموش کی تھی ۔جو یہ بہول جاؤنگا ۔ واہ یہ نہین کہتے کہ آپنے ہمکو فراموش کیا خیر دوستون کا گلہ سر آنکھون پر ۔مین بھی چاہتا ہون کہ مین دوستون کو دل سے نہ بہولون اور میرے دوست مجھے دل سے دور نکرین ۔

آپنے میری تصویر مانگی تھی ۔اس سے تعجب آتا ہی ۔ کیا آپکے دل کی نظرون سے مین دور ہون ۔جب دل سے نزدیک ہون تو لوح دل پر صورت جما لیجئے ۔ خیر فرمایش کی تعمیل کرنا بہر حال ضرور ہے ۔ اسلئے آپکے حسب فرمایش تصویر ہمراہ خط روانہ کرتا ہون ۔

ابھی اس خط کو مین نے ختم نہین کیا تہا کہ ایک اور نامۂ اتحاد مع چند شیشہ ہاے عطر پہونچا ۔ اسکا جواب علحدہ بھیجتا ہون ۔کسی روز ملئے تو ۔

ہان صاحب آپنے شاعر غرّا ہوکر یہ فاش غلطی کیسی کی۔ ایک شعر آپکے خط مین لکہا ہوا تہا۔

عابد	کوئی مجہ سے کہتا ہے پوچہے ہین راجہ خدا انکو اچہا رکہے مہاراجہ	

مگر مین بہی تاڑ گیا کہ یہ عمداً لکہا ہے۔ صرف ہمارا امتحان مقصود تہا۔ کیون کہی نا پتے کی جو کچہ ہو سُنئے۔ پہلے مصرع مین پوچہے ہین۔ غیر فصیح۔ پوچہتے ہین۔ اصح۔ دوسرے مصرع مین (مہاراجہ) پڑہنے سے غیر موزون ہوتا ہے (ماہ راجہ) موزون ہوتا ہے مگر بے معنی۔

کیون صاحب۔ ہم شاعر نہین۔ مگر آپ جب امتحان لینے بیٹہے تو تلمیذ حضرت آصف خلد اللہ ملکہ بہی کہین جواب دینے سے رُکتے ہین والسلام فقط

شاد عفی عنہ

شاد	خدا کی شان ہم تم ایک ہی بستی مین بستے ہین ستم ہے یہ کہ صورت دیکہنے کو بہی ترستے ہین

۹۳
مہربان من نواب انتخاب جنگ بہادر

ایک زمانہ تہا کہ دم بہر آپ اور ہم جدا نہین رہتے تہے۔ مدرسہ عالیہ کیا چہوٹا کہ دل سے یاد نے بہی جدائی اختیار کی۔ سلام نہ پیام۔ آخر کوئی وجہ تو ضرور ہوگی۔ اگر ناز دوستانہ ہے تو قبول بالراس والعین۔ ورنہ خفگی کا کوئی سبب

معلوم نہین ہوتا ۵

صائب	فرض کردم کہ بیا دتو دلم خورسنداست لیکن این دیدۂ دیدار طلب راچہ علاج	

آپ بہول جائیے۔ خیر۔ مگر ہم کب بہولنے دیتے ہین۔ دیکھئے ہماری محبت کو آفرین ہے کہ رہا نہ گیا۔ آخر بس قلم دوات لیکر صفحہ قرطاس پر حکایت شکایت جو کچھ جی مین آیا دہر گھسیٹا۔ خوف یہ ہے کہ اسکا جواب باصواب آئیگا یا ٹکا سا جواب۔ اب کہئے مزاج شریف۔ آپ کہان رہتے ہین۔ کس شغل مین دن گذارتے ہین۔ کبھی یاد بھی ہوگئے یا کبھی کہ نہین۔ اگر یہ خیال ہے کہ صرف خاص کے ملازم ہین۔ تو ہم کون ہین۔ ہم بھی اُسی آقا کے صرف خاص کے خانہ زاد نمک پروردہ ہین۔ دیوانی اور پیشکاری یہ دونون کسکے عہدے اور کسکے بنائے ہوے ہین۔ ہان یہ کہو۔ جی نہین چاہتا یہ اور بات ہے ع۔

	حیلہ جو را بہانہ ہا بسیار

بس اب کسی روز ملئے۔ زیادہ باتین نہ بگہارئیے۔

ف سُنتا ہے کہ **سنٹرل جیل** کے قریب جو آپکا مکان ہے وہ فروخت ہونے والا ہے۔ اگر صحیح ہے تو کیا مین اُسکا مشتری بن سکتا ہون۔ والسلام فقط

شاد عفی عنہ

۹ مہربان من نواب انتخاب جنگ بہادر

خط پہونچا مسرور ہوا۔ طبع رنگین کی نہ پوچہئے مجہے دل کے کب سے تھے۔ خدا کے فضل سے ہمیشہ دل شاد رہے اور بقول سجع شاد۔

خدا شاد دارد بحق محمدؐ

ہمیشہ خوش رہین گے۔ رند خراباتی تر دامن ہین۔ رنگین مزاج کیون نہون گے۔ زاہد خشک نہین کہ سبحہ و مصلے سے کام ہو ؎

شاعر	دہوان بہٹی سے اُٹھکر یا آلہی ابر رحمت ہو کہ پیش زاہدانِ خشک تر دامن کی عزت ہو	

ہان صاحب آپکا یہ فقرہ کہ طبیعت رنگین ہوتی جاتی ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ کچہ فکر نہین وغیرہ) خدا آپکی زبانکو مبارک کرے کہ ہمیشہ بے فکر رہین۔ اور رہین بھی کیونکہ ظلّ عاطفت شاہی مین عزت و آبرو سے بسر کر رہے ہین۔ مگر بے فکرے تو وہ ہوتے ہین جو اسکے مصداق ہین ؎

سعدی	لنگلے زیر و لنگلے بالا نے غم وزد نے غم کالا	

یہان تو خدا کی عنایت سے تین بیویان ہین۔ شرعاً ابھی ایک عوضی خالی ہے اور بفضلہ سات بچے ہین۔ اور آئندہ پانچ سات کی امید ہے سطرفہ اور سنئے دشمن اتنے ہین کہ جتنے سر مین بال۔ ایک سر ہزار سودا۔ دوست فی زماننا عنقا ؎

رباعی

مال و زر و زیور و حشم ملتا ہے		ممکن ہے نگین طبل و علم ملتا ہے	
انیس	عنقا گو گرد سرخ پارس اکسیر یہ سب ملتا ہے دوست کم ملتا ہے		
شاد	زندگی اسطرح گذرتی ہے		اپنے سایہ سے آپ ڈرتا ہون

الغرض میری بیفکری نظر آنے کا سبب یہ ہے کہ بچپن سے طبیعت آزاد ہی۔ فقرا کی صحبت مین رہے ہین۔ بادۂ عرفان کا مزا چکہا ہی۔ عاشق مزاج ہین لسلئے شادی و غم و رنج و راحت سے زیادہ موثر نہین ہوتے۔ مگر جب حد سے زیادہ ہو جاتا ہے تو پہر باقتضا بشری ایسے ازخود رفتہ ہو جاتے ہین کہ اپنی سُدہ ہی نہین رہتی۔ بقول **غالب** ؎

	کیون گردشِ مدام سے گہرا نہ جای دل انسان ہون پیالہ و ساغر نہین ہون مین	

مکان کا نقشہ دیکہا۔ کسی روز اس مکان مین اُتر کر دیکہنا چاہتا ہون۔ آج یا کل سرور نگر جاؤنگا۔ آپ اپنا آدمی وہان بٹہا دیجئے۔ اُتر کر دیکہ لون گا۔ واقعی مکان عمدہ موقع پر ہے۔ مین نے سُنا **صرف خاص** کے معتمد کے کوئی قرابتدار ہین۔ وہ لین گے۔ اسلئے پہلے پہل لکہہ بہیجا۔ بعد دیکہنے کے واجبی قیمت ٹہر جائیگی بگر ہان یہ تو کہئے کہ کب ملین گے۔ اور صحبت دیرینہ کے گلے شکوے کب دور ہونگے۔

چند تصویرین ارمغان بھیجتا ہون قبول کیجیے فقط

شاد عفی عنہ

۹۵ مہربان من نواب عزیز یار جنگ بہادر

حسب درخواست آپکے واسوخت کی تاریخ جو مین نے لکھی ہے ذیل مین درج ہے اگر پسند آئے تو یہی تاریخی نام رکھدیجیے۔ ورنہ ایک فہرست علحدہ متفرق نامون کی بھیجتا ہون۔ اسمین سے انتخاب کر لیجیے۔

قطعہ

شاعر بے نظیر کی تصنیف	ہے یہ واسوخت یا کہ باغ شباب
شاد تاریخ کامل الاعداد	لکھدو برجستہ یون۔ ایاغ شباب

شاد عفی عنہ

۹۶ ساقی خمکدہ بجر آفرینش نواب عزیز یار جنگ بہادر

دو نسخہ نایاب واسوخت ایاغ شباب کے جو آپنے بخلوص عقیدت نذر کے نام سے مجھے بھیجے۔ اور لوح کے بعد نذر کا لفظ لکھا یہ آپکی عقیدت اور محبت پر دال ہے۔ بمسرت اس تحفہ کو قبول کیا۔ اور میری خوشی کو اس سے زیادہ ترقی ہوتی اگر مین فن سخن مین اس درجہ قابلیت رکھتا ہوتا کہ ایسی عمدہ بخشش بہاندرلون بہرکیف اس گلگون کلام رنگارنگ سے مسرور رہوا۔ الحمد للہ آپ اس خمستان معنی پروری کو

ساقی بنے۔ جبتک ساقی برق جمال اور بادۂ خلر پرتگال دنیا مین رہے آپکا ایاغ شباب لبریز رہے۔ والسلام خیر الاختتام فقط

شادعفی عنہ

۹۷

نواب رکن الملک خان دوران بہادر

السلام ای خان دوران السلام	مجرے شاہ گیہان السلام
آپکا پایا خطِ گوہر نثار	مشکبو و مشک ریز و مشکبار
ذکر آلِ خامس آلِ عبا	لکھنو والون کا حصہ ہو گیا
آبِ کوثر سے زبان دہوئی ہوئی	مشک و عنبر سے زبان ہوئی ہوئی
حضرتِ جاوید آئے ہین یہان	مین ضرور انکو سنونگا بیگمان

ختم کرتا ہون مین اب اپنا کلام
السلام اے خانِ دوران السلام

شادعفی عنہ

۹۸

نواب رکن الملک خان دوران بہادر

آم بھیجے خانِ دوران نے مجھے	آم ہین یا ریزۂ قند و نبات
شہد اور مصری تو کوئی شے نہین	عسلِ اصل اسکے مقابل مین ہے مات

شادعفی عنہ

نواب صاحب مشفق و مہربان نواب خان دوران بہادر

۲۰ ربیع الثانی سنہ رواں کو بتقریب سالگرہ مبارک اعلیحضرت قدر قدرت دام ملکہٗ منجانب جاگیرداران جو جلسہ آپکے مکان پر ہوا۔ اسمین جسقدر قصائد اور اسپیچین پڑہی گئین یقین ہے کہ وہ سب آپکے پاس ہونگی۔ یا تو وہ اصل قصائد اور اسپیچین دو روز کے لیئے میرے پاس روانہ کیجئے۔ یا اُنکی نقول۔ اگر آپکے پاس نہون توجنہون نے قصائد پڑہے یا اسپیچین دین اُنکے پاس سے طلب کرکے روانہ کیجئے۔ مہربانی ہوگی۔ آجکل مین اگر وہ سب قصائد وغیرہ میرے پاس آگئے تو بہت بہتر ہے۔

جنکے قصائد اور اسپیچین پڑہی گئین اگر اُنکی تصاویر بھی مل سکتی ہون تو وہ بھی روانہ کیجئے فقط

شاد عفی عنہٗ

۱۰۰

مشفق و مہربان نواب رکن الملک خان دوران بہادر

نامہ اتحاد پہونچا۔ کل کی مجلس مین انشاء اللہ تعالیٰ حتے المقدور شریک ہونے کی کوشش کرونگا۔ پچہتر دانے آم کے پہونچے۔ آم کیا ہین شکر قند ہین۔ اتحاد باہمی مثل شیر و شکر باد فقط

شاد عفی عنہٗ

۱۰۱

مہربان من راجہ صاحب راجہ رایان بہادر

میرے ایک دوست اس تحریر کے ذریعہ سے آپسے تعارف حاصل کرنا چاہتے ہین لہذا مین نے انکو بہیجا ہے۔ نہ نوکری کے طالب ہین نہ دولت کی خواہش ہے۔

ملک کے خیرخواہ اور اپنے آقا کے فدائی ہین۔ ملکی ہمدردی انکا شیوہ ہے
ایک سوسائٹی قائم کی ہے۔ اِس دائرہ مین آپکو شریک کرنا چاہتے ہین۔ جی چاہے تو
ملئے۔ ہم رنگ ضرر نباشد۔ ورنہ اصرار بھی نہین فقط

شاد عفی عنہٗ

۱۰۲

مشفق و مہربان من راجہ راے رایان بہادر

باستماع مژدہ فرحت اثر تولد فرزند دلبند مسرت بے اندازہ حاصل ہوئی۔
خداے تعالیٰ اِس نونہال گلشن کامرانی کو زیر سایۂ والدین لبعشرت وشادمانی عمر طبعی کو
پہونچاے فقط

شاد عفی عنہٗ

۱۰۳

مشفق و مہربان من راجہ شیوراج بہادر

حافظ	بو بہبود زادضاع جہان می شنوم شادی آورد گل و باد صبا شاد آمد	

باستماع مژدہ فرحت اثر تولد فرزند نیک طالع سرور تازہ ومسرت بے اندازہ
حاصل ہوئی۔ خداے تعالیٰ اس نونہال گلشن امید وکامرانی کو زیر سایۂ والدین سرسبز
اور برخوردار کرے اور بعشرت وشادمانی عمر طبعی کو پہونچاے فقط

شاد عفی عنہٗ

۱۰۴

مشفق و مہربان راجہ شیوراج دہرم ونت بہادر

بسر وز اڈریس کالیستہ صاحبان آپکی سرپرستی سے دربار گہربار ظل سبحانی حضرت مین
پیش ہوا تہا۔ اُسروز آپ جس لباس سے حاضر دربار ہوے تھے اسکا ایک فوٹو میرے پاس
روانہ کیجیے فقط
شاد عفی عنہُ

105

راجہ صاحب مشفق و مہربان راجہ شیوراج دہرم ونت بہادر

خانہ بے اہل خانہ ایسا ہے جیسے زلف شاہدان فرخار بے شانہ۔ جیسے آفتاب بے جلال۔ ماہتاب بے جمال۔ جیسے سپاہی بے تلوار۔ لشکر بے سردار۔ جیسے کان بے گوہر شمشیر بے جوہر۔ جیسے معشوق بے کج ادائی حسن بے رعنائی۔ وہ دوا خانہ کیا جسمین دوا نہو۔ وہ طبیب کیا جسکے ہاتہہ مین شفا نہو۔ وہ شراب کیا جسمین سرور نہین۔ وہ جنت کیا جسمین حور نہین۔ عورت کیا ہے۔ دلبر۔ دلربا۔ دلنواز۔ دل آرام۔ عورت کیمیاے فتوح ہے۔ عورت راح روح ہے۔ انسان کے دل کی کون عزیز ہے۔ پیاری بی بی [مان۔ باپ کی عزت] بیٹی داماد کی عزت [بہن بہنوئی کی عزت] [سالی سارٹہو کی عزت] مگر بی بی۔ میان کی عزت۔ بے عورت کے آرام نہین۔ بے عورت کے خاندان کا نام نہین ؎

سرشار	سچ کہتے ہین ہرکہ زن ندارد آسایش جان و تن ندارد	

ہر مذہب مین بے بی بی کے رہنا ممنوع ہے ؎

بی بی سے بڑھکے کون ہی دنیا مین دردمند
بی بی سے بڑھکے کون ہی انسان کو دلپسند

ماحصل اس تمہید کا اگر آپ ایسے دوربین - دور اندیش - عاقبت بین کے سمجھل دل پر مرتسم ہو تو جائے تعجب ہے - جب یہ پر ظاہر ہے کہ آپ دور اندیش اور عاقبت بین اور تجربہ کار ہین تو دوربینی سے کام لیجئے اور سری گنیش آئیمہ کہکر شادی کی فکر کیجئے - آسایش تن ضروری اور لابدی ہے - مانا کہ ع

آسودہ کسانیکہ بہر حال خورسند

لیکن جب تجربہ شاہد حال ہے کہ زندگانی کی بہت سی بیچینیان اور بے آرامیان بدمزگیان بی بی کے ہونے سے دور ہو جاتی ہین اور تلخی ایام مبدل بحلاوت و سرور ہو جاتی ہی تو اس سے بڑھکر دنیائے دنی گذشتنی و گذاشتنی مین اور کون نعمت کبرے ہے - کہ انسان اپنے فرائض اور امور دینی و دنیوی سے فارغ ہو کر دو گھڑی اپنی پیاری بی بی کے پاس زندگی بسر کرے - اور سخت مہمات کے مصائب کو دل بہلا کر اس تدبیر سے سر کرے - وہ دن جبدن آپ صاحب خانہ مع اہل خانہ کے اول مرتبہ اپنے مکان مین جلوہ فگن ہونگے اُس دن کو مین آپکی زندگی کا بڑا مبارک دن سمجھونگا - اور دو گھڑی جب آپ نوعروس بلقیس مرتبت کا دست رنگین اپنے ہاتھ مین لیکر بھونری پھیرتے ہون اور اگنی ہندوون کے عقیدے کے موافق گواہ اور شاہد حال ہون - وہ میرے نزدیک بڑی شبھ گھڑی ہوگی - اللہ کرے آپ میرا کہنا مانین اور مجھے اپنا دوست جانئین -

اور سال بھر کے بعد مین مبارکباد ولادت باسعادت فرزند دلبند لکھکر بھیجون اور شریک جلسہ رقص وسرود رہون اور تاریخ کا شعر اولی یہ ہوسہ

	ہان بشکوے راجہ شیو راج شد تولد چو پور خوش اقبال	

مجھے یقین ہے کہ یہ میری دوستانہ تحریر آپکے خلاف خاطر نہو گی اور اس تھوڑے سے لکھے کو بہت سمجھکر اسپر عمل کرینگے - مین جواب باصواب کا منتظر ہون - والسلام - فقط
ناصح مشفق **شاد عفی عنہ**

۱۰۶

مشفق ومہربان من نواب متہور الملک بہادر

ابکی سال آپنے آم ایسے کہلائے کہ بلا مبالغہ کئی امریان خالی ہو گئی ہونگی - اللہ تعالے آپکے نخل مراد کو سرسبز اور بارور رکھے - سلسلہ اتحاد شیرین رہے فقط
شاد عفی عنہ

۱۰۷

مہربان من راجہ اندر کرن بہادر

آپ کا خط مورخہ ۲۰ مارچ سنہ رواں وصول ہوا - کیفیت مندرجہ سے اطلاع پائی - آپکو **نواب گورنر جنرل بہادر** کے ساتھ شرکت دعوت کا اتفاق ہوا ہو تو اسکے اور نیز وہان کے اور اپنے سیر وسیاحت کے حالات سے مطلع کرکے مسرور کیجئے -

یہان بھی آج شام کو **شہزادۂ اٹلی** آتے ہین - بفضل خدا یہان سب

خیریت سے ہین فقط

شاد عفی عنہ

۱۰۸

مہربان من راجہ اندر کرن بہادر

	کب دسہرہ تہا کہان آجکا دن		طرفہ معجون ہو تم بھی واللہ	

	بعد ہفتے کے جو دیتے ہو نذر عید کے بعد یہ تڑ کیسی واہ	

اپنی نذر کا جواب اس قطعہ سے پوچھئے۔ افق صاحب سے ضرور ملون گا مگر کبھی بہا جھٹپٹے وقت۔ مجھے ابھی پانچ چار روز فرصت نہین فقط

شاد عفی عنہ

۱۰۹

مہربان من راجہ اندر کرن بہادر

نہین ہے نذر پر موقوف الفت

حساب دوستان دردل شد ہے

نذر کے لیئے قبل اور مابعد کی بیخ خواہ مخواہ کون لگاتا ہے۔ وہ تو صرف دل لگی تھی نذر نذرانہ کی خواہش کسے ہی۔

آپ مال والے ہین اور ہم اللہ غنی کے بندے ہین۔ ہر دو جانب راست۔

کیا سفر ضرور ہو گا۔؟

	بسلامت روی وباز آئی	

مناسب ہی ہفتہ کے روز صبح دس گیارہ کے درمیان مین آئے ضرور ملونگا۔ اور لطف ملاقات سے دل شاد کرون گا فقط

شاد عفی عنہ

۱۱۰

مہربان من راجہ اندر کرن بہادر

آپکا مکاتبہ محبت محررہ ۲۲ جنوری ۱۹۰۱ء وصول بہجت شمول ہوا۔ اور کیفیت سے اطلاع ہوئی۔ آپکا مرسلہ تار اور خطوط پہونچے۔ چند روز کثرت کاروبار نے خط لکھنے کا موقع نہ دیا۔ مزید برآن ان دنون ہجوم افکار سے فراموشی بہت ہو گئی ہے۔ آپکے آنے کی کیفیت سے دل شاد ہوا۔ آئے ضرور آئے۔

	خوشا وقتے وخرم روزگارے کہ یارے برخوردار ز وصل یارے	

ہان صاحب بیشک آپ بطیب خاطر ہر طرح سب کے بہی خواہ ہین۔ میری طرف جو آپنے خیال منسوب کیا ہے یہ محض آپکے حسن ظن واخلاق کی دلیل بین ہے۔ اور جوش محبت کا اثر ہمارے آقائے ولینعمت حضرت پیر و مرشد دام ملکہ کے خیر مقدم اور تہنیت مین بہت کچھ خوشیان منائی گئی ہین۔ اور تیاریان ہوئی ہین اور سب چشم براہ انتظار ہین جس کیفیت مسئلہ متعلقہ کا آپنے حوالہ دیا ہے شاید ہو۔ امور مالگذاری ہین تجربہ کا حاصل ہونا ایک بڑی عمدہ چیز ہے بہت اچھا اور نہایت مناسب ہوا۔ ہم تو سوائے

خواب و خور اور کاروبار کے دوسری کیفیت جانتے نہین۔ گھر سے باہر نکلتے نہین۔ پورا پورا وہی مصداق ہے۔ کہ قطب از جاے خود نمی جنبد۔ ہان اخبارات سے جو کچھ اطلاع ہو جاتی ہے وہ ادہر پڑہی اور ادہر بہول گئے۔
ڈہائی مہینے اگرچہ آپ دوستون سے دور رہے۔ مگر رنگ رلیان خوب ہی منائی ہونگی۔ ایسے وقت مین کبھی ہمین آپنے بہولے سے بھی یاد نہ کیا ہوگا۔
یہان جب کبھی پُرانے جلسے یاد آتے ہین تو منہ مین پانی بھر آتا ہے۔ اور جی یہ کہنے کو چاہتا ہے ع۔

	بازہواے چمنم آرزوست	

ابتو آپکے آنے کا انتظار ہے۔ آپکے والد امجد نے تو ہمیر ستر لاکھ کی بدر نکالی۔ اور نصف تحریر پیشکاری غنت ربود کرنے کی راے دیدی۔
خدا کی قسم راجہ مرلیمنو ہر بہادر بھی عجب رنگیلے منوہر ہین۔ بیٹھے بیٹھے دوستو نسے دل لگی تو اچھی کرتے ہین۔ کیون نہین پُرانے دوست ہین نا۔ والسلام
باقی عندالملاقات فقط
شاد عفی عنہ

۱۱۱

مہربان من راجہ اندر کرن بہادر

آپکا معروضہ مورخہ ۷ جولائی ۱۹ ع پہونچا کیفیت مندرجہ سے مطلع کیا۔ آپکو مجھ سے جس قسم کا خلوص اور مجکو آپ سے جس قسم کا اتحاد ہے اسکے کہنے کی

ضرورت نہین ۔

بوجہ عدیم الفرصتی آپکے معروضہ اولی کا جواب لکھہ سکا۔ یہان اسوقت تک دس انچ کے قریب بارش ہوئی ۔ روز ابر چھایا رہتا ہے ۔ ہوا چلتی ہے ۔

میخوارون کے لئے یہ موسم عین موسم شباب ہے ۔ اطراف واکناف مین بھی یہی کیفیت ہے ۔ اور اللہ سے امید ہے کہ اگلی بارش اچھی ہو گی ۔ آثار ابتدا سے ٹھیک ہین ع ۔

سالے کہ نکوست از بہارش پیداست

برار کا قحط اسلئے تعجب خیز نہین کہ وہ بھی مرہٹواڑی ہے ۔

ایک تعلقہ کے قحط کا انتظام جو آپکے سپرد ہوا ہے اِس سے مین مسرور ہوا ۔ اپنے آپکو لایق ثابت کرنے کا یہی موقع ہے ۔

مین یقین کرتا ہون کہ آپ سرکارین کی خیرخواہی اور رعایا کی بہبودی و فلاح مین کوئی درجہ سعی و جانفشانی کا باقی نہ رکھین گے ۔ اَلسّعیُ مِنّی وَالاتمام مِنَ اللہ ۔

بافضال الٰہی یہان سب خیریت سے ہین ۔ گاہ گاہ اپنی کیفیت اور وہان کے حالات سے مطلع کیجئے ۔ کہ اَلمکتوبُ نِصفُ المُلاقات ۔ آیا ہے ۔

گیا جشن سالگرہ مبارک مین آپ شریک ہونگے فقط

شاد عفی عنہٗ

۱۱۲

مہربان من راجہ اندر کرن بہادر

آپکا معروضہ مورخہ ۲۹۔ اگست سنہ ۱۹ء پہونچا۔ کیفیت سے اطلاع ہوئی۔ بحمد للہ مین یہان خیریت سے ہون۔ آپکے اکثر مضمون کا جواب دیا دو تین روز ہوے کہ آپکا تار آیا تہا اسکا جواب بہی تار کے ذریعہ سے دیا گیا۔ باقی جو کچہ آپنے اپنے خلوص کا اظہار کیا ہے اگر سچ ہے تو آپکی صفائی قلب کی دلیل ہے جسکا مین مشکور رہون ورنہ شاعرانہ مضمون اِس سے بہتر ہو نہین سکتا۔ کار سرکاری مین تحریر ہی کافی ہے جو حکماً ملاقات کا اثر رکہتی ہے کہ اَلمَکتُوبُ نِصفُ المُلَاقَات۔ فصل خریف کی حالت جو آپنے لکہی ہے اس سے دل خوش ہوا۔ خدا کا شکر ہے۔ انشاء اللہ المستعان سب پریشانیان دور ہو جائینگی۔ اللہ جلشانہ کے فضل وکرم سے یہان بہی بارش کی حالت ٹہیک ہے مگر چند روز سے کسیقدر کم ہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ اچہی طرح سے ہو جائیگی فقط

شاد عفی عنہ

۱۱۳

مہربان محمد محبوب علی خان صاحب

اسکے قبل ایک شقہ بہیجا تہا۔ پہونچا ہوگا۔ اللہ اللہ کرکے دن تو گذر گیا۔ اب رات ایسی سہانی اور ٹہنڈی ہے کہ سبحان اللہ معلوم ہوتا ہے کہ جنت کی سیر کر رہے ہین۔ مگر نہ وہ حورین ہین اور نہ وہ میوہ ہے۔ نہ غلمان ہین۔ صرف جنت برائے نام ہے۔ آپ کس روز اور کسوقت آئینگے ضرور لکہئے فقط

شاد عفی عنہ

۱۱۴

طرۂ دستار محبوبی محمد محبوب علی خان صاحب سلامت

آم کی ڈالیان پہونچین - یہ میوہ نہایت ہی دل پسند اور مرغوب ہے - خاص و عام اسکے ذائقے کے رطب اللسان - اور عذب البیان ہین - قند و نبات اسکی شیرینی کے سامنے مات ہین - شیرۂ چاشنی محبت گلرخان شکرلب شکرخا کا مزہ دیتا ہے -

شاد دلشاد کو بوسۂ محبوبان نوخیز و نوخاستہ - اور مہربان مودت آمیز و آراستہ کا لطف آتا ہے - اسکا شکریہ ادا کرنے مین میرے لب بند ہین ؎

آم کیا ہین دل پسند خاص و عام شکریہ پر ختم کرتا ہون کلام

مشکور و مسرور شاد عفی عنہٗ

۱۱۵

مہربان من محمد محبوب علی خان صاحب

ایک ڈالی آم کی پہونچی - ابکی سال آپنے اسقدر آم کہلاے کہ جی بہر گیا - پسینہ مین بھی آم کی بو آنے لگی -

تین آمون پر چٹھیان چسپان تہین جنپر سلطان الثمر لکھا ہے - نام بھی کس قدر موزون ہے - میرے خیال مین عام طور پر بھی اس ثمر کو سلطان الثمر کہین تو می زیبد چھوٹے قسم کا آم سلطان الثمر - دوسرون کے بہ نسبت زیادہ خوش ذائقہ تہا - ابھی ابھی آپکے مرسلہ آم دسترخوان پر طلب کئے - اور ایک دو چکھے - گلوری کہا کر اسوقت

خمیرے کے دم اُڑا رہا ہون۔ ادہر ٹھنڈی ٹھنڈی ہوائین۔ اُدہر اودی اودی گھٹائین۔ واللہ جنت کا مزہ مل رہا ہے۔ بلکہ اُس سے بڑھکر۔ بقول شاد ؎

ابر ہی ٹھنڈی ہوا ہی مے بھی ہے ساقی بھی ہے
چاہتا ہی جسکو دل اُسکا پتا ملتا نہین

اپنی تحریر کو شکریہ پر ختم کرتا ہون۔ خدا آپ کو اپنی امید و نکا برخوردار کرے فقط
شاد عفی عنہٗ

۱۱۶
مہربان من محمد محبوب علی خان صاحب

بچون کے لئے آپنے دو عباسیان جو ارمغان بہیجین پہونچین۔ آپنے اسقدر کیون زحمت اُٹھائی۔ یگانگت مین تکلف سے یعنے چہ۔ بہرحال بمصداق ع۔

انچہ از دوست میرسد نیکوست

شکریہ کے ساتھ آپکے ارمغان کو بدل قبول کیا۔ اور بچون کی کمر مین نَصْرٌ مِّنَ اللّٰہِ وَفَتْحٌ قَرِیْبٌ لکھکر باندہ دین۔

دونون عباسیان اپنی آب و تاب مین گوہر آبدار۔ صفائی مین پرتو رخسار یار۔ بُرش مین خنجر خونخوار۔ روانی مین بحر ذخار سے کم نہین۔

یہ وہ عباسیان کہ اگر عدو بھی دیکھے تو سو جان سے فدا ہو۔ اور ملک الموت بھی انکا دم بھرے۔

اللہ تعالیٰ آپکے جمیع مقاصد مین آپکو فتحمند رکھے فقط
شاد عفی عنہٗ

۱۱۷

مہربانِ من محمد محبوب علی خان صاحب

آپ نے بھیجی آم کی ڈالی	کیا بیان ہین یہ قند و شکر کی
ہین یہ خوشبو مین طبلۂ عطار	کیا حقیقت ہے مشک و عنبر کی

شاد عفی عنہ

۱۱۸

مہربانِ من محمد محبوب علی خانصاحب

آپکا شقہ مع ڈالی پہونچا مشکور ہوا۔ ابھی ابھی آم مین نے چکھے۔ فی الواقع نہایت مزیدار خوشگوار ہین۔ کل ہی مجھے معلوم ہوا کہ آپکا مزاج علیل تھا۔ خدا تندرست رکھے۔

آسمانجاہ بہادر غفر لہ نے جنت کی راہ لی۔ اُنکی وفات کا سخت افسوس ہے۔ اُنکی ہر دل عزیزی نے عامۂ خلایق کو اُنکا گرویدہ کر رکھا تھا۔ اُنکی اِس بیوقت موت نے سبکو زار زار رُلایا۔ یہانتک کہ آسمان بھی رو رہا تھا۔ سرور نگر ماتم نگر تھا۔ اُنکے متعلقین کے غم کا کوئی اندازہ نہین کر سکتا۔

خدا کی پناہ جسوقت میت نکلی۔ اور تالوت بر ہا نے **شاہ صاحب** کی درگاہ کی جانب روان ہوا۔ اُسوقت میرے دل کی عجب کیفیت ہوئی جسکو مین لکھہ نہین سکتا۔ اُسی عالم مین ایک رباعی کہی تھی جو درج ذیل ہے۔

فاعتبروا یا اولی الابصار

رباعی

	شاد	
کیا شاہ وگدا اور امیر اور فقیر		دنیا سے انہیں سبکو سفر کرنا ہے
پیدا جو ہوا جہان مین اک دن آخر		سب چھوڑ کے ای شاد اُسے مرنا ہی

شاد عفی عنہ

۱۱۹

مہربان محمد محبوب علیخان صاحب سرور

نامۂ لطف آپ کا پہونچا		مجکو مسرور اور شاد کیا
آجکل ہی تداخل فصلین		کچھ نہین فکر اسکی ہے اصلا
ٹھنڈے پانی سے پیجئے اسکو		مین نے بھیجی ہے آپکو جو دوا
صبح تک کل اگر خدا چاہے		مرا شافی عطا کرے گا شفا
مین نے بھیجے ہین چند اوراق سا		انکو اپنی غزل مین لکھیے گا
ختم کرتا ہون اپنا یہ نامہ		شاد رکھئے تمہین خدا ہے دعا

شاد عفی عنہ

۱۲۰

مہربان من محمد محبوب علی خانصاحب

سبحان اللہ شان تیری منہ مانگی مرادین پائی

سویرے سویرے اچھی بہنی ہوئی۔ کل سے جی چاہتا تھا کہ مچھلی کھانے کے ملے اسکی قدرت کا قربان جائیے۔ تڑکے سے آج مچھلی پہونچ ہی گئی۔ اسوقت تو آپنے مچھلی کیا بھیجی۔ گویا سکندر کو بلا مدد خضر علیہ السلام چشمۂ حیوان مل گیا۔ شام کو ضرور رکھوا دونگا۔ شکریہ

قبول کیجیے ۵		
شاد	کیا شکر ادا کرون خدا کا منہ مانگی مرادین نے پائی	

تفاول تونیک ہے۔ دیکھیے جب خدا چاہتا ہے تو سب کام اسی طرح بن آتے ہیں
اللہ تعالےٰ آپکو تندرست رکھے فقط

شاد عفی عنہ

۱۲۱

مہربان من محمد محبوب علی خانصاحب

آپکی عرضی مع رقعہ نواب محبوب نواز الدولہ بہادر دربارِ تولیت
درگاہ شریف حضرت محمد داؤد علی شاہ صاحب قدس سرہٗ بنا
میر احمد علی صاحب پہونچی۔ اسکے جواب مین عمداً مین نے پہلے بار سکوت کیا
مگر جب مکرر تحریک ہوئی تو اسکا جواب مناسب خیال کیا۔ چونکہ اللہ تعالیٰ جلشانہٗ نے
اپنے فضل وکرم سے منجملہ اور انعام الٰہی کے یہ نعمت خادمی شاہ صاحب قبلہ قدس سرہٗ مجھ
بندہ ناچیز کو عطا فرمائی ہی۔ اور مین جملہ خدمات کی ادائی کو اپنے لئے سعادت سمجھتا ہون اور
ہمیشہ مستعد ہون پس ایسی صورت مین اپنے آپکو عطیہ نعمت الٰہی سے محروم کرکے اس
سعادت کو اوروں کے لئے وقف کرنا محال اور بعید از قیاس ہی فقط

شاد عفی عنہ

۱۲۲

مشفق ومہربان میر نثار حسین خانصاحب

باستماع کیفیت انتقال میر محمد سعید صاحب فرزند آن مہربان بہت تاسف ہوا
یہ دنیا مقام گذشتنی وگذاشتنی ہے سبکو یہی راہ پیش آنے والی ہے لیکن افسوس اس
امر کا ہے کہ غم اولاد سے سینہ پھٹا جاتا ہے اور بہت بڑا داغ اس صدمہ کا ہوتا ہے ع

این ماتم سخت کہ گویند جوان مرد

یفعل اللہ ما یشاء ویحکم ما یرید اسکے ارادہ کے روبرو کوئی کچھ نہین سکتا
خداے تعالے صبر وشکر عطا کرے بجز راضی برضا رہنے کے کچھ چارہ نہین فقط
شاد عفی عنہ

۱۲۳ مہربان مولوی محمد عزیز مرزا صاحب

ترکاریونکی ہری ہری ڈالی پہونچی - یہ ترکاریان ہین یا کوئی سبز پوش سبز تہ گلگون کسی
پہلے پہولے درخت کی ڈالی پر جہولا جہولتی اور محبت کے پینگ بڑہا رہی ہے سیالکی
یہ کس باغ رشک فردوس کی ترکاریان ہین کہ فردوسی بھی اگر آے تو گل چینی کرے
اور جہولیا بھر بھر کر لیجائے سہ

کیا نخل مراد کی ثمر باری ہے	رونق ہر سبز کی یہ ترکاری ہے

شاد عفی عنہ

۱۲۴ مہربان مولوی سید علی صاحب بلگرامی

آپکے اعتراض کے قربان - اگر اعتراض صحیح ہوتا تو بین شک بیک ساتہ تسلیم کر لیتا -
اور یہ سمجہتا کہ خطا ونسیان ترکیب انسانی ہے اور بے عیب ذات خدا - بلکہ آپکے

اعتراض کے بعد گھر آتے ہی مین نے اس مصرع کو (سکہ زد از فضل یزدانِ زمن) — یون بدل دیا ع —

	سکہ زد و فخرِ سلاطین زمن	

لیکن آغا شوستری نے کہ عالم اجل ور مشہور فاضل اکمل ہین یزدان زمن کو جائز رکھا۔ اور فضل رب عرشی اس شعر پر پھڑک اُٹھے۔ اور یہ دونون مستند عالم ہین۔ ایک ایرانی الاصل۔ دوسرا محقق فارسی۔ والسلام فقط

شاد عفی عنہٗ

۱۲۵

مہربان شمس العلما مولوی سید علی صاحب بلگرامی

اس دو سال کے امساک باران نے اکثر مقامات مین حشر بپا کر دیا ہی مگر یہ نئی بات ہے کہ میر عالم کے تالاب مین پانی ہوتے ہوے بھی ہمارے راج باغ کے درختونکی حالت تشنگان حجاز اور کربلا کے پیاسون سے کم نہین ہے۔

بے زبان کو پیاسا رکھنا یہ کون سی عمدہ سبیل ہے۔ ایسے وقت مین اِن سوکھی زبانونکو ترکرنا دنیا اور دین کی امیدون کے لئے آبحیات کا حکم رکھتا ہی ؎

	تشنون کی نذر آب کرو یہ سبیل ہے حق سے جزا کے پانی کی اچھی سبیل ہے	شاد

مہتمم باغات علاقہ ہذا بدین غرض آپکے پاس بھیجے جاتے ہین ہوالموجود۔

شاد عفی عنہٗ

۱۲۶

مہربان شمس العلما مولوی سید علی صاحب بلگرامی

جہہ قطعہ تقویم بابتہ سنہ ۱۹۰۱ع معیت عرضی مورخہ ۲۰ رمضان المبارک ۱۳۱۷ھ وصول بہجت شمول ہوے۔ یہ تقویم مرتبہ احسن التقاویم ہے۔ اور ایک عمدہ کار آمد چیز ہے جسکے ملاحظہ سے امور ضروری فوراً سبر ہن ہو سکتے ہین۔ فقط

شاد عفی عنہ

۱۲۷

مشفق نواب مقتدر جنگ بہادر

بالکشن راو وابستہ قدیم راجہ راے رایان بہادر جو نہایت ہی خیر خواہ اور لایق و ہوشیار ہین انکے بزرگ بھی اس علاقہ کے ہمیشہ خیر خواہ رہے ہین۔ اُنکے بہائی کی ایک درخواست جنکا نام بھی بالکشن راو ہی اسکے ساتہ مرسل ہی۔ اور وہ قابل و لائق لحاظ بھی۔ روانہ کرتا ہون۔ انکے لئے جسقدر آپ لحاظ کر کے انکو کامیابی کا موقع دینگے وہ میری مین خوشی کا باعث ہو گا فقط

شاد عفی عنہُ

۱۲۸

مہربان راے مرلیدہر صاحب

حامل رقعہ ہذا مولوی حکیم عبد الرحمن صاحب سہارنپوری کے حقیقی بہائی ہین۔ انکی خاندانی شرافت اور لیاقت پوشیدہ نہین یقین ہی کہ آپ بھی ضرور واقف ہونگے۔ بذریعہ میرے تعارف کے صاحب مذکور آپکو اپنی کامیابی کا ذریعہ گردانا چاہتے ہین۔ چونکہ ہر فرد بشر کے لئے لازم ہے کہ بنی آدم کی ہمدردی کرے

لہذا اگر آپ انکی بہبودی کی فکر کرینگے تو باعث اجرا و رمیری مشکوری کا موجب ہوگا فقط
شاد عفی عنہ

۱۲۹

خال رخسار فضل و کمال ملا عبد القیوم صاحب سلامت

آپکا شقہ مع عرضی دستخطی ارکان جہت عطائے مکان دائرۃ المعارف پہونچا۔ اقبال یار جنگ بہادر کی دستخط دائرہ اتفاق اراکین سے بالکل باہر ہے جس سے ثابت ہوتا ہے کہ وہ دستخط کرنے کے لئے مجبور کئے گئے۔ یا مرکز اتفاق سے خارج ہین۔

الغرض مین آپ صاحبون کی درخواست حضرت پیر و مرشد خداوند نعمت اعلیحضرت دام ملکہ کے ملاحظہ مین آج روانہ کرتا ہون۔ اور اپنے حتی الامکان سفارشی معروضہ بھی بھیجتا ہون۔ امید ہے کہ آپ صاحبونکی درخواست مقبول بارگاہ خداوندی ہوگی۔ اور ضرور کوئی حکم شرف نفاذ پاکر معروضہ عزپذیرائی حاصل کرے گا۔

ف۔ دو روز سے مجھے بخار رہتا اسلئے ارسال جواب مین تاخیر ہوئی فقط
شاد عفی عنہ

۱۳۰

لمعہ شمع شبستان علم و فضل ملا عبد القیوم صاحب

نامہ پہونچا۔ مسرور ہوا۔ جبکہ شغل کاروبار مین کمی ہوئی تو ظاہر ہے کہ فرصت بھی زیادہ ہے۔ مگر ہجوم افکار سے ایک دم خالی نہین۔ اور نہ ایک لمحہ فرصت ہے اسکے دور کرنے اور دل بہلانے کے لیئے اِس سے کیا عمدہ بات ہے کہ آپ

جیسے ہمدرد و شفیق احباب کی صحبت باعث خاطر جمعی اور موجب درمان درد دل ہو۔

قطعہ

کب فکر سے رستگاری ہو شاد	شاد	سو فکرین ہین تو ایک ہے جان
ہے ایک انار سو ہین بیمار		کس طرح گذر کریگا انسان +

والسلام خیر الاختتام فقط

شاد عفی عنہ

۱۳۱

ہمدرد درد دل ناشاد ملا عبد القیوم صاحب شادمان باشی

دلنواز یہا کہ تو لطف دلم را شاد کرد
گنج باید آنکہ این ویرانہ را آباد کرد

نامۂ تعزیت پہونچا۔ خدا جانے کیا دل پر صدمہ ہوا۔ اور دفعۃً تخیلات مین خلفشار پیدا ہوا۔ بے صبری کا یقین تہا۔ مگر ضبط نے جان و جگر تک کو پہونکدیا۔ جو کچہ ہوا اسمین شک نہین کہ مقدرات سے تہا۔ مگر اس نونہال چمن پدر کو جب یاد کرتا ہون تو گلشن دل کو صرصر الم کے جہونکے پامال کر دیتے ہین۔

اسمین شک نہین کہ۔ یَفْعَلُ اللّٰہُ مَا یَشَاءُ وَیَحْکُمُ مَا یُرِیْدُ اور یہ بہی ٹہیک ہے کہ قدرتی طور پر خود بخود صبر پیدا ہو جاتا ہے۔ مگر یہ وہ صبر ہے جسکو بے موت کے فنا کر دیتا ہے۔ ہر وقت سکرات کا کرب دکہاتا ہے جو فشار قبر سے کم نہین۔ اللہ اللہ کون وہ بندہ ہے جو اپنے خدا کی مشیت پر صبر اور شکر نہ کرے مگر ع

بیدل تا محو گلشن نیرنگیم		گاہے گل وگاہ غنچۂ دل تنگیم	
گویند ز رنگہا برون باید بود		دشوار حقیقتے کہ ما ہم رنگیم	

بہرحال زندگی کا لطف کرکرا ہو گیا۔ مگر انسان مجبور ہے نہ جی سکتا ہے نہ مر سکتا ہے۔
مگر یہ کہنے مین کیا شُبہ ہے سہ

بیدل	چون نفس خانہ پرستیم ندا ریم آرام عمر آسودگیٔ ما بسفر می گذرد	

۲۔ جناب حاجی محمد مظفر الدین صاحب معلی کی عرضی پہونچی۔ مجھپر تو انکا بہت کچھ حق ہے۔ مین اسمین ضرور سعی کرون گا۔ مگر ہنوز جائداد معرض بحث مین ہے متوفی کا مامون کہتا ہے کہ متوفی نے اسکے فرزند کو آغوش مین لیا ہے۔ لہذا وہ وارث ہے اور سُنا گیا ہے کہ اسنے وراثت کا ثبوت دیا ہے خدا جانے آخر مین یہ مقدمہ کیا رنگ لائیگا۔ اگر قبل از فیصلہ یا واقفیت واقعات مقدمہ عرضی پیشگاہ مین پیش کرنے کہتے ہین تو کل ہی روانہ کرتا ہون۔
آپکی ملاقات کے لئے آنکھین ترستی ہین۔ اگر زحمت نہو تو جمعہ کی صبح کو نو بجے آئے انشاء اللہ تعالیٰ ضرور ملون گا۔ کل سے مجھے بخار تہا۔ اسوقت بفضلہ افاقہ ہے فقط

میزبان بخار رشاد عفی عنہٗ

۱۳۲

گل گلستان لیاقت میر لیاقت علی صاحب دایماً شگفتہ باد

شادراسخ الاتحاد کی جانب سے ہمارے (لیاقت) کو سلام پہونچا دیجئے
اور ہماری جانب سے ضرور پوچھیے کہ آجکل آپ رائچور مین مقیم ہین۔ یا زمین کی
دورہ کررہے ہین۔ ابتک مین اپنے خط کے جواب کا منتظر ہون جسر وز فرصت ہو
کہدیجئے کہ ایک دو حرف خیر و عافیت کے لکھکر بو اپسی ڈاک روانہ نمائند۔

مہربان۔ آفتاب کی تیزی اور جلال نے قیامت برپا کردی۔ گیارہ بجے سے
تو معلوم ہوتا ہے کہ آگ برس رہی ہے۔ معاذاللہ۔ کہین طاعون کے چیلے مین
قتل عام ہے اور کہین سرحدی جنگون مین خون خرابا ہو رہا ہے۔ کسی جگہہ رسن اسٹرق کا
تنور گرم ہے۔ جدہر دیکھئے ملک الموت کی گرم بازاری ہے۔

یون تو وارنٹ کا لفظ پڑہا ہے۔ اور اسکا اثر حاسدین پر دیکھا گیا ہے مگر یہ
خدائی وارنٹ جسکے تہانہ دار ملک الموت ہین۔ یہ البتہ ٹیڑہی کہیر ہے۔

خداوند عالم سرزمین دکن کو چشم زخم حوادث سے بچائے آمین! والحمدللہ۔ خدا کا فضل ہی فضل ہے
اطراف و جوانب کی خبرین سُن سُنکر روح تحلیل ہوتی ہے۔ پرسون بمبئی مین طاعون ملعون کی
بدولت جیسی کچھ شورش ہوئی وہ ہر ظاہر ہے کہ اللہ دے اور بندہ لے۔

بتلائے کہ رائچور مین کیا حال ہے۔ اور آپ آجکل کس شغل مین مشغول ہین۔
محبوب علی خان صاحب دوسرے تیسرے روز آتے ہین اور بلیرڈ بازی
ہوتی ہے۔ اکثر آپ کا ذکر خیر کیا کرتے ہین۔ اگرچہ آپ ہمکو ایسا بھول گئے ہین
جیسا کوئی احسان کرکے بھولتا ہے۔ مگر ما بدولت آپکو ایسا یاد کرتے ہین اور

یاد رکھتے ہین جیسے رَن مین بہادری کو سچا سپاہی یاد رکھتا ہے۔

یہ خط پڑھ کے بیزار تو ضرور ہو گئے ہو گے۔ کہ شیطان کی آنت ہے۔ مگر کاتب کا

اس تحریر سے بھی جی نہین بھرا۔

روضہ شریف اِس نام کا ایک چھوٹا سا رسالہ بطور ارمغان بھیجتا ہون

اب جاتے ہین۔ پھر کسی وقت ملین گے خدا حافظ

کاتب جواب کا طالب **شاد عفی عنہ**

خدا کی شان ہم تم ایک ہی بستی مین بستے ہین

مگر افسوس برسون خط بھی پڑھنے کو ترستے ہین

۱۳۲

میرے مہربان میر لیاقت علی صاحب تعلقدار ضلع رائچور

مین اسوقت **چو محلہ مبارک** مین آیا ہون۔ اور اپنے چھوٹے کیمپ مین **نیا لڈز** کا

ناول دیکھہ رہا ہون۔ آپکو حیرت تو ضرور ہوئی ہو گی۔ کہ کجا چو محلہ مبارک اور کجا

میرا کیمپ۔ مگر حیرت نہ کیجئے۔ آپکو معلوم ہو گا کہ مجلس امرا کا اجلاس و زنانہ **چہنتا محل مبارک** مین

ہوتا ہے۔ اور اراکین مجلس کو بارہ بجے سے چار بجے تک حاضری کا حکم ہے۔ اُس

فرمان کے مطابق مین مجلس مین آتا ہون۔ ابھی تک اور میرے معزز شرکا مین سے کوئی نہین آئے

اسلئے مین اپنے چھوٹے کیمپ مین جو باجازت حضرت خداوند نعمت لگا یا گیا ہے

بیٹھا ہوا ناول دیکھہ رہا تھا۔ کہ اُدھر بارہ کی توپ دغی۔ دنا نا نا۔ اور اِدھر میرا خدمتگار

ایک رجسٹری لیا ہوا پہونچا۔ دیکھتے ہی باچھین کھل گیئن۔ اور انتہا سے زیادہ مسرت

حاصل ہوئی کہ میرے دوست کے دل مین میری یاد ہے۔ چونکہ ایک زمانے کے
انتظار کے بعد لفافہ پہونچا۔ فوراً ایک شعر برجستہ جو درج عنوان ہے یاد آیا آپکے
خط کو ابتدا سے آخر تک پڑھا۔ اور بار بار دیکھا کہ ایسا نہو کہ کسی اور میر لیاقت علی نے
لکھا ہو۔ مگر دل نے کہا کہ **شاد صاحب** آپ بھی اسوقت جامہ سے باہر ہین۔
رائچور سے **میر لیاقت علی صاحب** اول تعلقدار کا لکھنا کیا یہ شبہہ کے قابل ہے
میر لیاقت علی گو اور بھی ہونگے۔ مگر تعلقدار اول رائچور تو اسوقت وہی لیاقت ہے
جو تمہارا سچا دوست ہے۔ اس فیصلہ کے بعد مجھے اطمینان ہوا اور شبہہ رفع ہو گیا۔
دبدبۂ آصفی صد لوحش اللہ کی جب کوئی مہذب اور لایق تربیت یافتہ شخص تعریف
کرتا ہے تو میری روح کو بالیدگی ہوتی ہے۔ بشرطیکہ اُن اوصاف سے موصوف ہو
ورنہ اس شعر کا مصداق ہو ؎

صائب دو چیز می شکند قدر شعر را تحسین ناشناس و سکوت قدرشناس	**صائب**

چنچل نار کی تعریف مین اور احباب نے بھی خط بھیجے ہین۔ ممکن نہ تھا کہ
آپکا سا عاشق مزاج۔ رنگین طبیعت۔ چُلبلے دل والا۔ اس ناول کو پسند نکرے۔ ایک
اور ناول جو بنام **مطلع خورشید** شائع ہو رہا ہے وہ بھی قریب ہے کہ طبع ہو کر
شائع ہو جائے۔ آپ نے جو میری زبان اور طرز بیان کی توصیف کی ہے وہ آپکی ذاتی محبت کا
نتیجہ ہے ورنہ من آنم کہ من دانم۔

مگر ہان اب انشاء اللہ تعالیٰ مین اردو کا پورا محقق ہو جاؤنگا۔ اسلیئے کہ خاقان کلاہ فلک بارگاہ اعلیحضرت قدر قدرت دام ملکہٗ نے ؎

زبان پہ بار خدایا یہ کسکا نام آیا
کہ میرے نطق نے بوسے مری زبان کے لئے

اپنے خانہ زاد کو یہ شرف ابدی بخشا کہ فن شاعری مین اِس ناچیز ہیچمدان کو اپنی شاگردی مین لیا۔ (شاد تلمیذ حضرت آصف) لکھنے کی عزت عطا کی۔ کیون یہ مژدہٗ طرب افزا سُنکر خوش تو ضرور ہوے ہونگے۔ دعا کیجیے کہ اللہ تعالیٰ میرے آقا کو میرے سر پر با این مراہم خسروانہ دیر گاہ باحشمت و اقبال مظفر و منصور رکھے۔

این دعا از من و از جملہ جہان آمین باد

ہان صاحب اس سے تو مجھے اتفاق ہے کہ آپ اور رائچور۔ اسکے کیا معنے یہ تو ایسی مثل ہے۔ جیسے۔ طوطی را با زاغی در قفس کردند۔ طوطی ہزار دستان کا مقام سُنہرا قفس ہے۔ آپکو تو حیدرآباد فرخندہ بنیاد مین طوطی ہزار دستان کی طرح چہکتے رہنا چاہیئے۔ واقعی ایسے جنگل مین آپکا رہنا بالکل غیر موزون ہے۔

دبدبۂ آصفی کا پہلا پرچہ منسلک ہذا ہے۔ (شادی) کا مضمون پڑھ کر نہ پھڑک جائیے تو میرا ذمہ۔ تیسرا پرچہ بھی قریب اختتام ہے اسمین جو سین چنچل نار کا ہے اسکا داد طلب ہون خدا کے لئے آپ بلدہ مین آئیے۔

تاکہ شب و روز آپکے ہمارے چہ میگوئیان ہوتی رہین -

بحر مواج جو لکھہ رہا ہون اسکی نسبت آپکی کیا راے ہے - سکے تو کیسی گذرتی ہے - اسوقت تک اُس شب کا ڈنزا در لطف صحبت پیش نظر ہے -

محبوب علی خان صاحب بھی میرے پاس تیسرے چوتھے آتے ہین - واللہ بڑے بےمثیل آدمی ہین - نہایت خلیق اور خوش مزاج منس مکھہ لائق - شریف - نوجوان ہین - آپ پہچان تو ضرور گئے ہونگے ورنہ سکے تو ایک اُنکا فوٹو بھیجدون - آپکا ذکر خیر اکثر رہتا ہے - غالبا انہون نے اپنے خط مین ضرور میرا ذکر کیا ہوگا کہ مین آپکو بالکل دل سے بھولا ہوا ہون -

آپکے بھائی **کپتن ممتاز یار جنگ** نے تو جسم ہی بدل دیا - ایسی کایا پلٹ ہوگئی کہ بالکل زمین اور آسمان کا فرق ہوگیا - گو سب ماسکے کبھی ملتے ہین مگر محبت مین کوئی فرق اسوقت تک بظاہر نظر نہین آیا - خدا کا شکر ہے - ورنہ ابانکو **مسٹر ممتاز** کہنے مین کوئی شُبہہ نہین - ہرکہ شک آرد الخ -

انکے روبرو بھی مین نے آپکی استغنائی کی شکایت کی تھی اب کے آپ اگر انکو خط لکھئے تو ضرور یہ پوچھئے کہ جسم کیون بدلدیا -

ہان مہربان کہئے آپکے ہونہار فرزند چیونو منو بائیسکل سوار کیسے ہین - خدا عمر دراز کرے بیشک ہونہار لڑکا ہی -

ہان صاحب رائچور اور حیدرآباد تو گھر آنگن ہے جمعہ کے جمعہ

کیون ادھر نہین آتے۔ معلوم ہوتا ہے کہ کسیکے دام مین ضرور پھنسے ہو چھٹکارا نہین ہوتا۔
اگر یہ خیال سچ ہے تو لیجئے۔ دو ہاتھ کی مبارکباد ہماری جانب سے قبول کیجئے۔ یہ خط
پڑھ کر آپ ضرور تھک گئی ہونگے۔ کہتی ہونگے کہ طول امل ہی مگر نہ صاحب۔ لیجئے کچھ اور لکھنے کو تھا
کہ اخباری نے خبر دی کہ **نواب امیر کبیر سر خورشید جاہ بہادر معزز رکن**
مجلس آگئے۔ بس اب ہم رخصت ہوتے ہین۔ خدا حافظ فقط۔

شاد عفی عنہ

مہربان میر لیاقت علی صاحب اول تعلقدار رائچور

یہ سمجھے تھے کہ یارون نے ہمین دل سے بہلایا ہی
خدا کا شکر ہی ہمکو بھی کوئی یاد کرتا ہے

اسوقت چار بجا چاہتے ہین۔ آپکا نامہ مودت طراز پہونچا۔ دلشاد کیا۔ بار بار پڑھا
محظوظ ہوا۔

مہربان من۔ الحمد للہ کہ آپ خیریت سے ہین۔ اگرچہ آپ اور ہم بایکدیگر نظرون سے
دور ہین۔ مگر حضرت دل کے لگاؤ اور سلسلہ کے روبرو برقی قوت اور جذب مقناطیس
اور کشش کہربائی سب مات ہین۔ جہان خیال کیا صورت دل مین پیدا ہوگئی۔ پھر تو
جی چاہے شکر و شکایت کیجئے۔ رزم و بزم کی حکایت سنائیے۔ علمی مباحثہ کا تذکرہ فرمائیے۔
کوئی مانع نہین۔ نہ سگ و دربان کی مزاحمت نہ غیر و بیگانہ کی دل مین دہشت۔
دھڑلے کے ساتھ خیالی موجون کی سیر کرتے رہیے **الغرض** انسان جمع خلاصۂ موجودات

اور اشرف المخلوقات کہلاتا ہے عجب طلسم کا پُتلا ہے ع ۔

یہی نمونہ قدرتِ پروردگار کا +

اِس موقع مین رسالہ دبدبہ آصفی کا سپاس گزار ہون کہ جسکے باعث مجھے میرے ایک قدیم دوست نے بذریعہ خط و کتابت اپنی روحانی ملاقات سے خوش کیا۔ میری نسبت آپنے جو کچھ لکھا ہے یہ آپکی دلی عقیدت اور خیر خواہی کی پوری دلیل ہے۔ ورنہ من آنم کہ من دانم۔ اللہ کا شکر ہے کہ مین اپنے خداوند مجازی کے غلامون مین شمار کیا جاتا ہون۔ اور اپنے آقائے ولی نعمت کا موروثی نمکخوار کہلاتا ہون۔ اور نعمہائے غیر مترقبہ سے سرفراز ہون۔ اگرچہ اس لایق نہین ہون۔ خداوند عالم خداوند و لی نعمت ظلسبحانی مدظلہ العالی کو تا صد و سی سال باین مراحم خسروانہ مظفر و منصور رکھے۔ آمین۔

جب کبھی اپنے فرایض منصبی سے فارغ ہو جاتا ہون۔ باقی وقت علوم و فنون کے گلستان کی سیر کرتا رہتا ہون۔ دنیا مین اِس سے بہتر کوئی شغل دنیا کی ترقیون اور عاقبت کی بہبودیون کے لئے دوسرا نہین ہے ؎

رباعی

	شاد	
انسان کو علم فائدا دیتا ہے		آئینۂ عقل کو جلا دیتا ہے
دنیا مین جو عزت ہے تو عقبیٰ مین بہشت		یہ دونون جہان مین مرتبا دیتا ہے

۲ ۔ اب اپنی تحریر کو اِس مصرع پر ختم کرتا ہون ع ۔

اے وقت تو خوش کہ وقت ما خوش کردی

خدا حافظ فقط
شاد عفی عنہ

۱۳۵

میرے مہربان میر لیاقت علی صاحب

مین حسب وعدہ دیروزہ آپکی دختر نیک اختر کی رسم منگنی کی تقریب مین ایک قطعۂ تاریخ بذریعہ فوٹو گراف خود سُنانے آیا ہون - وہ پھڑکتی ہوئی تاریخ ہوئی ہی کہ باید و شاید - مجھے امید ہے کہ حاضرین محفل بھی سُنکر نہایت محظوظ ہون گے - اسکے متعلق اگر یہ کہون تو شاعری کے پہلو مین سزاوار ہے -

ہاتف آورد این سخن یا جبرئیل

ذرا کان دھر کر سنئے -

قطعہ

بزم شادی شد آغاز	عیش و عشرت آئین ساخت
گفتم سال ہجری شاد	رسم منگنی رونق یافت

انشاء اللہ تعالی سال آئندہ شادی کی تاریخ سُناؤن گا - مبارک مبارک مبارک - والسلام خیر الاختتام فقط
شاد عفی عنہ

۱۳۶

مشفق مہربان راجہ مرلیمنوہر بہادر

مجکو آپ کی دختر کی رحلت کی خبر جو ایک حسرت انگیز واقعہ وجانکاہ حادثہ ہی سُننے سے سخت افسوس ورنج ہوا۔

اولاد کی رحلت کا جو اثر والدین پر ہوتا ہے محتاج بیان نہین اس رنج مین میرا دل غمزدہ بھی شریک ہی۔ زیادہ حسرت خیز بات یہ ہے ؎

	این ماتم سخت است گویند کہ جوان مُرد	

اِنّا للہ وَ اِنّا اِلیہ رَاجِعُون ۔ روحانی تکلیف آپکو جسقدر ہوئی ہے بجا ہے۔ مگر ؎

	درین حدیقہ بہار و خزان ہم آغوش است زمانہ جام بدست وجنازہ بر دوش است	

دنیا مقام گذشتنی وگذاشتنی ہے۔ ماتم پرسی دنیا کی رسم ہے مگر رونے والے کو رولانا ہے۔ کرین کیا ہر طرح انسان مجبور ہے اور سبکو ایک دن اس شاہراہ سے گذرنا ہے ؎

ز جام دہر ئے کل من علیہا فان		ہر آنکہ زاد بنا چار بایدش نوشید

شاد عفی عنہ

۱۲۷

راجہ صاحب مشفق ومہربان راجہ مرلیمنوہر آصف نواز ونت بہادر

سہ شنبہ کے روز مین شکار کے لئے اپنی جاگیر ونپرتی کو جانے والا ہون آپکے ہان اگر کوئی ہاتھی شکاری ہو تو مع ہودج ایک ہفتہ کے لئے لطف فرمائیے

اگر آپ بھی اس شکار مین رہتے تو لطف ہوتا شکاریون کا بندوبست نواب سجر افسر الدولہ بہادر
کے ہان سے ہو گیا ہے فقط

شاد عفی عنہ

۱۲۸

راجہ صاحب مشفق و مہربان راجہ مرلیمنوہر آصف نواز ونت بہادر

دو خربوزے پہونچے۔ بے فصل کے اس ارمغان نے ایسا مزا دیا جیسے خزا مین بہار
اور صحراے عظیم افریقہ مین ٹھنڈی ٹھنڈی ہوا کے جھونکے ؎

ارمغان سے آپکے ثابت ہوا	
لوٹ کر پھر آئی گلشن مین بہار	

ذایقہ مین کوئی فرق نہین۔ وہی شیرینی۔ اور وہی خوشبو۔ اسکے مغز کو حلوای بے دود
کہون تو می شاید پھل کیا ہے اچھی غذا ہے۔ لطیف۔ سریع الہضم۔ نوجوانون کو اسکی
گرمی اور بھی گرماتی ہے۔ بوڑھون کو جوانی کا مزا دکھاتی ہے۔ خداوند عالم شیرینی محبت
جانبین مین روز افزون ذائقہ حلاوت تازہ بخشے اور آپ بھی برخوردار ہون ؎

ارمغان کا شکریہ کرتا ہون مین	آپکی الفت کا دم بھرتا ہون مین

شاد عفی عنہ

۱۲۹

مہربان من آصف نواز ونت بہادر

بروز اڈریس کا لیتھہ جس لباس سے آپ دربار گہربار ظل سبحانی خلد اللہ ملکہ مین حاضر ہوی تھے
اسکا ایک فوٹو میرے پاس روانہ کیجئے فقط

شاد عفی عنہ

۱۴۰ مہربان من آصف نواز ونت بہادر

اگرچہ تصویر درباری لباس مین ہے۔ مگر بیٹھی ہوئی تصویر اُس دربار کے خلاف ہی جس دربار مین آپ اور ہم سب دست بستہ کھڑے تھے۔ اگر اُس پوزیشن کی تصویر ہو تو زیادہ مناسب ہوگا فقط

شاد عفی عنہ

---

۱۴۱ مہربان من راجہ صاحب آصف نواز ونت بہادر

آپکا خط ایک زمانہ دراز کے بعد آیا۔ بعوض اسکے کہ گلہ کرون خط کے مضمون نے مجھے شکریہ ادا کرنے پر مجبور کیا۔ مجھے یقین ہے کہ یہی خیال دوستانہ اور وہ بھی بشرطیکہ دلی ہو ہر وقت اور ہر آن اور ہر موقع پر روز بروز ترقی پر ہو۔ نہ یہ کہ زمانہ کی رفتار اور نیرنگی فلک کجرفتار کسی دوسری راہ پر لگا دے ؎

سعدی	بسخنہائے دشمنان وحسود دوستان را ز دست نتوان داد	

باقی اور کیا لکھون۔ اگلی صحبتین یاد آتی ہین۔ وہ **اورنگ آباد** کا سفر اور وہ **ابن صاحب** کا باغ مدرسہ کے قریب اور وہ **نادر گل** کی سیر اللہ اللہ ع۔

	خواب تھا جو کچھ کہ دیکھا جو سُنا افسانہ تھا	

خیر زندہ ہین تو انشاء اللہ تعالیٰ کبھی تو پھر لطف زیست اُٹھائینگے۔ مگر شباب بھی باقی

ہماری زندگی توبس جیسی تھی اور اب جیسی ہے اسکے اعادہ کی ضرورت نہین۔
بہرحال ؏۔

	شاد باید زیستین ناشاد باید زیستن	

کاغذ منسلکہ واپس ہے۔ لوٹہ لیجئے۔ کہ مدعا کیا ہے اللہ بس باقی ہوس فقط
شاد عفی عنہ

۱۴۲
راجہ صاحب آصف نواز ونت بہادر

مین اپنے ایک عزیز سید عباس علی رضوی کی سفارش کرتا ہون۔
اگر آپ بہولے نہون تو یہ وہی صاحب ہین جنکے لئے پہلے بھی مین نے کبھی آپ سے
کہا تہا۔ غالباً انکی صورت دیکھنے سے پہچان جائے گا۔ کہ وہ کئی سال تک آپکے
محکمہ مین کارگذار رہے۔ چنانچہ اسکی تصدیق مین ان ذمہ دار عہدہ دارون کے عمدہ
الفاظ شاہد ہین جو اسناداً موجود ہین۔ سُنا گیا ہے کہ محمد عبدالعزیز صیغہ دار
شاخ بلدہ کی جائداد خالی ہوئی ہے۔ کیا آپ عزیز مذکور کی لیاقت اور کارگذاری
اور میری سفارش کی جلد دمین ترقی دیسکتے ہین مجھے جواب نفی کی امید نہین ہے بلکہ
فہو المراد۔ دل ماشاد۔ مین آپکا مشکور رہون گا۔ ورنہ یہ سفارش نامہ بیرنگ
واپس کردیجئے فقط
شاد عفی عنہ

۱۴۳
راجہ صاحب مہربان دوستان راجہ مرلیمنوہر بہادر

شبکو آپکا خط اِسطرح آیا جیسے انتظار مین کسیکی آہٹ معلوم ہوتی ہے۔ یا اچانک کسی کا خیال دل مین سما جاتا ہے۔

بہرحال خط چاک کیا۔ دیکھا۔ مین **راجہ درگا پرشاد** کے خط کا مشکور ہون کہ اُسنے آپکو میری یاد دلائی۔ یا اُس خدمتگار کے ہاتھ کاٹ کے سونے کی ہتکڑی ڈالون جسنے میرے خط کو چاک کرکے آپکے روبرو پیش کیا۔ اور اُس حیلہ سے آپنے قلم اُٹھایا۔ اور **شاد** کے نام نامہ بھیجا ع۔

اے وقت تو خوش کہ وقت ما خوش کردی

بہرحال آپکی یاد آوری کا شکریہ۔ خدا کرے کہ ایسے سہواً میرے نام کے خط چاک ہوا کرین۔ اور آپکو میرے نام خط لکھنے کے لیئے حیلہ ملا کرے۔

قبل از دو ہفتہ کے آپنے مجھے اچار لطف کیا تھا پہونچا۔ مشکور۔ چونکہ ان دنون مین شکایت بخار سے علیل تھا اسلیئے شکریہ ادا نکر سکا۔

قطعہ

آپنے بھیجا ہے مجھے پہونچا اچار	سنیئے اور بالون نے سب کہایا اچار
ترش اور شیرین تھا دُہرا ذائقہ	ہی یہ چورن یا کہ کھٹمٹھا اچار

کہاتے ہی ہضم بلکہ ہاضم الہیچ۔

واقعی اچار کہانے کی جان ہے۔ ایک بہد سیل مثل یاد آئی۔ (پلنگ پر ٹٹی اور دسترخوان پر چٹنی) پہلی بات کا تو تجربہ نہین ہوا مگر دوسری صحیح ہے۔

راجہ اندر کرن بہادر کی خیریت سے مطلع کیجیے۔ بہت روز سے خط نہین آیا
شاید بھول گئے۔ اب کے سالگرہ کے جشن مین کون کون جشن آپکی طرف سے ہونگے
اگر راز نہو تو مجھے لکھیے فقط

شاد عفی عنہ

۱۴۴

راجہ صاحب مہربان راجہ مرلیمنوہر بہادر سلامت

ابکے سال آپنے اسقدر آم کہلاے کہ اگر تخم جمع کئے جاتے اور بوئے جاتے
تو دو چار سال مین کئی امریان ہو جاتین۔ خداوند عالم آپکی اس چاشنی محبت کو ہمیشہ
معتدل قوام پر کام بخش رکھے۔

قطعہ

تحفہ مرغوب پہونچا شاد کو	شاد	آم کیا تھے تھین شکر کی کپّیان
منہ مرا میٹھا کیا تمنے بہت		تم بھی شیرین کام ہوا ے مہربان

شاد عفی عنہ

۱۴۵

مشفق راجہ سرینواس راو بہادر

گردوارہ کے سکھون کا بیان ہے کہ ضلع پرہبنی کی ایک جاگیر اور
ناندیڑ ضلع کے تین جاگیرات۔ جو خاص میرے جد اعلی مرحوم کی جاگیرات ہیں
ہین انکو عود و گل کے لئے عطا کئے گئے ہین۔ انپر دفتر مالگذاری سے ضبطی قائم کیگئی ہے
بہت افسوس ہی خیر جاریہ جسکی برکت سے استحکام ریاست و ترقی دولت و اقبال

حضرت پیرو مرشد ظل سبحانی خلد اللہ ملکہٗ ہے۔ اِسکا انسداد خیر خواہی سے بعید ہے اور
یہ برابر قانوناً و شاستراً بھی ناواجب ہے۔ باوجودیکہ انکی جانب سے محکمہ انعام مین
ثبوت پہونچے پر ضبطی کے قیام کو کیون اہالی محکمہ انعام نے جائز رکھا۔ مین نے سُنا ہی
کہ آپکے اور تعلقدار ضلع کے مابین اتحاد ہے۔ لہذا لکھا جاتا ہے کہ اگر آپ انکو بنظر
امر خیر کہدین تو ثواب مین داخل ہونگے اور میری خوشی ہوگی فقط

شاد عفی عنہٗ

۱۴۶

دیباچہ دفتر نظم و نسق نواب اکبر الملک بہادر

تفضل یا ب جنگ بہادر کی زبانی معلوم ہوا کہ آپکا مزاج مرکز اعتدال سے تجاوز
کرگیا ہے۔ اسکی وجہ خدانخواستہ ضعفِ قلب بتائی جاتی ہے۔ یہ خبر ناگوار خاطر
شاد ہوئی۔ خداوند تعالیٰ کل اعضاے رئیسہ کو اپنی اپنی مسند قوت پر قوی تر اور
مستحکم رکھے۔ اور کل جوارح اسکے تابع رہین۔ کشتیِ اربعہ عناصر باد مخالف سے
مامون و مصئون رہے۔ چارون مین ایکا رہے۔ پھوٹ نہ پڑے۔

آپکی ذات صرف باخیر ہی نہین ہے۔ بلکہ تخت خیر خواہی آصفی اور ملک و رعایا کا
ایک زبردست پایہ ہی۔ خدا مضبوط رکھے فقط

شاد عفی عنہ

مشفق و مہربان نواب اکبر الملک بہادر

بڑا خوش نصیب ہی وہ نکوکار جسکو بادشاہ وقت اسپنے مراحم خسروانہ کا مستحق

خیال فرماکر اپنے شاہی عنایات سے ہمچشموں مین اعزاز بخشنے - ایسے موقع بہت خوشی اورشکرگذاری کے قابل ہین - مین آپکو مبارکباد دیتا ہون اور امید کرتا ہون کہ آپ اورزیادہ عنایت شاہی کے مستحق سمجھے جائینگے فقط

شاد عفی عنہٗ

۱۴۷

محمد صفدر علی صاحب سرگردہ کوتوالی

آپکا معروضہ پہونچا - نہایت خوشی ہوئی کہ آپکے حسب دلخواہ سب انتظام ہوا -

یہان سب خیریت سے ہین - اللہ کا فضل ہے کہ مالک خوش وراضی ہے -

پلٹن عثمانیہ کے لئے کپتان صاحب کو لکھدیا وہ اجرا کردینگے -

ایک قطعہ تاریخ آپکے فرزند کی شادی کا درج ذیل ہے - خدا مبارک کرے -

قطعہ

سر پہ سہرہ باندہ کر سسرال کو دیکھکر سارے براتی بول اٹھے	شاد	جب گیا دولہا بفضل ذوالجلال پائی دولہا نے عروس خوش جمال ۱۶ ۱۳۰۰

شاد عفی عنہٗ

۱۴۸

مہربان من نواب عماد الملک بہادر

مین آپکے فرزند سید زین العابدین کی شادی خانہ آبادی کی مبارکباد

دیتا ہون بخوشی تمام شریک دعوت ہوتا لیکن مجھے ایک ضروری کام ہے۔ اسلئے شرکت بزم طوی سے معذور ہون فقط

شاد عفی عنہ

۱۴۹

نواب صاحب مشفق و مہربان میر مصطفیٰ علی خان بہادر

میر سکندر علی صاحب کے لئے مین نے **نواب افتخار الملک بہادر** سے سفارش کی ہے آپ بھی اُنکے لئے سعی فرمائین۔ نہ صرف اُنکی امید پوری ہوگی بلکہ مخلص بھی آپکا مشکور ہوگا ؎

برآوردن کار امیدوار	سعدی	بہ از قید بندی شکستن ہزار	

شاد عفی عنہ

۱۵۰

عزت آثار و شاعر شیرین گفتار محمد واصل صاحب واصل

آج آپنے چند **آم** بنارس کے جو بنام (لنگڑا آم) مشہور ہے تحفۃً پیش کئے تھے مین نے دل سے آپکے اس تحفہ عقیدت آمیز کو جو شیر و شکر سے زیادہ شیرین ہے منظور کیا۔ یہ نغز ترین میوۂ ہندوستان ہے نام تو (لنگڑا آم) مشہور ہے مگر ماشاء اللہ وہ تو خاصہ بھلا چنگا آم ہے۔ بعضے وجہ تسمیہ یہ کہتے ہین کہ **تیمور لنگ** کو بہت پسند تہا۔ اور **قزل ارسلان** نادیدہ اسکے مشتاق تھے۔ مگر آپنے جو بیان کیا وہ صحیح ہے اِسمین شک نہین کہ ہندوستان مین غالباً یہ اپنی نظیر نہ رکھتا ہوگا **آم** کیا ہے کوزۂ قند و نبات ہے۔ اِس اعتدال کی شیرینی اکثر آمون مین کم ہوتی ہے

ذائقہ خوشگوار۔ کہاتے کہاتے جی بہرتا ہی نہین۔ اگرچہ پہلے بھی شاید ایک دو بار اسی نام سے میرے احباب نے چند دانے تحفۃً بہیجے تھے مگر ایسے نہ تھے۔ یہ صرف آپکی چاشنی عقیدت کا قوام ہے۔ باذائقہ اور خوشگوار۔ دوسرون سے سبقت لے گیا آپنے میرا مُنہ میٹھا کیا۔ خدا آپکو شیرین کام رکہے ؎

	پیشکش آپکا مجھے پہونچا	شاد	آم کا تحفۂ مرغوب	
	یہی دیتا ہی شاد دل سے دعا		رکھے اللہ شاد و شیرین کام	

شاد عفی عنہ

۱۵۱

میجر گاف صاحب معتمد افواج

بجواب آپکی چٹہی کے لکہا جاتا ہے کہ میرا مزاج شب سے ناچاق ہے لہذا شاید اج سہ پہر مین بھی فرصت نہوگی۔ اور کل کا روز الوال جانیکا ہی ہر تقاگر آپ اُن کا غذات کو ملفوف کرکے میرے پاس بہیجدینگے تو مین دیکھکر واپس کردونگا اگر انکے متعلق کوئی خاص کیفیت ہی تو علیحدہ لکھکر بہیجدیجئے۔ کہ انپر غور کردون فقط

شاد عفی عنہ

۱۵۲

مہر سپہر اتحاد نواب معتضد جنگ بہادر دائما درخشان باد۔ اسوقت صبح کے سات بجے ہین۔ ماہ شوال کی ۲۷ تاریخ ہی آپکی مکاتبہ ہم اماہ ج ۱۹۰۹ء کا جواب لکھنا شروع کیا ہی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

آپکے دو خط ماقبل کے پہونچے جسمین ہمارے دوست کا خط ملفوف تہا۔ مین نے

سو کام چھوڑ کر بواپسی ڈاک خط کا جواب لکھکر پوسٹ آفس مین رجسٹری کرادی۔ اور وہ (میل) مین روانہ باشد۔

اللہ آپکو خوش رکھے۔ مجھے میری خوش خبریان جو سُناؤ گے۔ کانون کو سرور حاصل ہو گا۔ مگر پہلے اپنی آنکھونکا تو حال لکھئے کہ کیسی ہین۔ خدا نور دے۔

رخصت کی منظوری ہونے مین کوئی امر اسوقت تک مانع نہین ہوا۔ مجھے اسکا پورا خیال ہے۔ بہر حال آپکی رخصت منظور ہو گی۔ گو ابھی وہان سے مثل واپس نہین ہوئی مگر تا بکے۔

کیا اس تحریر سے رنجیدہ ہو گئے۔ کیا اس فقرہ کو پڑھ کر دلگیر ہوے جاتے ہین۔ ذرا میری صورت تو دیکھئے۔ اُہو ہو ہو ع۔

دہ لب پہ آئی ہنسی دیکھو مسکراتے ہو

ہان صاحب۔ اسے لو ہم تو بھول ہی گئے تھے۔ یہ حقہ اور چلم حاضر ہے لکھنو کا ذرا تمباکو تو پیجیئے۔ ایک دم لگائیے۔ ہاے ہمنے لکھنو نہین دیکھا۔ بس اتنا ہی سُنا کئے ہ

خدا آباد رکھے لکھنو کو پھر غنیمت ہے
نظر کوئی نہ کوئی اچھی صورت آ ہی جاتی ہے

ہمارے دوست اور اُنکے لڑکے کیسے ہین۔ ضرور لکھئے۔ کئی روز

سیر و سیاحت مین گذرینگے باقی اللہ اللہ خیر صلاح فقط
کاتب جواب کا طالب شاد عفی عنہ

۱۵۳ مہربان محمد ہدایت علی صاحب

دو قرص تنباکو کے پہونچے۔ فی الفور چلم بہروائی۔ دو ایک کش لئے۔ لکھنو کے تنباکو کا مزا آگیا۔ جی تو چاہا کہ حلواے بے دودہ کی طرح ڈکار جاؤن۔ مگر تنباکو براے کشیدن ست۔ نہ براے خوردن۔ سیاہ ایسا کہ مہوشان برق دم کے خال مشکین سے تشبیہہ دون تو می زیبد۔ بوے خوش نافہ تتار کو شرماتی ہے دہوان کاکل معشوقان نوشاد کے گہونگر کو بڑہا دیتا ہے یہ تحفہ آپکے حسن عقیدت پر دال ہے ؎

شکریہ ارمغان کا کرتا ہون	اس عقیدت کا دم مین بہرتا ہون

شاد عفی عنہ

۱۵۴ مہربان محمد ہدایت علی صاحب

بہولا نا تمہین ہو اب مبارک
بحق سورۂ یسین تبارک

ابہی ابہی آپکا دعوتی رقعہ پہونچا۔ دل شاد ہوا۔ جم جم یہ شادی مبارک۔ سال آئندہ خدا کرے کہ پوتے کو گود دون کہلاؤ۔

انشاء اللہ تعالی آج نو بجے شب کے ضرور جلسۂ مسرت بخش مین شریک ہونگا۔

فی البدیہہ ایک مادۂ تاریخ بہیجتا ہون۔ واد سخن دیجئے۔ اور تاریخ لیجئے۔ ایام شادمانی بکام باد بالنون والصاد۔

تاریخ

جبکہ محمود علی دولہا بنے نکلی برات	شاد	اور ملی اک نو عروس مہ جبین ماہ کمال
دی مبارکباد زہرہ نے بصد ناز و طرب		ہو مبارک تمکو نوشہ یہ عروس خوش جمال ۱۳۱۶ھ

شاد عفی عنہ

۱۵۵

مہربان محمد ہدایت علی صاحب

ایک ڈبا خوشبودار تنباکو کا پہونچا۔ دوبارہ کیون آپنے زحمت اٹہائی اسقدر آپنے تنباکو پلایا کہ تنباکو فروش مالا مال ہوگیا۔ وہ بیچتے بیچتے تہک گیا مگر آپنے خریدنے مین قصر نہ کیا۔ مجہے اب اسکا کیا بدلا ہو بجز اسکے کہ مزے مزے دم اُڑاؤن۔ اور آپکی عقیدت کا دم بہرون س

خوش ہوا آپکی عقیدت سے		رکہے اللہ شاد فرحت سے	

شاد عفی عنہ

۱۵۶

علم میدان شجاعت کپتان لوس فنگلاس صاحب سلامت

آپکا دعوتی رقعہ پہونچا۔ مسرور ہوا۔ ضرور ہولی کی دعوت مین شریک ہونگا۔ اور آپکے رنگ خلوص و عقیدت کا پہاگ مناؤنگا س

ہمیشہ ہولیان ہو وین دکن مین		منائین رنگ ٹیسو کے چمن مین

رہو پہولے پہلے تم با دل شاد		منا ؤ رنگ رلیان خانہ آباد

شاد عفی عنہ

۱۵۷

خیر خواہ ماہ کپتان لوس فنگلاس صاحب

آپکا عریضہ مورخہ امروزہ دربارہ سید حسن لفٹنٹ پہونچا۔ مین بہت افسوس کرتا ہون کہ یہ اطلاع بعد از وقت ہوئی۔ مین نے اس مقدمہ کی مثل بتاریخ ۲ ذیقعدہ سنہ الیہ بعد ثبت دستخط دفتر روانہ کردی ہے۔ پس ایسے ابواب مین آئندہ سے اگر قبل از وقت اطلاع ہوا کرے تو مناسب ہی۔ اسوقت کوئی تجویز نہین ہوسکتی مجبوری ہے۔

شاد عفی عنہ

۱۵۸

مرزا غلام مصطفےٰ بیگ صاحب ناظم نظم

ایک گمنام خط آپکے پاس بھیجتا ہون۔ بغور معاینہ کیا جاسے کہ مددگار ماتحت کے ظلم کا خاکہ کیسا اُڑایا گیا۔ یہ ایک ہی نہین اسکے قبل بھی میرے پاس ایسی شکایتین بسبیل ڈاک آئین۔ جنکا ذکر بالمشافہ بھی کیا گیا تہا اور بار ہا تاکید کی گئی تھی کہ اپنے ماتحتین کے رویہ سے غافل نرہین۔

اسمین کچہ شک نہین کہ آپ بہت بیدار مغز ہین۔ وفادار اطاعت گذار سرکار عالی اور نمک حلال نمکخوار دولتِ آصفی مین آپکا شمار کیا جاتا ہے۔ اور ایسے ناخدا ترسونکی دلی حالت سے واقف ہونا نہ آپکے امکان مین ہی نہ میرے

مگر ہان بظاہر نگرانی ہر ایک افسر کا کام ہے۔ خواہ وہ ادنی ہو خواہ اعلےٰ۔ تکاسل کو روا رکھنا نہ چاہیئے۔ زیادہ صراحت کی ضرورت نہین۔ خود آپ کو معلوم ہو جائیگا ع

حاجت مشاطہ نیست روے دلارام را

ظاہر ہے اگرچہ قانوناً گمنام عرضیون کا چاک کرنا واجب کیا فرض سمجھا گیا ہے مگر یہ خیال کرنا چاہیئے کہ ع

تا نباشد چیزکے مردم نگویند چیزہا

یہ غیر ممکن ہے کہ جبتک کوئی ستایا نہ جائے وہ تمامی کا مرتکب ہو۔ مجھے اسکے مان لینے مین بھی تامل نہ ہوگا۔ کہ حاکم اور کارگذار کے دوست کم۔ دشمن زائد ہوتے ہین۔ مگر اسکے ساتھ ہی یہ بھی ہے۔ کہ جسقدر حاکم صاحب انصاف اور رحم دل۔ دادگستر۔ ہوگا مخالف کی زبان اسکی مذمت اور عیب جوئی ہے بہت کم گویا ہوگی۔

الغرض اب انتہا سے زیادہ انکی خود غرضیان اور گستاخیان اور چہبان مختلف الوان مین اپنا رنگ دکھا رہی ہین۔ ایسے وقت مین سکوت کرنا۔ غریبون کے حق مین کانٹے بونا ہے۔ خداوند نعمت پیر و مرشد بندگان حضرت خلد اللہ ملکہ نے مجکو اس خدمت وزارت فوج سے جو سرفراز فرمایا ہے۔ اگر مین اس خدمت کو وفاداری اور ایمانداری اور رعایا کی ہمدردی کے ساتھ بجا نہ لاؤن تو گویا

ہین نے اپنے ہی ہاتھون خدانخواستہ انصاف کا خون کیا۔ یا یون کہیے کہ اس عطائے عزت شاہی کی قدر نہ کی۔ نَعُوذُ بِاللّٰہ۔ حاکم مجازی کے نزدیک معتوب اور حاکم حقیقی کی بارگاہ ہین گنہگار ٹہرا میرا منصب یہی ہے کہ مین جس خدمت پر مامور ہون اسکو حتی الامکان بحسن وفاداری سرانجام دون۔ اور عدل وانصاف کو ہاتھ سے نہ چھوڑون۔ اور جو ناخدا ترس ظالم ہین انکے پنجے سے غربا کو بچاؤن۔ اور انکی داد کو پھونچون ورنہ۔ ع

سعدی	نکوئی بابدان کردن چنانست کہ بد کردن بجائے نیک مردان	

کا مصداق ہوگا۔ مجھے یقین ہے کہ آپ بہت جلد اس معاملہ کو بلا کسی رعایت کے جس طرح سے ممکن ہو دریافت کرکے غریبون کی داد کو پھونچینگے۔ اور اسکے نتیجہ سے مجھے اطلاع دینگے۔ فقط وَمَا عَلَیْنَا اِلَّا الْبَلَاغ فقط

شاد عفی عنہ

۱۵۹

شجاعت پناہ نواب برق جنگ بہادر

آپکی عرضی مع تبرک نیاز شریف حضرت محبوب سبحانی رضی اللہ تعالے عنہٗ۔ معرض وصول مین آئی۔ اور تبرک مرسلہ منظور ومقبول ہوا فقط

شاد عفی عنہ

۱۶۰

شجاعت پناہ نواب برق جنگ بہادر

آپکا معروضہ مع ایک کشتی انناس کی پہونچا مشکور ہوا ؎

خوش ہوا آپکی عقیدت سے		رکھے اللہ شاد فرحت سے	

شاد عفی عنہٗ

۱۶۱

علم میدان شجاعت محمد عبد الرزاق صاحب سلامت

ایک ڈالی ثمر تر یعنے کھجور کی پہونچی یہ میوہ خاص عرب کا ہے اسکی توصیف محال ہے۔ یہ میوہ مرغوب اور مطبوع عرب ہی نہین بلکہ کل بلاد کے لوگ اسکے شیدا ہین میوہ کیا ہے جان شیرین ہے۔ کیون نہو یہ ثمر مقبول رسول مجتبی احمد مصطفے صلی اللہ علیہ وسلم ہی۔ روحی فدا۔ برین نام پاک ؎

	زبان پہ بار خدایا یہ کس کا نام آیا	
	کہ میرے نطق نے بوسے مری زبان کے لئے	

ہر شخص اسکا شایق و مشتری ہے نخلبندان گلشن نشاط ہین اسکا علم سرافراز۔ مذاق شیرین لبان زیر بار منت شیرین ثمری ہے۔ واہ کیا شان دلبری ہے۔ یوسف مصری بھی اسکے ذائقہ حلاوت سے شیرین کام تھے۔

آپنے میرا منہ میٹھا کیا۔ خداوند عالم آپکا منہ قند و نبات اور دامن امید درم و درود دینار سے بھر دے ؎

ارمغان سے ہوگیا دل شاد شاد	شاد	ہو ثمار ابار ور نخل مراد	

شاد عفی عنہٗ

۱۶۲

مہربان مرزا عبد اللہ بیگ صاحب

عین انتظار مین آپکے مُرسلہ دو شیشے سرکہ کے پہونچنے مشکور ہوا - دعا بھی کی - دسترخوان پر رکہا - اور مزے سے چکہا حسن اتفاق اسی کو کہتے ہین کہ دل جو چاہے وہ فوراً ہاتھہ آے - خدا کرے کہ دلکی امیدین ایسے ہی بر آئین - گوہر مقصود کو پائین جمجم خوشیان منائین وھو المطلوب

مرسلہ سرکہ تمہارا مہربان	زیب دسترخوان جبسدم ہو گیا
بہرا چٹکاری پہ چٹکارا تہامین	ترشی کی تیزی کہٹائی کا مزا
جزو اعظم نورتن چٹنی کا ہے	ہضم کی قوت مین ہر شے سے سوا
ہاضمے کا نسخہ یا سرکہ ہے یہ	کہانا کہایا اور ادہر سب پچ گیا
دانت کہٹّے دشمنونکے ہون ترے	شاد کی دلسے دعا ہے میرزا

شاد عفی عنہ

۱۶۳

مہربان من راجہ بنسی لال

مین اسوقت لارڈ میکالی کی اسپیچین پڑہ رہا تہا - ان صاحب کو انگریزی نثر سے وہی نسبت ہے جو شیخ مبارک نہاد سعدی شیرازی علیہ الرحمہ کو فارسی زبان سے ہے -

میر انیس صاحب مبرور کہتے ہین -

رباعی

محکوم ائمہ و رسل کا نہ ہوا		بلبل یہ زمانہ ایک گل کا نہ ہوا
اللہ یہ اتفاق کل کا نہ ہوا		انسان کو عبث غرور یکتائی ہے

خیر یہ تو زندیقون اور منکرون اور مشرکون کی طرف خطاب ہے مگر اس بدیہی امر سے کوئی انکار نہین کرسکتا کہ شیخ سعدی کا کلام ایسا مقبول ہوا کہ کوئی فرد بشر اسکی اشرفیت اور افضلیت سے انکار نہین کرتا۔

ماحصل یہ کہ تمام دنیا معترف باللسان ہے کہ میکالی اور جان برائٹ کی سی انگریزی کسی نے نہین لکھی۔اسوقت لارڈ موصوف کی وہ اسپیچ مین بامعان نظر بالاستیعاب پڑھ رہا تھا جسمین اجوکیشن یعنے تعلیم کا ذکر ہے موتیون مین تولنے کے قابل ہے۔

انگلستان کے فرقہ لبرل کے ممبر اس بات کے ساعی بالخیر ہین کہ اہل ہند کو درجہ اعلی کی تعلیم دینی چاہئے۔مگر فرقہ کنسرویٹیو کیلے بندون نہین دیدانتو کہتے ہین کہ ہمپر فرض نہین ہے کہ ہم اہل ہند کے درجہ اعلیٰ کی تعلیم دینے مین خزانہ عامرہ کا زرخطیر صرف کرین۔انکی راے ہے کہ ہندوستان کو نوجوانون وغیرہ کی تعلیم کے لئے اپنے پاس سے روپیہ خرچ کرنا چاہئے۔گو سب مجھے لبرل فرقہ سے پورا اتفاق ہے۔لیکن کنسرویٹیو کی راے بھی قابل غور ہے کیا وجہ ہے کہ اہل ہندوستان اپنے ملک کے ہونہار نوجوانون کی تعلیم

درجہ اعلیٰ کے لئے برٹش انڈین گورنمنٹ کی تقلید نہ کرے۔

ممالک مغربی و شمالی و اودہ کے دو اولوالعزم متوسط درجہ کے ہمدرد و بزرگواروں نے پرائیوٹ اولوالعزمی کی شمشیر آبدار کے جوہر دکہا دئے۔ یعنے سر سید احمد خان بہادر آنجہانی نے چندہ فراہم کرکے علیگڈہ محمڈن کالج کی بنیاد ڈالی۔ اور لکھنو کے منشی کالی پرشاد وکیل متوفی نے اپنا کل سرمایہ جو قریب لاکھ روپیہ کے تھا اپنے کائستھ پاٹ شالا کے وقف کردیا۔ پرائیوٹ اولوالعزمی اسے کہتے ہین۔

خیر آمدم بر سر مطلب۔ لارڈ میکالی کی وہ اسپیچ پڑہکر جسکا مین نے ذکر کیا۔ مجہے آپکا مدرسہ یاد آیا۔ جو آپنے اپنے ذاتی صرف سے قائم کیا ہے۔ مین خوب جانتا ہون کہ آپکو دنیا مین سب سے زیادہ شوق معلم و متعلم تعلیم و تدریس سے ہے۔ جو واقعی قدر کے قابل ہے۔ مین نہایت خوش ہوتا ہون۔ آپکے دوست اور مداح پنڈت رتن ناتہ صاحب سرشار لکھنوی حسب پہلے پہل یہان آے تھے تو اُنہون نے آپکے مدرسہ مین ایک اسپیچ دی تھی۔ اگر کوئی نقل اسکی آپکے ہان ہو تو ضرور بہیجیے۔

آجکل چند صاحب قوم کہتری آپس مین جہگڑ رہی ہین مقدمہ فیصل طلب یہ ہے کہ ایک صاحب اپنی اولاد کو تعلیم اور سیاحت کے لئے ولایت وغیرہ بہیجنا چاہتے ہین اور غلبہ اسطرف ہے کہ نہ بہیجا جائے۔ آپکی کیا رائے ہے۔ مین تو بالاستقلال یہ کہتا ہون کہ ضرور بہیجنا چاہیئے۔ ہمارا مذہب کیا تار رنتار سے بھی بودا ہو گیا۔

کہ ولایت کے سفر کرتے ہی لا مذہب ہو جاینگے حیدرآباد کے بدنام کنندہ نکو نامی چند بہت سے ایسے ہین کہ بدون ولایت گئے کے لا مذہب ہی نہین ہوے بلکہ دو قدم اُنسے بڑہے ہوے ہین۔

الغرض جو کچہ آپکی راے ہو اُس سے نہ صرف مجھے اطلاع دیجئے بلکہ پبلک کو معلوم کرائیے فقط

شاد عفی عنہٗ

۱۶۴

حقایق آگاہ سید لطف علی صاحب مودودی چشتی

دعانامہ متضمن شرکت فاتحہ شریف حضرت خواجہ خواجگان ہند الولی غریب نواز قدس سرہٗ بہ نسبت دشم ماہ حال بطلب این عقیدتمند وصول تفقد شمول ہوا۔آج پانچ روز ہوے کہ لڑکے کو بخار رہے۔ جسکے باعث شیرازہ خاطر پریشان ہی بمصداق المعذور معذور کل کی شرکت فاتحہ شریف سے معاف فرمایا جاؤن فقط

شاد عفی عنہٗ

۱۶۵

حقایق آگاہ معارف دستگاہ سید بہادر علی شاہ صاحب چشتی دام فیضکم

بعد اداے لوازم نیازمندی گذارش ہی کہ نامہ نامی وصحیفہ سامی ورود فرما کر مضمون مندرجہ سے مطلع فرمایا۔ یہ نیازمند مع بال بچون کے تا دم تحریر بہ نیازنامہ مع الخیر والعافیت ہی اور ہمیشہ دعاے خیر کے لئے ملتجی۔ کثرت کار سرکاری کے باعث سے

بہت کم فرصت رہتی ہے اسلئے اتفاق تحریرات کا نہین ہوتا۔ مدام مژدہ صحت مزاج وہاج سے اگر ایما فرمایا جاے تو موجب توجہ کا ہے۔ زیادہ توجہ دلی مبذول رہے فقط

شاد عفی عنہٗ

۱۶۶

حقایق آگاہ سید محمد بے نظیر شاہ صاحب قادری

آپکا دعانامہ پہونچا۔ میرے ارادات وعقیدتمندی کی نسبت آپ سنے جو کچھ لکھا ہے وہ سب آپکا حُسن ظن ہے۔ اور آپ ہی بزرگون کی دعا کا اثر ہے آپکے کارنامے جو خاص تصوف مین ہین اور جنہین آپنے منظوم کیا ہی وہ میری بیٹی کے مترجم محمد علی احسن صاحب کے ذریعہ سے میرے پاس پہونچے ہین اور ہمیشہ میرے پیش نظر ہین۔ اسمین شک نہین کہ آپنے دریا کو کوزہ مین بھرا ہے۔ آپکا کلام ہر طرح سے لایق تعریف ہے۔ ہر دم وہ کلام میرے پاس ہے اور ہر وقت میرے پیش نظر ہے تو پھر خاص اسکے سُنانے کے لئے آپکو زحمت گوارا کرنے کی ضرورت نہین۔ اور مین ہر وقت اس کلام کے دیکھنے سے جسقدر فائدہ اُٹھا سکتا ہون اندازۂ تحریر سے خارج ہی۔ اگرچہ بظاہر دور ہون مگر دل سے نزدیک ہون۔ آپکی ملاقات سے فیض یاب ہونیکی اگرچہ دلی خواہش ہے مگر آپ خوب جانتے ہین کہ کُلُّ اَمرٍ مَرھُونٌ بِاَوقَاتِھَا۔ اور یہی باعث ہے کہ باوجود کشش طرفین ملاقات کی صورت غیر پیدا۔ ان دنون جشن ہای سالگرہ مبارک

کی وجہ سے روزانہ حاضر باشی کے باعث عدیم الفرصت ہون لہذا اگر معاف کیا جاؤن تو بعید از لطف نہو گا فقط

شاد عفی عنہ

۱۶۷

عنایت فرماے بندہ شاہ حسین صاحب

آم کی ڈالی پہونچی۔ ایک سو ایک تخم پیوندی پائے۔ بے موسم نعمت غیر مترقبہ ہے واقعی **بمبئی** کے پیوندی مشہور و معروف ہین۔ اس پیوند اتحاد کا ہزار ہزار یعنے الفاً الفاً شکریہ بجا لاتا ہون۔

جناب من واقعی کیا دل پسند اور مرغوب تحفہ عنایت فرمایا کہ ذوق چاشنی سے شیرین کام ہوا۔ اسکو دیکھنے سے میری روح کو تازگی ہوتی ہے۔ جان مین جان آتی ہے۔ خدا کی قسم اسکی رنگت کے دیکھنے سے زعفران زار کشمیر آنکھون مین پھر جاتا ہے۔ اسکی سبزی عین سبزی بہار ہے۔ ہر رنگ مین مرغوب۔ مگر آپکی اور ہماری یک رنگی سب سے نرالی ہے۔ خاص ہے۔ عام نہین ہے۔ ہر ایک دانہ کو کوزۂ آبحیات کہنا ہی زیبد۔ ریشہ کا نام نہین۔ کہین کہین سُرخی۔ شیرین دہنان و غنچہ لبان کشمیر اور محبوبان فرنگ کے رخسار گلعذار کی خبر دیتی ہے۔

جناب من یہ وہ میوہ ہے کہ جنت مین بھی پائینگے میوۂ بہشتی اسکا نام رکھا گیا لاریب۔ یہ اشرف الاثمار ہے جسپر ہر شیخ و شاب نثار ہے۔ بہت سے پختہ مغزون کو دیکھا ہے کہ ایسے شوق سے کھاتے ہین کہ مغز اور پوست ڈکار جاتے ہین۔

بہرحال اسکی توصیف اور تعریف کرنے سے عاجز ہون۔ اللہ تعالیٰ آپکے نخل مراد کو بارور پہلا پہولا سرسبز و شاداب رکھے۔ آپکے اس منت اور اتحاد نے میرے رگ و ریشہ کو ممنون فرمایا فقط

آپکا دوست شاد عفی عنہ

۱۶۸

مولانا بالعلم والفضل اولانا غریب شاہ صاحب

دس خوشے انگور کے پہونچے۔ بندہ کا مُنہ میٹھا ہوا۔ اسکی شیرینی سے بوسہ بنت العنب کا مزا آتا تہا۔ اور دخت رز کا ذائقہ پاتا تہا۔ کیا عرض کردن یہ وہ میوہ ہے کہ گل و گلچین و صبا و گل و بلبل سب باغ جہان مین اسکی تاک مین رہتے ہین۔ اور ایسے فریفتہ اور والہ و شیفتہ کہ مستی عشق مین مستانہ وار جہومتے ہوے پہرتے ہین۔ اسکے مارے ہوے کی کیفیت نہ پوچھئے۔ زاہد بھی اگر اسکی زیارت کرے تو مرید پیر مغان ہو جاے۔ اور اسکے شربت کو شراباً طہوراً سمجہکر ڈکار جاے۔ اس میوہ مین نادر بات یہ ہی کہ جہان خشک ہوا مویز منقیٰ بنگیا۔ طبیب اس نام کے عاشق جس نسخہ مین دیکہئے پانچ چار دانہ اسکے ضرور شریک کئے جاتے ہین مقوی اور خون آور۔ **الغرض** بہرحال مفید۔ امید ہے کہ جناب عالی کی توجہ مجہ نیازمند کے حال پر ایسی مبذول رہیگی جیسے خدا کی رحمت عاصی اور گنہگارون پر پیر مغان کی خمخانہ اور بدمستون پر رہتی ہے۔ فقط

شاد عفی عنہ

۱۶۹ یا مظہر العجائب مولانا مظہر الدین غریب شاہ صاحب کو

احقر العباد شاد کی جانب سے سلام پہونچے۔

آپکا مکتوب شبکو پہونچا۔ مین صبحکو سرور نگر گیا ہوا تہا۔ آجکل گرمی زورون پر ہے

مولانا آپکا یہ ارشاد کہ بابا کشن پرشاد تیرے عادات اور تیرے اخلاق دیکھکر

مجھے رشک ہوتا ہے کہ تو مسلمان کیون نہوا۔ واہ مولانا مسلمان ہونیکی ایک ہی کہی

مین نہین سمجہا کہ مسلمانی کسکو کہتے ہین۔ اگر مسلمانی اسکو کہتے ہین اور اسیکا نام ہے

کہ فقط ڈاڑہی بڑہا دین اور عبداللہ عبدالرحمن نام رکہین۔ اور تعصب پرست

ہون تو بندہ ایسی مسلمانی کو دور ہی سے سلام کرتا ہے۔

مسلمانی وہ ہے کہ خدا کی وحدت کا قائل ہو اور اسپر دل سے ثابت قدم رہے

بندہ سچا موحد اور پکا صوفی ہے۔

آپکا ارشاد کہ جبتک رسالت کا قائل نہو مسلمان نہین ہوتا۔ بندہ نواز لفظ مسلمانی

ملت کا نام ہے۔ موحد کے نزدیک ملت اور مذہب کی قید کیسی ؎

جنگ ہفتاد و دو ملت ہمہ را عذر بنہ
چون ندیدند حقیقت رہ افسانہ زدند

ہان اب کان دہر کر سنئے۔ جو موحد ہے وہ ضرور غیر متعصب ہی جو غیر متعصب ہے

وہ رسالت کا ضرور قائل ہے۔

مولانا نام پاک محمد صلعم پر مین وجد کرتا ہون۔ اس نام پاک کا خرد سالی سے

والہ وشیدا ہون۔

حضرت من۔ آپ ارشاد فرماتے ہین کہ زنّار گلے مین کیون ہے۔ اسکا جواب کیا دون۔ لے اب سُنئے ؎

شاد	مری تسبیح کے دو جزو ہین زنار اور دانے بظاہر شیخ کا ممنون ہون باطن مین برہمن کا	

صاحب من۔ مجھے تو یہ منظور نہین کہ اپنا ظاہری بناؤ چنا و مولوی یا مُلّا کی طرح رکھون۔ یا زنّار توڑ کر ختنہ کرلون۔ یا دسترخوان پر لوالے اُڑاؤن۔ اگر کافری زنّار مین اور مسلمانی ختنہ مین اٹکی ہے تو مولانا ایسی کافری کو سلام ہے اور نہ ایسی مسلمانی کو ہم مانتے ہین۔ ہم تو کافر عشق ہین۔ محراب صنم ہمارا سجدہ گاہ ہے غوغاے کنشت۔ نداے لبیک حرم ہے۔ اور یکّا پکّا صوفیا نہ میرا دہرم ہے ع۔

	بامسلمان اللہ اللہ بابرہمن رام رام	

مولانا۔ آپ اپنے موحد ہونے کا بہت کچھ دم بھرتے ہین۔ مگر میرے مسلمان ہونے کی فکر مین کیون مرتے ہین۔ اپنے کو پکّا صوفی بھی جتلاتے ہین۔ اور تسبیح و زنّار کے پھیر مین پھنسے ہوے ہین۔

ہائے افسوس۔ کیون مولانا۔ آپ اس بات کو جائز رکھتے ہین کہ صوفی اور موحد کہلاکر کفر و اسلام کے جھگڑے مین مبتلا رہین۔ مولانا مجھے اپنا ایک شعر یاد آیا۔ وہو ہذا ؎

شاد	کفر و اسلام کے جھگڑے مین نہ پڑنا اسے **شاد** بندے اللہ کے ہین گبر و مسلمان دونون ۔	

بہرحال **مولانا** آپکو یہ تعصب لازم نہین ۔ اور نہ آپکے شایان ہے ٥

شاد	یہ کفر و دین کے ہین جھگڑے ساری بجھے ہراے شاد انسے کیا کام مٹا کے زنگِ دوئی کو دل سے خدا خدا کر خدا خدا کر	

مولانا ۔ آپ میرے کفر و اسلام کی فکر مین بالکل نہ پڑئیے ۔ جو وقت یادِ حق مین گذرے اسکو غنیمت جانئیے ۔ خاصان خدا یہ جانتے ہی نہین کہ اسلام کس محراب ابرو کا کعبۂ مقصود ہے ۔ اور کفر کون سے صنم پرست دل کا بتخانہ ہے ۔ یہ بھی گھر خدا کا ۔ وہ بھی گھر خدا کا ہے ۔ ہر جگہہ اسیکا جلوہ ہے ۔ جو اسکا منکر ہے وہ موحد نہین ۔ اسی نے منصور کو سولی دی ۔ اگر مین زیادہ کہون تو شرعاً دُرّے لگانے کا حکم ہو سکتا ہے اور زاہدانِ ریا پرست و مُلّایان متعصب مصداق "این گریبان گرفت و آن دامن" میرا تعاقب کرینگے بہرکیف ٥

	بفہم ہیچ مضمون بہ زلب بستن نمی آید خموشی معنی دارد کہ در گفتن نمی آید	

نقل مشہور ہے اور کسی کتاب مین مین نے دیکھا ہے کہ ایک صاحب نے **رابعہ بصری** سے دریافت کیا کہ بیوی شیطان مقبول خدا ہے یا مردود ۔ اُس بلقیسِ محبت نے فرمایا کہ جسوقت مجھے اسقدر فرصت ہوگی غور کرکے اسکا جواب

دونگی یہ سبحان اللہ وجد کرنے کے لایق بات ہے دل لوٹ جاتا ہی۔

خاصان خدا کو اپنے یار کے دیدار اور وصل صنم کے مزون سے اسقدر فرصت کہان کہ وہ ان جھگڑون مین اسیر بلا رہین۔ اگر آپکو بخشایش کی فکر ہوگی۔ تو میان جس نے پیدا کیا ہے وہ خوب جانتا ہی کہ کون بخشایش کے لائق ہی۔

حتی المقدور ممنوعات سے اجتناب کرنا اور اسکی یاد مین مصروف رہنا۔ اور جستجو دل سے کرنا بس ہی۔ اللہ بس باقی ہوس فقط

شاد عفی عنہ

۱۷

مخدوم و مکرم معظم جناب غریب شاہ صاحب قبلہ

بعد سلام سنت الاسلام عرض کہ جناب کا عنایت نامہ پہونچا۔ بندہ مشکور ہوا۔ مکتوب سے ظاہر تہا کہ بندہ کا ایک خط بھی جناب کو نہین پہونچا۔ جاے حیرت اور اور موجب استعجاب ہے۔

جناب من - بندہ نے تو برابر نیازنامجات **ڈاکخانہ** مین رجسٹر کرا کے مگر ڈاک گئے۔ ڈاکو ضرور ہو گئے ہین۔ ورنہ کوئی سبب نہین اور نہ ایسا سنا گیا کہ رجسٹر و خطوط بھی گم ہوجائین۔ خدا کرے کہ یہ نیاز نامہ جو بذریعہ گھنگر و بجوف درنگ وسارق روانہ کرتا ہون۔ برابر جناب کی خدمت مین پہونچکر مشرف ہو۔ اور گذشتہ وحال کی کیفیت سی مفصلاً آگہی کردے۔ بندہ زادے و بندہ زادیان سب خیریت سے ہین مدام دعاے خیر کا امیدوار ہون فقط

شاد عفی عنہ

مولانا غریب شاہ صاحب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ آپکا خط آیا حال معلوم ہوا۔

غالب

جہانیان زتو برگشتہ اند گر غالب
ترا چہ باک خدائے کہ داشتی داری

جناب من۔ اگرچہ دنیا دار ہون۔ مگر متوکل ہون۔ لباس امیرانہ ہے مگر دل فقیرانہ۔ اگر کسیکو مجھ سے عداوت ہے تو ہوا کرے۔ عنوان مین جو شعر مین نے لکھا ہے وہ میرے اطمینان کے لئے کافی۔ اور میرا پورا بھروسا خدا پر ہے۔ اسمین شک نہین کہ

خاصانِ خدا خدا نباشند
لیکن زخدا جدا نباشند

مگر جبتک مشیت ایزدی کسی امر کی مقتضی نہو اسکا ظہور عالم امکان مین محالات سے ہے۔ فقرا خواہش الٰہی کے تابع ہین۔ اگر کسی حاجت کا روا ہونا۔ یا کسی مرض مہلک کا دفع ہونا قضائے معلق ہے۔ تو ضرور دوا اور دعا اور تدبیر کا اثر ہوتا ہے۔ اگر قضائے مبرم ہے تو پہر بندہ کی مجال بھی نہین کہ اسکے خلاف اپنی قوت ملکیہ کو صرف کرے۔ خیر ع۔

آنچہ از دوست میرسد نیکوست

اگر کسی روز شاہ صاحب آپسے ملین اور کوئی بندہ کا ذکر چھڑ جاسے تو ضرور آپ اس خط کے مفہوم کا ذکر کیجئے۔ اور جو کچھ جواب وہین اس سے ایما فرمائے

بندہ چند روز کے لئے سرونگر جاتا ہے۔ والسلام فقط

شاد عفی عنہُ

۱۷۲

بندہ پرور غریب شاہ صاحب

کل جناب کا تفقد نامہ پہونچا۔ آج دو روز کے بعد مین پاسخ طراز ہون ۔
دیوان میرا ابھی چھپا نہین ۔ ابتداے شوق مین جو کلام طبع ہوا تھا اُسکا نام **باغ شاد** ہے۔ اسوقت کوئی جلد اسکی باقی نہین ہے۔ اب ارادہ ہے کہ جو کچھ کلام اس عرصہ مین جمع ہوا ہے اُسکو طبع کراؤن۔ انشاء اللہ تعالیٰ بعد طبع روانہ خدمت کرون گا۔ فی الحال **مطلع خورشید** کی ایک جلد اور **روضہ شریف** کی ایک جلد ارمغان پیش کرتا ہون۔ قبول ہوے ۔

	آرزو ہے کہ آرزو نہ رہے	

اس مصرع پر مین نے غزل واقعی لکھی ہے حسب الارشاد غزل مذکور اپنے حافظ کی تحویل مین منسلک کردی ہے۔ یہ جناب کی عنایت کی دلیل ہے ۔ کہ میرے کلام کی نسبت اسقدر رطب اللسان ہین ۔ ورنہ کجا مین ۔ اور کجا میرا کلام بہرحال آپکے اُن عنایات آمیز الفاظ کا سپاس گذار ہون ۔
شاہ ولی الدین صاحب قادری کی خدمت مین سلام ونیاز پہونچا دیجئے۔

جواب چندان ضروری نہین۔ لیکن کتابون کی رسید ضرور سرفرمائیے

زیادہ نیاز فقط

شاد عفی عنہ

۱۷۶۹ معرفت دستگاہ شاہ کریم اللہ صاحب عاشق چشتی

- آپکا دعانامہ مورخہ ۲ محرم سنہ رواں مع ہفت عدد نقوش نقرئی منعقد حمائل وغیرہ مراتب وصول بہجت شمول ہوا - اور فوراً آپکے ارشاد کے بموجب جو بشارت الہام غیبی سے تھی - بفحوائے اِنَّ اللّٰہَ عَلٰی کُلِّ شَیٍٔ قَدِیْرٌ فاللہ خیر حافظاً وہوالرحم الراحمین لکھکر برخوردار کے گلے مین ڈالدیا - یین آپکی اس دلی ہمدردی وتوجہ باطنی کا شکریہ ادا کرتا ہون - اور ہمیشہ کے لئے طالب دعار خیر ہون - انشاراللہ تعالیٰ اب جو عرس ہوگا اسمین شریک ہوکر ملاقات سے مستفید ہونگا

مراسلہ مشمولہ واپس ہے فقط

شاد عفی عنہ

۱۷۸۶ حقایق آگاہ سید غیاث الدین صاحب چشتی اجمیری

دعانامہ متضمن شرکت فاتحہ شریف حضرت خواجہ خواجگان ہندالولی غریب نواز قدس سرہٗ بتشم ماہ رواں بطلب این عقیدتمند وصول تفقد شمول ہوا اگرچہ آج کی مجکو دعوت تھی مگر پرسون سے درد پشت کے باعث سے مجبور رہون - لہذا بمصداق المعذور مجبور آجکی عدم شرکت فاتحہ شریف سے معاف فرمایا جاؤن فقط

شاد عفی عنہ

۱۷۵

گیان اکاش کے سورج سوامی سوم پرکاش انند جی

مہاراج کو غریب کشن پرشاد کا پرنام پہونچے - آپکا پتر پہونچا - اسکے دیکھنے سے من کو آنند ہوئی - آپکا واکیہ سب ست ہے - ایک ایک اچھر آپکے پتر کا اوپدیس اور جوگ مارگ کا درشٹانٹ ہے - سچ ہے کہ مانس مایا کے جال مین ایسا پھنسا ہے اور رجوگن توگن کا اُسکے نیتر پر پردہ پڑا ہے کہ اسکو مایا کے سوائے کچھ دکھائی نہین دیتا - یہی کارن ہے کہ شاستر مین لکھتا ہے - راج سے نرک - جو آتما آپ جیسے پرم بھگت کے درشن کرکے سنت سماگم کرے اُسکا من سُدہ ہو جاتا ہے - اور ستوگن اسمین آپ سے پرویس کرتا ہے - اور جب ستوگن کا اسمین نواس ہوگیا تب پرماتما کا پرکاش دکھہ پڑتا ہے جب وہ پرکاش اولوکن مین آگیا تب وہ منش آتما کا پہچاننے والا ہوگیا اور جس نے اتما کو پہچان گیا رسید ہانت جوگ کا سارانس پراپت ہوگیا - آپ جیسے مہاتما کی انتر ورشٹی ہو جاے تو کوئی اچرج نہین کہ میرا من استھر ہو اور سُکھہ دکھہ سم ہو کر گیان پد وکو پراپت ہو جاؤن جس سے میری مکتی ہو جاے ست سنگ بڑے اوتم وستو ہے مجھے بال وستھا سے ست سنگ کا من سے شوق ہے -

محبوب پرشاد کے واسطے آپنے جو اپنے من سے اسیس دیا ہے مجھے بہت خوشی ہوئی - کوئی سمے ایسا آئے کہ مجھے حضور سے آ کیا مل جاے - تو آپکی سیوک محبوب پرشاد کو اپنے ساتھہ لاکر آپکے چرنون کا درشن کراؤن -

یا اگر آپ کسی سمے حیدر آباد مین براجمان ہون تو ہم سب کے وہین بہاگ ہونگے۔ آپکے درشن سے اوتم پہل پائینگے۔ اور منو کامنا پوری ہوجائیگی۔

مین آپکی سیوک محبوب پرشاد کی ایک تصویر بک پوسٹ کرکے بہیجتا ہون اسکو آپ اپنے چرنون کے پاس رکہین۔ من سے دور ہونے دین جو پرشاد آپ دیا کرکے بہیجین گے وہ تعویذ بنا کر آپکے سیوک محبوب پرشاد کے گلے مین ڈالدیا جائیگا۔ کبہی کبہی اپنے کہیم کسل سے مجہہ غریب کے من کو انند کرتے رہئیے فقط

مہاتماؤن کا داس شاد عفی عنہٗ

۱۷۶ گیان اکاش کے سورج سوامی سوم پرکاش آنند جی

آپکے دو تا عنایت نامہ وصول ہوے۔ بربناے ارشاد سابق پہول سونی کے تعویذ مین رکھکر برخوردار راجہ محبوب پرشاد طالعمرہٗ کے گلے مین ڈالدئے۔ اور بذریعہ خط تارا پرشاد صاحب کو اطلاع دی تھی۔ یقین ہے کہ وہ حقیقت حال عرض کرچکے ہونگے۔

بحمد للہ یہان ہر طرح سے خیریت ہے۔ اور آپکی خیریت و صحت کا خواہان ہون۔ برخوردار راجہ محبوب پرشاد طالعمرہٗ اور اُنکی ہمشیرہ کی طرف سے بندگی اور قدمبوسی مقبول ہو۔

چند روز سے میرا مزاج بخار سے علیل تہا۔ اب بہگوان کے کرپا سے خیریت سے ہون فقط

شاد عفی عنہ

دیباچہ شریعت سرمایہ معرفت کیمیای حکمت مولانا مولوی سید یعقوب علی صاحب دام لطفہ

السلام علیکم - اسوقت مین اپنے اجلاس پر تن تنہا بیٹھا ہوا ہون مطالعہ کتب تصوف و تواریخ سیر اشغل ہے - مولانا حمید الدین ناگوری رحمۃ اللہ علیہ کا رسالہ جو تصوف کے دریا کا ایک لہر ہے اسکی موج مین ہون - اسکی سیر سے سیر نہین ہوتا اثنا ے مطالعہ مین ایک شعر پر نظر پڑی سہ

رحمتش را تشنہ دیدم بر گناہ
عرصۂ عصیان گرفتم زان سبب

سبحان اللہ - بارک اللہ - کیا مذاق ہے - واقعی وجد کرنے کا شعر ہے - گناہگارونکو اچھی دستاویز ہاتھ آئی - مگر حال یہ ہے سہ

قدسی	قدسی نہ دانم چون شود سوداے بازار جزا او نقد آمرزش بکف من جنس عصیان در بغل

الغرض یہ مصرع ع -

عرصۂ عصیان گرفتم زان سبب

خدا جانے کس لہر مین موزون ہوا ہوگا - کہ جسکے پڑہنے سے چوٹ کھائے ہوے دلون کے زخم از سرِ نو ہرے ہوتے ہین - کیفت بادۂ سرجوش وحدت سے انگور پہٹ جاتے ہین -

درحقیقت ایسا دلچسپ شعر ہے کہ بس دل لوٹ پوٹ ہو جاتا ہے کسی وقت

اسکی تفسیر آپکی زبان سے سُننا چاہیئے۔

آپکی ملاقات سے وہ لطف حاصل ہوتا ہے کہ دل ہی جانتا ہے۔ آپکی صحبت جام جہان نما۔ آپ کے تجربات سے سفر در وطن کا حال انکشاف ہوتا ہے۔ آپکے ارشادات سے خلوت در انجمن کا مزا ملتا ہی۔

بیشک آپکی ملاقات کیمیاے سعادت ہے۔ میا حقانی رشک قاآنی بقول آپکے باتون کے جن نہین ہین۔ یہ شخص بھی طرفہ معجون ہے۔ ایسا ہنس مکھہ اور ظرافت اور محبت کا پتلا مین نے کم دیکھا ہے نقلِ محفل کہنا سزاوار ہی۔

مجھے یقین ہے کہ الحمد للہ والمنہ جناب بخیرت ہون گے شکر خدا مین آپکی دعا کی بدولت مع عیال واطفال اچھا ہون۔ مگر چار عناصر مین کچھ چشمک ہو گئی ہے اور وہ راز سربستہ ہے جسکے چارہ گر آپ ہین بس دعا یہ ہی ؎

	مے دو آتشہ اگر پی لون راس آئے خدا کرے مجکو	

آپ کے قدوم کا انتظار ہے۔ دیکھیئے پھر کب صحبت گرم ہو۔ اور حکمت ولیاقت ومعرفت کے جام بھر بھر گردش مین آئین اور مین یہ کہتا جاؤن ؎

	دور چلے دور چلے ساقیا اور چلے اور چلے ساقیا	

اور زاہدان خشک بھی بادۂ توحید سے تر دامن ہو جائین فقط

طالب حق مرد آزاد شاد عفی عنہ

۱۷۸

بہار گلشن علم و فضل مولانا مولوی سید نور الضیاء الدین صاحب ضیا

السلام علیکم۔ ہولی کا رنگ جو قطعہ کی پچکاری مین بھر کر آپنے لطف فرمایا اس سے دل شاد ہو گیا۔ سبحان اللہ۔ اس رنگینی طبع کے قربان جائیے۔ کیا چھپا تا ہوا مقبول۔ پسند آمیز رنگ ہی بقول کسی کے کھیل کا کھیل بچہ نفع مین ع۔

چہ خوش بود کہ برآید بیک کرشمہ دو کار

صنعت توشیح سے قطعہ مین موسم بہار کے چارون فصلون کا لطف حاصل ہوتا ہے اور قدرتی خوشنما رنگ اپنے لب لعلین کی سرخی دکھا کر شاد کو سرخروئی دارین کا مژدہ دے رہا ہے۔ اور حاسدین کی تمناؤن کا خون کر رہا ہی۔ ماشاء اللہ۔ ھ

قطعہ

قطعہ جو لکھا آپ نے مولا سے من	ہولی نہین یہ ہند کا ہے اک گلشن
ہر شعر کا ہے رنگ نرالا اسکے	دائم رہے شاد سرخ یہ رنگ سخن

چار قطعات بخط نستعلیق جو اس راقم کی کج مج خطاطی کی مشق ہے بطور ارمغان روانہ خدمت ہین۔ اگرچہ یہ قطعات کل ہی روانہ کرنے کا قصد تھا مگر غزل کے ساتھ چونکہ وہ شرط پوری نہو سکی۔ اسلئے آج بھیجتا ہون محبت دلی روز افزون باد فقط

شاد عفی عنہ

۱۷۹ مولوی سید نور الضیاء الدین صاحب ضیا

قطعہ

آپکا تحفہ مرغوب
ذائقہ جسکا رشک قند و نبات
تاک مین اسکی رہتے ہین عشاق
آپکے لطف و مہربانی کا

یہ وہ تحفہ ہے تحفۂ انگور
عرق مین جسکے گونہ ایک سرور
عشق مین اسکے سب کے سب ہین
شاد و ممنون اور ہے مشکور

شاد عفی عنہ

۱۸۰ دیباچۂ گلستان علم و فضل مولوی سید نور الضیاء الدین صاحب ضیا دام کرمہ

جسوقت آپکا نامہ شفقت نسیم سحری کی طرح پہونچا۔ اُسوقت مین اپنے بستر پر پژمردہ خاطر پڑا تہا۔ اسلئے اداے جواب سے قاصر رہا۔ اسمین شک نہین کہ دو چار روز قبل میرا مزاج امتزاج فصلین کے باعث علیل ہوگیا تہا وہی علالت ابتک باقی ہے پرسون بخار زائد رہا اعضا شکنی اس شدت سے تھی کہ بند بند جدا معلوم ہوتا تہا درد گلو مزید بران گویا نزلہ کی منت کا طوق تہا معاذ اللہ دو بجے شب تک کروٹین بدلتا رہا۔ مگر آنکھہ تک نہ جھپکی کل کی شب کو شب ہجران کا مزا دکھائی دیا مگر فرق اتنا ہی تہا کہ جو اس درد مین مزا ہوتا ہے اسمین نہ تہا۔ سوز جگر مین وہ طپش نہ تھی۔ آنکھون کو کسی کے خیر مقدم کا انتظار نہ تہا۔ دل کسیکی محبت مین بیقرار نہ تہا۔ بلکہ اُسکے خلاف درد۔ درمان طلب سوز جگر راحت طلب چشم خواب طلب

دل آرام طلب۔ جبکہ نوبت باینجا رسید مجبور ا۔ مارفیہ انجکشن کرایا۔ اُسکی بدولت تین بجے نیند آئی سو رہا۔ مگر وہ درد ابتک باقی ہے سر نہین اُٹھانے دیتا۔ عجز و فروتنی کی ہدایت کرتا ہے۔ یقین ہے کہ کل اگر خدا کو منظور ہے تو انشاء اللہ تعالےٰ افاقہ ہو جائیگا۔

مطلع و حُسن مطلع دونون لاجواب ہین خصوصاً مطلع ؎

ضیا	در مسرت یار و عاشق مبتلا ئے صد غم است اختلاط باہمی با آنہم ست و اینہم است	

سبحان اللہ کیا کہنا سچ تو یہ ہے کہ جو آپ بیتی ہوتی ہے وہ دلپر اثر کرتی ہے۔ دوسرے شعر کی تعریف غالباً لف و نشر غیر مرتب ہوگی۔ کیا خوب فرمایا ؎

ضیا	میخورا اینک در خزان دیگر بہ ہنگام بہار اختلاف امزجہ از اختلاف موسم است	

ماشاء اللہ پہلے مصرع کی تقسیم کیا خوب ہوئی ہے۔ اور اُس تقسیم کے لئے اختلاف امزجہ اور موسم کی رعایت بہت ہی درست۔ یان بھی اختلاف فصلین کی وجہ سے مزاج ناچاق ہے چشم بد دور کیا کہنا۔ آپکی طبیعت رسا طبیعت ہے۔ بلا مبالغہ مگر ایک بات پر ہنسی آتی ہے کہ ان دونون شعرون کو آپ نے بنظر اصلاح روانہ فرمایا کیا خوب مین اور آپکے کلام پر اصلاح۔ اسیکو اُلٹی گنگا کا بہنا کہتے ہین۔

قلم تھک گیا تحریر مین طوالت ہوگئی۔ معاف فرمائے۔ اب اسوقت ناتوانی سے

عرق آرہا ہے۔ اسلیئے اس دعا پر اس خط کو مختصر اور ختم کرتا ہون کہ خدا وند عالم جل شانہٗ آپکو چشم زخم حسود سے محفوظ رکھے۔ اور شاد کے ساتھہ آپکی محبت قلبی روز افزون رہے

(۲) اعلیحضرت پیر و مرشد ظل سبحانی کی بارگاہ مین ہر سال تحائف گل موتیا پیش کیا کرتا ہون۔ ابکی بسبب چند در چند دیر سے پیش کرنا ہوا اسلیئے آج پیش کر دیا۔ اسکے ساتھہ ایک قطعہ جو فی البدیہ موزون ہوا۔ لکھکر گذران دیا نقل درج ذیل ہے

وہو ہذا

اللہ رکھے باغ دکن کو سر سبز		ہو اوج یہ جا و دان حکومت کی بہار
پامال کرے گلشن اعدا کو خزان		پہولا پہلا شاہا رہے تیرا گلزار

یہ البتہ بنظر اصلاح روانہ کرتا ہون۔ اللہ بس باقی ہوس فقط

داد طلب شاعرن کاہتا شاد عفی عنہ

۱۸۱

جوہر خنجر حذاقت مولوی سید نور الضیاء الدین صاحب سلامت

نامۂ عنبرین شمامہ جسکا ہر حرف زبان اردو مین مثل انشا رطاہر وحید ہے تکمۂ گریبان وصول ہوا۔ اللہ ری جادو بیانی کدہر اورنگ آباد کہان حیدر آباد۔ مرغ دل کو ان جادو بہرے انچہرون کے دام مین پہنسا لیا۔

	اے وقت تو خوش کہ وقت ما خوش کردی	

کلمات رشیوہ آپکے راسخ الاتحادی کی دلیل بین ہین۔ شکوہ سنجی کے صحیح ہونے سے انکار نہین۔ معترف ہونے مین ذرا عار نہین۔ بیشک خط کے نہ لکہنے مین بہول تو

ضرور ہوئی مگر اسکو اغماض نہ خیال کیجئے۔ بلکہ موجودہ حالات اور محبون کے عنایات جو مجھے پریشان کر رہی تھی اُسیکی وجہ تھی کہ آپکے اس شعر کا مصداق بنا ؎

ضیا	کراست فرصت وارستن از تیو دامل کہ آشنا ز کرم حال آشنا پرسد	

مگر اسکا فیصلہ دل سے کیجئے۔ اب تو آپنے بیسوین تاریخ کو آنے کا وعدہ کیا ہے۔ ہان یہ کہنا بھول گیا کہ جن پریشانیون نے خط لکھنے سے غافل یا مجبور کیا تھا وہ بفضلہ تعالیٰ شانہٗ دور بھی ہو گئین۔ مگر کچھ کسر باقی ہے۔ عندالملاقات سب کہونگا۔ واللہ یختص برحمتہ من یشاء واللہ ذوالفضل العظیم جانہ غزل بے بدل ذی زبان فارسی خامۂ دُرریز و گوہر خیز سے صفحہ قرطاس پر اپنا انوکھا رنگ جمایا بشکل عروس نو دوشیزگی و صفائی شوخی اور دلربائی اور بندش اور بلند پروازی سے آراستہ ہو کر آیا۔ بارک اللہ ؎

حافظ	غزل گفتی و دُر سفتی بیا و خوش بخوان حافظ کہ بر نظمِ تو افشاند فلک عقدِ ثریا را	

کے مفہوم کا مصداق ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ زہرہ کے ہان عطارد پیدا ہوا روح خواجہ حضرت شیخ مبارک نہاد کہ دونون خدائے فن تغزل تھے ضرور وجد مین ہو گی ع۔

	عجم زندہ کردی بدین پارس	

یون تو آپکے شعرونکی تعریف مجھ جیسے کم مایہ قلیل البضاعت کے لئے وہی بات ہوگی ع۔

صائب	تحسین ناشناس وسکوت سخن شناس	

مگر اپنی سمجھ کے موافق جس کلام کو مین عدیم السہیم سمجھتا ہون اسکے سبب بدل ہونے مین کلام نہین سُبحان اللہ ؎

	ہمین بس است زالطاف خسروانہ ضیا کہ نام ما زگدایان بینوا پرسد	

یہ مقطع غزل ہی یا مطلع نور یا بلاتشبیہ تجلی کوہ طور۔
فارسی اسے کہتے ہین۔ ورنہ لُٹا فرستاد و دُہتیا رسید۔ تو سب ہی کہہ لیتے ہین۔ دوسرا یہ بھی کیا شعر ہوا ہے ؎

	درین زمانہ کہ شیرینی از شکر بگذشت گمان مبر کہ کسے دورغ ترش را پرسد	

مطلع تو مطلع الفجر ہے اللّٰھم زد فزد
مگر آپ نے بمصداق گفتہ آید در حدیث دیگران۔ جس پیرایہ مین ثابت کیا ہے وہ شعر تو بے اختیار قہقہا مار کر لوٹنے کا ہے۔

	چگونہ تقوے خود رانگاہدارد کس بہ آن دیار کہ قحبہ بپے زنا برسد	

کیا مولانا اسواسطے آپ تشریف لے گئے آپ کا تقویٰ رشتہ زنار سا تو ہوا ہی ہی نہین کہ ٹوٹ جاے ۔ مگر احتیاط شرط ہے ۔ اجی حضرت زاہد تو زاہد رند خرابات تک اُسکی چال چلن سے نالان ہین دیکھیے کبتک اسکی بدنیتی بدکرداری کا چلن رائج الوقت رہیگا کہ لحظہ بلحظہ اُسکی عزت وقار ترقی پر ہے ۔ اللہ بس باقی ہوس اگر آپ کو ناندگانون سے آنے کا اتفاق ہو تو بڑی بی صاحبہ مجذوبہ کو میری جانب سے سلام کہئے اور یہ کہدیجیے کہ دورافتادون کی کبھی خبر تو لو ایسی کیا بیخودی ہے کہ جسکو اپنی نظرون مین رکھین اور جسکو نور چشم سمجھین اس سے چشم پوشی کرین ۔ اللہ اللہ کیا مقام ہی ۔ جی چاہتا ہی کہ ایکدن قدم چومون ۔ وعدہ بھی تھا کہ دھوم دھام سے آنا ۔ پھر کب بلاؤ گی اور درشن دوگی ۵

فرض کردم کہ بیا دلتو دلم خورسند است		لیکن این دیدۂ دیدار طلب راچہ علاج

شاد عفی عنہ

۱۸۲

مولوی صاحب جامع معقول و منقول منبع فروع واصول مولوی محمد نور الحسنین صاحب دام فیضکم ۔

آپکے اتحادنامہ مورخہ امروزہ سے نہین معلوم ہوتا کہ بروز پنجشنبہ بمقام ملک پیٹھ جلسۂ دعائیہ مین کس قسم کا انتظام آپ ناظم صاحب کے ذریعہ سے چاہتے ہین ۔ پس اس سے بصراحت ایما فرمائیے فقط

شاد عفی عنہ

۱۸۳
مولوی صاحب جامع معقول و منقول منبع فروع و اصول مولوی محمد نور الحسنین صاحب دام فیوضکم

ایسے جلسون کا انتظام پولس سے متعلق ہے لہذا اگر اکبر الملک بہادر کو لکھا جاے تو مناسب ہی۔ ہان اگر سلامی وغیرہ کی ضرورت ہو تو بنیڈ وغیرہ حسب قاعدہ روانہ کرنا ممکن ہے فقط

شاد عفی عنہ

۱۸۴
مولوی رفیع الدین صاحب

مجھے اڑتی اڑتی یہ خبر پہونچی کہ نواب معتضد جنگ بہادر کے فرزند کی جہان نسبت ٹھیری تھی آپکے مشورہ کی وجہ سے طرفثانی وعدہ خلافی اور عہد شکنی پر آمادہ ہوے ہین۔

اول تو مین اس خبر کو باور ہی کیون کرتا۔ کیونکہ آپ کوئی معمولی مولوی نہین ہین مجھے سخت ناگوار معلوم ہوا کہ آپکی نسبت ایسی افواہین اڑائی جاتی ہین۔ مگر متواتر اخبار نے کسیقدر مجھے مشتبہ کیا۔ خواہ آپ اسکو حسن ظن سمجھیے۔ یا بدظنی خیال کیجیے۔ چونکہ آپ میرے قدیم خیر خواہون مین سے ہونے کے علاوہ میرے فرزند دلبند کے استاد شفیق بھی ہین باین وجوہ مجھے ضرور ہوا کہ اس کیفیت سے آپکو آگاہ کرون یقینی ایسا نہ ہوگا۔ اور اگر طرفثانی کی ودستداری کی خاطر سے آپ نے کوئی مشورہ دیا بھی ہو تو ایسا مشورہ دیجیے کہ گھر بس جائین اور آپکو لوگ خیر سے

یا د کرین - ورنہ مانع خیر کے لفظ سے لوگ یا د کرینگے - اور پوچھنے والے یہ پوچھین گے تو آپ کیا کہین گے ؎

تو برائے وصل کردن آمدی
یا برائے فصل کردن آمدی

وَمَا عَلَیْنَا اِلَّا الْبَلَاغ - فقط

شاد عفی عنہٗ

۱۸۵

مولوی سید عبد الرحیم صاحب

دو کورے گھڑے جنمین ساٹھ مچھلیان زندہ تہین پہونچے - ایک ازانجملہ غرق بحر فنا ہو گئی تھی - خدا غریق رحمت کرے - اُن ٹھہ مچھلیان خانہ باغ کی باؤلی مین چہوڑ دی گئین - اس خوشی کے ساتھ اُچھل اُچھل کر غوطہ زن ہوئین جیسے بچھڑی ہوئی دلہن اپنے دولہا سے ملتی ہے - یا عاشق زار دل فگار اپنے محبوب مطلوب سے ہمکنار ہوتا ہے ظلمات مین سکندر چشمۂ آب حیات دیکھکر بھی اس قدر مسرور نہوا ہوگا جیسا کہ باؤلی کے پانی سے آشنا ہو گئین - الحمد للہ کہ یہ مچھلیان میری باؤلی کی زیب دہ ہوئین - اور سکندر بیچارہ تشنہ لب ناکام واپس آیا ؎

تہیدستان قسمت راچہ سود از رہبر کامل
کہ خضر از آب حیوان تشنہ می آرد سکندر را

سب مجھے ایک تذکرہ یاد آیا -

یاران موافق کے ساتھہ لب جو سیر کر رہا تھا۔ لال لال مچھلیان لطف دکھا رہی تھین
ایک ظراف نے کہا (ماہی دریم گم از پا تا سر۔ تیر سراپا تر) ماہی دریم گم۔ ماہی کا اول
حرف میم اور (ی) پاے ماہی۔ یہ صنعت ہے۔ تیر سراپا تر۔ تیر کا سراپا کیا ہے؟
ت۔ سر۔ اور (ر) تیر کا پاؤن۔ سر۔ اور پا ملکر تیر ہوا جس پل کے نیچے یہ مچھلیان
گذرین اسی پل کی تعریف مین یہ قطعہ مصداق ہے۔

قطعہ

بنا ہی پل یہ دلچسپ و نفیس و خوشنما ایسا	کہ جسکے وصف کا بحر جہانمین شور ہی غل ہے
صراط اسکے حسد مین شکل ماہی ہو تپان ہر دم	گہر سے بڑھ کے اسکی آبرو ہی واہ کیا پل ہے

بہر حال مین آپکی اس چاہ اور یگانگت کا دل سے مشکور ہون ؎

دوست نے بھیجا ارمغان اے شاد	خانۂ اتحاد باد آباد ۔ +

شاد عفی عنہ

۱۸۶

عنایت فرماے من مولوی محمد حسین صاحب

آج گیارہ بجے آپکا خط پہونچا۔ بہت مدت کے بعد آپنے ہمکو یاد کیا۔ خدا جانے
کدہر سے چاند نکلا۔ جو مجھہ بھولے ہوے کو یاد فرمایا۔

جناب آپنے یہ نئی بات پیدا کی کہ مہینون خط نہ لکھین۔ اور جب لکھین
سواے عذر ناچاقی مزاج کوئی سبب آپکو ملتا ہی نہین۔ اس تین سال مین چھہ خط
بھیجے جنکا سر شکن فی مہینہ دو ہوتے ہین ع۔

ہم تو اسکو بھی غنیمت سمجھے

آپکے رفیق شفیق نے جو کچھ آپ سے فرمایا اور آپ نے زیب خط کیا۔ بغور پڑھا
اُنکا یہ حسن ظن ہے جو مجھے بُرا کہتے ہین۔ خدا جانے کیون ناحق وہ مجکو اپنا رقیب سمجھتے ہین
ارے صاحب اگر اُنکا خیال ہے کہ **کشن پرشاد** جاہل ہے۔
پڑھا لکھا نہین۔ تو خیر جاہل ہی ہہی۔ یہ کیا معنے۔ کہ ہر وقت ہر مجلس مین ہماری شکایت
اور یہ کہنا۔ کہ جو کچھ شعر۔ یا نثر کہتا ہے کسی سے لکھوا کر۔ اکثر **سرشار لکھنوی** کا
نام لیا جاتا ہے۔ کہ وہ لکھدیا کرتے ہین۔ اگر یہی خیال ہے تو (بسم اللہ) ع۔

ہمین میدان ہمین چوگان ہمین گو

اگرچہ دو بدو ہونا یا مقابلہ کرنا کوئی متانت نہین۔ اور نہ میرا منصب ہے
بلکہ اکثر اوقات مین یہ سمجھکر خموش رہتا ہون ؎

سعدی	ہنر بچشم عداوت بزرگتر عیبیست گلست سعدی و در چشم دشمنان خار است

بیشک مین شاعر نہین **نثار** نہین۔ مگر ایسا گو کہا بھی نہین کہ بغیر کسی سہارے کے
ٹٹو نہ چل سکے۔ آزمایش منظور ہے تو قلم دوات لین۔ کوئی مضمون یا خط۔ یا کوئی
سین۔ وہ بھی لکھین۔ بندہ بھی گھسیٹتا ہے۔ اُسوقت قلعی کھل جائیگی۔
یہ مین نے مانا۔ کہ مین منشی نہین ہون۔ انشا پردازی مجھے نہین آتی۔ اور نہ مجھے
ابوالفضل۔ یا نعمت خان عالی ہونے کا دعوے ہے۔

مگرہان **میرزا علی بابا شیرازی الاصل** کا شاگرد ہون۔ یہ وہ شخص ہے جسکو **آغا شوستری طوبی** نے میری تعلیم کے لئے انتخاب کیا تھا۔ سیدہی سادی نثر لکھتا ہون۔ مگر **انشاے خلیفہ**۔ اور **انشاے مادہو رام** سے کم نہین۔ عبارت سلیس۔ محاورہ خاص ایرانی۔ بندش چست نہو تو ہار جاؤن۔ اگرچہ آج پندرہ سال سے جب سے کہ اس ریاست ابد مدت کے دفاتر کی زبان اُردو ہوگئی ہے۔ فارسی عبارت مین کسی دوست کو سواے دس بارہ خط یا کچہ کم و زیادہ نہ لکھے ہونگے۔ مگر اب بھی بھولا نہین ہون۔ نظم مین نہ **ذوق** ہون۔ نہ **مومن**۔ نہ **امیر** ہون۔ نہ **داغ**۔ نہ **غالب** ہون۔ نہ **آتش**۔ نہ **حافظ** ہون۔ نہ **سعدی**۔ مگر اپنے مطلب کو نظم مین موزون کر لیتا ہون۔ اُردو نثر لکھنے مین یا ناول نویسی مین **پنڈت رتن ناتھ سرشار لکھنوی** کا نام مین نے اسوجہ سے نہین لکھا کہ میرے ہان موجود ہین۔ یا بقول آپکے دوست کے مجھے نظم و نثر لکھدیا کرتے ہین۔ نہین نہین۔ انسے پوچھ لیا جاے کہ جب وہ **حیدرآباد** آے اُسوقت میری اُردو زبان کیسی تھی۔ اور انکا میری نسبت کیا خیال تھا۔

الغرض مین معمولی لوگون سے نہین ہون۔ مگر ہان معمولی مکتوب نویسی وغیرہ مین اگر **غالب** مرحوم کا چربا نہ اُتار اہو تو ہار جاؤن۔

الغرض جو کچہ مین نے سیکھا اُستادون سے سیکھا۔ صحبت

اہل علم وفضل کی رہی ہے - یہ میرا کلمہ غرور کا نہ سمجھئے - مین تو ہیچمدان ہون - مگر توبہ کر کر کہتا ہون - کہ اگر امراے دولت آصفی مین اسوقت کوئی مقابلہ کرے تو بندہ ہر فن مین اپنی استعداد تہوڑی بہت دکہانے کو حاضر ہے - اور یہہ خانہ زاد و تلمیذ **حضرت آصف** ہون ؎

شاد	تہا جنکو یہ دعوے کہ نہین ہمسا سخنور کہتے ہین کہ یہہ **شاد** کا انداز بیان اور	

بس اب قلم روکتا ہون سمع خراشی معاف کیجئے - **الغرض** کبہی آپکے دوست پہر ایسا ذکر کرین تو یہ خط انہین دکھا دیجئے - اور وہ امتحان دینے کو مستعد ہون - تو بندہ بھی بقول آپکے دوست کے دو چار اُجرتی معاون و مددگارون کو ساتھ لے آتا ہے - جیسے سُنا گیا ہے کہ کہین اجرتی رونے والے بھی ہوا کرتے ہین واللہ اعلم - خدا حافظ فقط

شاد عفی عنہ

تین پہر کا وقت بر سر چاہ خانہ باغ

۱۸۷

جناب حکیم مولوی محمد مظفر الدین صاحب

تا نظر بر چمن وضع جہان وا کردیم	ستمے بود کہ بر دیدہ بینا کردیم
نہ سخن بوے بقا داشت نہ گل رنگ وفا	غیرت آلودہ بہر رنگ نظرہا کردیم
آنچہ بیداری ما دام نظر می فہمد	حیرتے بود کہ در خواب تماشا کردیم

اللہ اللہ یہ کیا ہوا عجبی ہے میں کس منہ سے آپکو تعزیت دون کہ مین خود بھی
اسی آئینہ غم کا حیرتی ہون۔ یہ کیسے کہون کہ صبر کیجیئے۔ کہ مین خود بے صبر ہون۔
صبر کا نتیجہ بعد مرگ جو کچھ ہی ہو۔ مگر یہان بھی ہر دم سکرات کا مزا ملتا ہے۔ افسوس
صد ہزار افسوس ؎

آنکہ از عشرت ندارد نو بہار باغ دہر | زین چمن باید چو شبنم چشم تر بر داشتن
چشم نا واکردہ ایم از خویش بیرون رفتہ ایم | شعلۂ مارا قدم بو دست سر بر داشتن

یہ تعزیت مین آپکو کیا دے رہا ہون۔ میرا دل خود اسوقت عزادار ہے
ناچار کہنا ہی پڑتا ہے عطاکم اللہ صبراً جمیلاً فقط

شاد عفی عنہ

۱۸۸

نیر برج طبابت مرزا اسحٰق بیگ صاحب

آپ شام کو بچون کے ساتھ ہوا خوری کو جاتے ہین۔ ذرا غور سے دیکھئے
کہ ان لڑکون کا میلان طبع کس شئے کی طرف زیادہ ہے۔ کس چیز کو زیادہ غور سے
دیکھتے ہین۔ اور کس علم و فن کی جانب انکا رجحان ہے۔ یہ بات ایک دن کے
تجربہ سے نہین معلوم ہوگی۔ کم سے کم ایک ہفتہ کامل غور سے تجربہ کیجئے اور معیار امتحان پر
پرکھئے اور مجھے اطلاع دیجئے۔ مگر شاعرانہ خیالات کو اسمین دخل نہ دیجئے گا۔
کیونکہ بفضلہ آپ کا تخلص **ساقی** ہے ممکن ہے کہ قدح معیار مین اپنی جانب سے
کوئی نسخہ جز و ممزوج کر دیجئے۔ اور ہم اُسکے نشہ مین ایسے دھت ہو جائیں کہ اصل امر سے

سب بے خبر رہین۔ احقاق حق اور ابطال باطل مرکوز خاطر رہے۔

پنڈت رتن ناتھ صاحب سرشار کو بہر ہیضہ ہوگئی ہے میرا دواخانہ یونانی اور ڈاکٹرخانہ دونون بند ہوگئے تھے مین نے سفوف مغلیا شربت نیلوفر کے ساتھ پلوادیا اور تاکید کی کہ روٹی اور بوٹی ان دونون سے پرہیز رہے۔ مگر آدمیون کی زبانی معلوم ہوا کہ قورمہ اور پراٹھا اور ماش کی دال جسپر ہندوستان کے لوگ جان دیتے ہین۔ ایسے ہضم کر گئے کہ ڈکار تک نہ لی پس پھر کیا تھا ہیضہ کا مقدمہ اور تپ بیچ مین آگیا۔ چارعناصر مین الجھن پڑگئی۔ آپ جم کے انکا علاج کیجیے۔ پنڈت جی کی بیماری کا نام مین نے بندر کا پھوڑا رکھا ہے۔ بندر کا پھوڑا کبھی اچھا ہوتا ہی نہین۔ زخم رو بہ اندمال لایا اور میان اینٹھا سنگہ نے کرید ڈالا۔ پھر ہرا ہوگیا سہ

تیغ کے آب سے دہوتے ہین ترے زخمونکو
دہنِ زخم جگر روز ہرا ہوتا ہے

انکی زندگی کو مین بہت عزیز سمجھتا ہون۔ فقط

شاد عفی عنہ

ساقی خمکدہ طبابت حکیم مرزا اسحاق بیگ صاحب

میرے خط کے جواب مین جو آپنے لکھا ہے کہ جس خدمت پر مین مامور ہون یہی میرے لئے باعث فخر ہے۔ اور اسمین جیسا کہ چاہیئے مجھے تجربہ حاصل نہین۔

پہر دفتر کاروبار بہی کسطرح انجام کو پہونچاؤنگا۔ ؟ مجھے آپکے اس قول سے اتفاق نہین
کسلیئے کہ آپکی لیاقت علمی ایسی محدود نہین ہے کہ دفتر مین آپ کسی عہدہ کے قابل
سمجھے جائین۔ ماشاء اللہ سواد وموا دا چہا ہے۔ انشا لکہنے مین اگر منتہی نہین ہین
تو منصدیانہ انشا پردازی سے بہی آپ بے بہرہ نہین۔ البتہ کچہہ کتب قوانین کا دیکہنا
حال کے نظم ونسق کے لحاظ سے نہایت ضروری ہے۔ اُسکا مطالعہ کسی قانون دان کی
صحبت مین ہوتا رہے تو بہت جلد اسمین کامیابی ہو جائیگی۔ دور کیون جایئے
دیکہیئے پہلے آپکو ایک مصرع موزون کرنے مین تکلف ہوتا تہا اور طبیعت جہجکتی تہی کہ یہ موزون ہے
یا نہین مگر عصر صاحب کے فیضرسان فیضان صحبت مین آپنے شعر کہنے مین بہی
اچھی لیاقت پیدا کرلی ہے۔ بہرحال کوئی کام ہو کار بکثرت۔ باقی ع۔

حیلہ جو را بہانۂ بسیار

بسم اللہ کہکر جس صیغہ مین آپکی دلچسپی ہو اُسی صیغہ کے متعلق کام کرنا شروع کردیجیے
دیکہیئے چندروز مین آپ کیا سے کیا ہو جائینگے۔ طبابت تو اب آپکے بچون کے لئے
فن موروثی سمجہا جائیگا۔ گو آپکو وراثتاً نہ ملی ہو۔ ہان خوب یاد آیا آپنے مجہ سے
رسالہ آب زر۔ جو آب زر کے جواب مین منتظم کیبنٹ کونسل نے
تصنیف کیا ہے۔ طلب کیا تہا میرے پاس ایک بہی جلد نہ نکلی اسکا قصہ ایک طومار ہے
اصل کیفیت یہ ہے کہ کیبنٹ کونسل مین یہ امر قرار پایا کہ سکہ جدید تیار ہونا چاہیئے
بعض اراکین کی یہ راے ہوئی کہ جیسے شاہان سلف کے سکّون مین اشعار مشکوک ہین

ویسے ہی یہان کے سکہ شاہی مین بھی کوئی شعر مشکوک ہو بعد بحث اسکی سرانجام وہی میرے سپرد ہوئی۔ ع۔

قرعہ فال بنام من دیوانہ زدند

مین نے ایک دو شعر کہکر پیش کیے۔ جن مین ایک شعر یہ تہا ؎

سکہ زد از فضل یزدانِ زمن
میر محبوبِ علی شاہِ دکن۔

اس شعر کے مصرع اولی پر جہٹ سے سید علی صاحب بلگرامی نے اعتراض جڑ دیا جیسے یاقوت کی جگہ بلور۔ یا کمخاب پر گلیم کا پیوند۔ وہ کیا کہ یزدان زمن۔ غلط ہے۔ اُسوقت مجھے کوئی مثال یاد نہ آئی۔ مثال کوئی لونڈی تو ہے نہین کہ ہر دم حاضر رہے۔ خموش رہا۔ آتے ہی آغا شوستری طوبی اور خدا بخشے عرشی۔ ان دونون سے اِس اعتراض کا جواب طلب کیا۔ مگر الحمد للہ الحق یعلو ولا یعلی۔ دونون نے مدعی کے اعتراض کو منسوخ کر دیا۔ ان دونون کے جواب اپنے لایق دوست شمس العلما صاحب کے ہان بھیجدئے بس کیا پوچھتے ہو غضب ہی ہوگیا۔ تڑ سے چند روز کے بعد ایک رسالہ طبع ہوگیا جسمین شاد بیچارہ تو خیر مگر طوبی اور عرشی دونون وہر لئے گئے۔ وہ گھن گرج اعتراض کہ الٰہی توبہ الٰہی توبہ اب اسکے بعد قصہ زیادہ ہے۔ لکھنے کو دفتر چاہیے۔ گو اس اعتراض اور جواب کے مرض کا توتا ہم نہین پالتے۔ معترض ایسے کہ ہاری مانین نہ جیتی۔ بہر کیف

بحمد للہ کہ بالا ہمارے ہی ہاتھ رہا۔

الغرض اعتراض کی توپون پر ایک دم سے بتی لگا دی گئی مگر وہ توپین رنگک چاٹ چاٹ کے رہ رہ گئین۔ اور ہمارے شعر کے سپہبد جنرل میرعسا کر کے خم وچم وہی بدستور کشتی مخالف ایسی ڈوبی کہ ابتک نہ اُبھری۔ خیر رفت وگذشت۔ یہ بھی یارونکی دل لگی تھی بقول **غالب**

چھیڑ خوبان سے چلی جاے **اسد**
گر نہین وصل تو حسرت ہی سہی

مزاج مین آج بھی کیسقدر پستی ہے فرحت نہین۔ ہمکو کوئی مفرح دوا دیجئے اور ہماری دعا لیجئے۔ اس ہاتھ دے اُس ہاتھ لے باقی عندالملاقات فقط

۱۹۰ دوا کا طالب **شاد عفی عنہ**

ساقی ممکدۂ طبابت مرزا اسحاق بیگ صاحب

الحمد للہ آج طبیعت چاق ہے۔ آپ نے غسل صحت کی اجازت دی۔ اور اُدھر مکان روانہ ہوے۔ یہان مین نے خط بنوایا اور خدا کا شکر ادا کرکے نہایا۔ دو گولیان کنین کی استعمال کین۔ **ڈاکٹر تفضل یاب جنگ بہادر** آئے تھے۔ اُنسے ملا اور اپنی سرگذشت بیان کی۔ انکی واپسی کے بعد کھانا کھایا اور **ریڈنگ روم** مین مطالعہ کتب کرتا تھا۔ کہ دفعتہً کسی نے خبر دی کہ **شاہ پیر وزیر قادری** آئے ہین۔ فوراً اُنہین بُلایا بعد از خیر وعافیت اُنہون نے مجھ سے دریافت کیا کہ

مرزا اسحاق بیگ صاحب کہان ہین - مین نے اُنسے وجہ استفسار دریافت کی شاہ صاحب نے میری اتنی سی تحریک پر آپکی وہ مدح سرائی کی کہ آپکو رشک مسیح بنادیا اور فلک چارم پر بٹھا دیا تحقیقات کے بعد معلوم ہوا کہ آپنے شاہ صاحب کے مریدون مین سے بعض کا علاج جو امراض مہلک تسلیم کئے گئے تھے اس خوبی سے بلا کسی مشورہ کے علاج کیا کہ گویا انہون نے دوبارہ زندگی پائی - آپنے مسیحائی کی - مین اس کیفیت کے سُنتے ہی بہت حیران اور ششدر رہا اور تعجب ہوا کہ آپنے ایسے مہلک امراض مین جرأت کرکے کامیابی حاصل کی - ماشاء اللہ آپ بھی چھپے رستم نکلے - آپ کے کمال آج ظاہر ہوئے - یون تو آپکو خرد سالی سے جانتا ہون اور یہ بھی معلوم ہے کہ جد مرحوم کے زمانہ مین جب ڈاکٹر شمس الدین خانصاحب معالج رہتے تھے وہ صرف برائے نام رہا کرتے تھے سب بار آپ ہی کے سر تہا - اور ابتک بھی آپکی جفاکشی اور حاضر باشی کا مین قائل ہون - آپکا تو یہ قول تہا کہ مجھے سوائے معدودے چند امراض کے زیادہ علاج کرنے مین دراک نہین - مگر آج کھلا کہ یہ سب کسر نفسی ہے جو عین دلیل کمال ہے - واللہ جی خوش ہوگیا - خداوند عالم آپکے ہاتھ مین ایسی ہی شفا دے کہ جو مریض آپسے رجوع ہو وہ آبحیات پیکر جائے -

شاد عفی عنہ

۱۹۱

عیسیٰ نفس سخن سنج فلک چہارم فضل رب صاحب عرشی

آپ کی عرضی مع ایک رسالہ کے جو طاعون کے متعلق حکیم اجمل خانصاحب نے

تحریر کیا ہے پہونچی - خدانخواستہ آپکی وفات کی تاریخ دیکھکر بہت ہی ہنسی آئی دوستونکی دل لگی بھی ایک دلچسپ مذاق ہے - خدا ایسون کو سمجھے - اور ایسی دوستی پر اوس پڑے بہرحال **عرشی** تخلص کی پھبتی ہوئی کہ زندہ آپکو عرش پر پہونچا دیا - واقعی بڑے نصیبے والی ہو سوائے **عیسیٰ علیہ السلام** کوئی زندہ آسمان پر نہین گیا - مگر عرشی اس چودھوین صدی کے زمانے مین - **حیدرآباد** دکی زمین سے دن دونا کرسید ہے جنت ہی سدھارے اور پھر لوٹ بھی آئے - آپ بھی عیسیٰ نفس ہین - خدا اچھا رکھے کسی روز نہ ملئے - اگرچہ مجھ سے **حکیم صاحب** مذکور سے ملاقات نہین ہے - مگر انکے اس اخلاص کا مشکور ہون آپ اب ہمارا شکریہ حکیم صاحب تک پہونچا کر مطلع کیجئے فقط

شاد عفی عنہ

---

۱۹۲ خالِ رخسار فضل و کمال خواجہ الطاف حسین صاحب حالی

یہ ظاہر ہے کہ آپ سے مجکو تعارف نہین - مین اور آپ روشناس نہین - اس بے تعارفی مین بے تکلفی رہینے چہ - مگر مین اپنے دل کے ہاتھون مجبور ہون - کان و ہر گز سُنئے - مین نے آپکے تصنیفات سے دو کتابین دیکھین ایک **حیات سعدی** (بارک اللہ) دوسری **یادگار غالب** - (سبحان اللہ) -

مجھ مین نہ اسقدر استعداد ہے نہ قابلیت کہ آپکی تعریف کرون - مگر یہ ضرور کہونگا کہ یہ دونون کتابین انمول ہین - اور آپکا دم مغتنمات مین سے ہے - خدا چشم زخم حوادث سے بچائے -

مین نہ عالم ہون نہ فاضل ۔ نہ ادیب ۔ اور نہ شاعرون مین میرا شمار ہے ۔ ایک
بندۂ خدا ہون ۔ اور حضرت ظلسبحانی حضور شاہ دکن ؎

زبان پہ بار خدایا یہ کس کا نام آیا
کہ میرے نطق نے بوسے مری زبان کے لئے

کا ایک ادنیٰ جان نثار اور نمکخوار ؎

جسے شاد کہتے ہین سب خاص و عام
وہ ہے خانہ زاد حضور نظام

ہان اسمین شک نہین کہ اہل کمال کے فیض صحبت سے کچھ شُد بُد جاننے لگا ہون
اگر یہ کہون تو می زیبد ؎

کمال ہمنشین در من اثر کرد
وگرنہ من ہمان خاکم کہ ہستم

آپ نے یادگار غالب کے خاتمہ مین لکھا ہے کہ (راقم کو مرزا کے کلام کے ساتھ
جو تعلق بد و شعور سے آجتک برابر چلا جاتا ہے اُسکو جا ہو اس معتقدانہ جوش عقیدت کا نتیجہ
سمجھو جو انسان کو اندھا اور بہرا کر دیتا ہے ۔ اور چاہو اس عقیدت کا ثمرہ خیال کرو
جو نہایت زبردست شہادتون سے حاصل ہوا ہے) مین آپکے اخیر فقرہ سے بالکل متفق
ہون ۔ متقدمین مین حضرت سعدی علیہ الرحمہ اور متاخرین مین مرزا غالب
مرحوم ان دونون کے دلچسپ اور بیش بہا کلام کا والہ و شیدا ہون ۔

اب سُنئے کہ جس حالت مین آپکو اور مجھے **غالب مرحوم** کے کلام کے ساتھہ ایک دلی تعلق اور اسی دلی تعلق کی بدولت آپ کے دلچسپ تالیفات وتصنیفات نے مجھے اس بیگانگی مین بے تکلف کردیا تو یہ ذریعہ تعارف پیدا کرنے کے لئے بالکل کافی ہے۔ کاش ابھی غالب مرحوم نہ مرتے۔ یا اُنکی حیات مین مین ذیشعور ہوتا ؎

زندہ جو کہین ہوتے ابھی حضرت **غالب**
اے **شاد** ترے دل کی تمنا بھی بر آتی

خدا بخشے اگر مرحوم زندہ ہوتے تو مین اپنا حرز جان کرتا ع

کجا بود مرکب کجا تاختم

بات یہ ہی کہ جسقدر مرحوم کے تصانیف مطبوعہ کے نام آپ نے یادگار غالب مین لکھے ہین وہ سب مع اپنے کل تصانیف کے بذریعہ (ویلوپی بل پارسل) روانہ کیجے اور جسقدر مکتوب وغیرہ مرحوم کے جیسا کہ آپنے **یادگار** مین ذکر کیا ہے طبع ہو جاتے مین وقتاً فوقتاً بھیجدیا کیجئے۔

کیا کوئی کتاب خانہ ایسا ہے جہان سے وقتاً فوقتاً آپ کے ذریعہ سے بغرض مطالعہ یا خریداری طلب کرسکتا ہون۔ ضرور لکھئے۔ میری کج مج زبانی اور لوٹی پھوٹی اُردو پر اعتراض نہ کیجئے گا والسلام فقط

شاد عفی عنہ

۱۹۳ سرشار بادۂ فصاحت پنڈت رتن ناتھ صاحب

اللہ آپکو ہوش مین لائے - آپ کا شقہ سوار کے ہاتھ ابھی ابھی پایا - من چہ می سرایم
وطنبورۂ من چہ می سراید - کا مفہوم صادق آیا - آپکی جادو طرازی اور سحر پردازی کا
مین کیا تمام ہندوستان قائل ہے - مگر مرد خدا خط تو اچھی طرح پڑھا کرو - مین تو
لکھتا ہون کہ **فیض صاحب** کا مشاعرہ کل ہی ہے - آپ میری غزل لیجا کر
حسب معمول پڑھ دیجئے - کھلی ہوئی بات ہے - آپ اُسکے جواب مین لکھتے ہین کہ
(سرکار فدوی نے فیض صاحب کے مشاعرے کے لئے کوئی غزل نہین کہی)
معقول؟ اب آپ ہی کہیے کہ من چہ می سرایم وطنبورۂ من چہ می سراید یہ پھبتی آپ پر
ہوتی ہے یا نہین - مگر آپ سے شکایت کرنا بیکار ہے کیونکہ آپکا تخلص **سرشار** ہے
اگر در خانہ کس است یک حرف بس است - آپ لکھتے ہین کہ نقط بالین مونث ہے
سلمنا سرشار - مگر وہ تو میرا کلام نہین ہے - لہذا مجھپر اعتراض کیا اُس خط کو پھر برای خدا
پڑھیے اور میری غزل فیض صاحب کے مشاعرہ مین پڑھ دیجئے -
پنڈت جی - واللہ طرز غزل خوانی کا آپ پر خاتمہ ہے - اب بلیرڈ بازی کا
وقت ہے - والسلام فقط

شاد عفی عنہ

---

۱۹۴ پنڈت رتن ناتھ صاحب

آپکا شقہ پہونچا - آپ لکھتے ہین کہ خداوند کل شبکو ایک رنگیلے دوست کے ہان

سرکار کی ایک نادر غزل ایک قتالہ عالم پری چہم خوبرو خوش گلو کی زبان سے سنی۔
بھڑک گیا) اول تو وہ قتالہ عالم کون تھی جسکو آپ نے پری چہم کا خطاب بے دھڑک
دیدیا۔ اُسکو اپنی خوش نصیبی پر جسقدر ناز ہو کمی زیبد کہ آپ سے ناولسٹ اور شاعر
اُسیر ہو گئے۔ ع۔

قدر گوہر شاہ داند یا بداند جوہری

معشوق کے پرکھنے والے تین قسم کے لوگ ہوتے ہین۔ شاعر ناولسٹ
اور مصور۔ ہان وہ غزل آپنے نہ بتائی جو گائی گئی تھی۔ اسکا کوئی شعر یا مصرع یاد ہو تو
ضرور لکھئے۔ حضرت مین نے آجتک کسی رنڈی کو اپنی غزل نہین دی لیکن اگر
کوئی میرے دیوان سے غزل چرا کر لیجائے اور اپنی محبوبہ مطلوبہ مرغوبہ کو گانے کے لئے
دے آئے تو اسکو مین کیا کرون۔ جیسے آپ ہی نے ایک ٹھمری میری لکھی ہوئی ہاتھون ہاتھ
کسی کے ہاتھ مین دی تھی۔ کیون ہے نہ سچ کی ع۔

ہاتھ لا اُستاد کیون کیسی کہی

حقیقت یہ ہے کہ نواب فصیح الملک بہادر داغ دہلوی کی جسقدر
غزلین گائی جاتی ہین اور جسقدر حضرت داغ کے کلام نے شہرت پائی تمام دنیا مین
کسی نے نہین پائی۔
امیر مینائی کا ایک مطلع آپ نے پرسون پڑھا تھا جسکا ایک مصرع تند
مجھے یاد ہے ع۔

ہائے کیسی اس بھری محفل مین رسوائی ہوئی

اسکا دوسرا مصرع لکھہ بھیجیے فقط

مصرع کا طالب شاد عفی عنہ

۱۹۵

سرشار ذیوقار پنڈت رتن ناتھہ صاحب

مجھے آپکی اس راے سے کہ (طرز) کا لفظ مونث ہے ضرور اختلاف ہوتا اور مین تعجب کرتا کہ اتنا بڑا طبیعت دار آدمی اور (طرز) کی جمع (طرزین) لکھے سنا تو یون ہی ہے۔ کہ انکی روش۔ انکا رنگ۔ آپکا طرز۔ آپکا رویہ۔ مگر جب آپنے اپنے اُستاد گرامایہ تدبیر الدولہ منشی مظفر علی خان اسیر لکھنوی اور جہان اُستاد فصیح الملک بہادر داغ دہلوی۔ اور منشی امیر احمد صاحب مینائی لکھنوی کی مثالین دین کہ وہ طرز کو مونث باندھتے ہین تو پھر اب گنجایش اعتراض یعنے چہ۔ لیکن پنڈت جی (اچھی طرز) کہنا کانون کو اچھا نہین معلوم ہوتا۔ اور اِسکے تو آپ خود قائل ہین کہ اہل لکھنو آجکل طرز کو بالاتفاق مذکر بولتے ہین۔

ہان صاحب خوب یاد آیا۔ آپ نے کچھ بند جو بطرز مراثی تصنیف کئے ہین سب مجھے روضۂ شریف مین دکھاے تھے انمین سے ٹیپ کا شعر مجھے یاد ہے آپ سکتے ہین ؎

ہو سبکو عشق میرے کلام نفیس کا
ہر شعر مین ہو طرز دبیر و انیس کا

بندگی پنڈت جی - اب کہئے آپ نے طرز کو مذکر باندہا ہے یا نہین - اور آپ اسکو کیا کہئے - پبلک کا میلان طبع ہی آجکل یہ ہے - اگر برا نہ مانو تو ایک بات کہون - مین نے ایک ٹیپ کے مصرع ثانی مین ایک لفظ بدلدیا آپنے لکھا ہی -

ہر شعر مین ہو طرز دبیر و انیس کا

مین نے یون بدل دیا -

ہر شعر مین ہو رنگ دبیر و انیس کا

میرا خدا اور مین کہ یہ بطریق اصلاح نہین ہے - ایک بات ذہن مین آئی لکھدی اسوقت ایک شعر یاد آیا - کان دہر کر سنئے ؎

الٰہی نرم گردان از کرم دلہاے خوبان را
وگرنہ عشق را ناپید کن یا عشقبازان را

بارک اللہ - اسکا لطف روکھے پھیکے آدمیون کو نہ آئیگا - ہاے اسکا لطف کوئی چوٹ کہاے ہوے دلون سے پوچھے - خدا جانے کس عاشق تن کا شعر ہے - تشنہ دہلوی کا بھی ایک شعر یاد آیا - اللہ میان کی طرف مخاطب ہو کر کہتے ہین ؎

تشنہ	یہ دن ہتون کو حسن بخشا تہا جو ہم بہولے سنگ تجھے منصفی اے داور روز قیامت چاہئے

اب مطب مین جاتا ہون - خدا حافظ فقط

شاد عفی عنہ

۱۹۶ پنڈت رتن ناتھ صاحب سرشار

آپ نے عجب مُرڈچڑے چپجر ٹڈ گدہے کو میرے پاس بھیجا - ہاری مانتا ہے نہ جیتی ڈیوڑہی مین کسی کا کہنا سنتا ہی نہین - اپنی ہی کہے جاتا ہے - بس وہی مرغی کی ایک ٹانگ حنا کے تیل کے ۵ سیر دام مانگتا ہے - مین جانتا ہون کہ آپ کے لکھنو مین حنا کا تیل ایسا عمدہ کہنچتا ہے کہ روے زمین پر نہین ہوتا - مگر خود لکھنو والون نے کہا کہ انتہا سے انتہا اسکی قیمت ۵ روپیہ سیر ہے - یون کسی تاجر کے ساتھ سلوک کرنا اور بات ہے - مگر بیوقوف بنکر دینا عقل سلیم کے خلاف ہے - اسکے بعد عطر موتیا - عطر ناگیسر چہہ چہہ تولہ میرے ایک شاگرد پیشے کے گلے زبردستی مڑہ گیا اور کہہ گیا کہ سرکار کی سواری چارمینار کے پاس ملی - حکم دیا کہ آننا آننا جا کر دے آ - اور رسید لکھوا لے گیا - شاگرد پیشہ نیا آدمی ہے غپا کہا گیا - چکمے مین آگیا - اِس گدہے کو اتنی عقل نہین کہ یہ میری شان کے شایان کب تہا کہ ذرا سے کام کے لئے سواری راستہ مین روکتا لاحول ولا قوۃ اگر عطر کی ضرورت ہوتی تو کسی سوار کو دوڑا دیتا - مین نے اِس عطر فروش کو حنا کے تیل کے دام دلوا دئے - اور چکٹ عطر جو جہانسا دیکر بیچ گیا تہا پہیر دیا - اور کہدیا کہ آئندہ ایسا فریب کیا تو جو چور کی سزا وہ تیری سزا - آج سہ پہر کو تُفن بہین کہائیے گا فقط

شاد عفی عنہ

---

۱۹۷ سرشار ذیوقار پنڈت رتن ناتھ صاحب

آپ لکہتے ہین کہ سرکار کی ایک چہوٹی کی غزل کل شب کو فدوی نے ایک قتالہ عالم کی

زبان سے سنی۔ جس نے لوز کا گلا پایا ہے ؎

ملے ہمکو غنچہ دہن کیسے کیسے
سہی قد و نسرین بدن کیسے کیسے

یہ نہ معلوم ہوا کہ وہ قتالہ عالم کون تھی۔ مین تو آپکو لکھہ چکا ہون کہ مین نے اپنی کوئی غزل کسیکو گانے کے لئے نہین دی۔ مگر یار لوگون نے میرے دیوان سے چورا چورا کر ارباب نشاط کو دینی شروع کین۔ اگر وہ آپکی قتالہ عالم خوش گلو اور ناہید نغمہ ہے تو کسی فرصت کے روز ضرور سنونگا۔ مقدم سرکاری کام۔ اس سے فرصت ہو تو بعد یادِ خدا۔ ناچ رنگ۔ عیش و آرام۔ اسوقت ایک مطلع ہوا ہے واد طلب ہے ؎

شاد سے انکو حجاب دیکھئے کبتک رہے
رخ پہ یہ زرین نقاب دیکھئے کبتک رہے
شاد

ایک قافیہ اسمین سب بے نظیر و عدیم المثل سوجھا ہے (پا در رکاب) سچ کہئے گا کہان سے ڈھونڈھ کے لایا ہون ع ۔

ہم آسمان سے لائے ہین ان زمینون کو

جگنی جو عورتین گلے مین پہنتی ہین۔ یہ لفظ جگنی صحیح ہے یا **جگنو**۔ سنا تو یون ہی ہے ع ۔

کہین جگنی تری اڑ جائے نہ جگنو ہو کر

لکھنو والے اور لکھنو والیان کیا بولتی ہین رفقط

شاد عفی عنہ

۱۹۸

اجی حضرتِ سرشار

میری غزل کو جو آپ نے سراہا ہے اسکا شکریہ مین ضرور ادا کرتا - اور اب بھی ادا کرتا ہون - لیکن پورے طور پر شکریہ تب ادا کرتا جب مین جانتا کہ یہ غزل اِس تعریف کے قابل ہی - مین جانتا ہون - اور میرا خدا جانتا ہے کہ مین کچھ بھی نہین جانتا - اور اگر کچھ جانتا ہون تو یہ جانتا ہون کہ ؎

آنکس کہ بداند و بداند کہ نداند	اسپ طرب از گنبد گردون بجہاند
وانکس کہ نداند و بداند کہ نداند	او ہم خرک خویش بہ منزل برساند
وانکس کہ نداند و بداند کہ بداند	در جہل مرکب ابد الدہر بماند

ظہوری شیرازی کتنا بڑا شاعر - اور نستعلیق گو بے ہمتا تھا - انکا ایک شعر یہ ہے ؎

بدہ ساقی آن مایۂ قوت را
کہ سازم علاج عقل فرتوت را

مدرسے کے ایک طالب علم نے آنکر کہا - (کچھ عرض کرنا ہے) اور جواب سُننے کے قبل اس شعر کی تقطیع کی - کہ سازم فعولن - علاجق فعولن - لفر تو فعولن -

اب ظاہر ہی کہ عقل کا عین تقطیع سے گر جاتا ہے - علاجق ہوتا ہے اور ع عین سراسیمگی کے ساتھ دُم دبا کر بھاگتا ہے -

ظہوری نے جھلّا کر کہا - کہ (مرغکہ این مصرع ثانی از آن مانیست من باین طور

گفتہ بودم ؎

	بدہ ساقی آن مایۂ قوت را	
	کہ سازم جوان عقل فرتوت را	

آج مراثی دبیر و انیس مین پڑہ رہا تہا - خود میر انیس صاحب لفظ طرز کو ٹیپ کے ایک شعر مین ندکر باندہے بیٹھے ہین - جل جلالہٗ - ذرا پنڈت جی کی آو بہگت کر دیجئے گا فقط

شاد عفی عنہٗ

۱۹۹

سرشار ذیوقار پنڈت رتن ناتہہ صاحب

آپکا قاعدہ ہے کہ جب کبھی آپ کا جی کہین باہر جانے اور یاران طریقت کے ساتھ رنگ رلیان منانے کو چاہتا ہے تو آپ بیماریکا عذر لنگ پیش کرتے ہین اور بیماری بھی وہ جسکو کوئی دیکھہ نہ سکے - کبھی تو ثقبہ عنبیہ چشم کے اندرونی طبقات کے ساتوین پردے مین درد ہوتا ہے کبھی قلب کی حرکت ثانی کمزور ہو جاتی ہے - غرض کہ کُرکُری کے بہانے سے آپ کہسار کشمیر کے گہوڑے بنجاتے ہین - اور کبھی کانٹا لگنے کا حیلہ کرکے بہرائچ کی مینا سے مقابلہ کرتے ہین - مگر واہ رے مین - آپکا ایک کشمیری پیچ بھی مجہسے نہین چل سکتا ؎

	بہر رنگے کہ خواہی جامہ می پوش	
	من انداز قدت را می شناسم	

راے مرلیدھر کے باغ مین آپکا الگ تھلگ رہنا خالی از علت نہین۔ کوئی سبب خاص ضرور ہے ع۔

براے نہفتن شلجم گرنجیتہ کا شو

مرلیدھر کا باغ کوئی نیلگری یا اوٹی کمانڈ۔ یا نینی تال۔ یا مہابلیشر یا دارجیلنگ نہین ہے۔ کوئی سینیٹریم نہین کہ وہان آپ بتبدل آب وہوا کے لئے گئے۔ مطلب سعدی دیگر است ع۔

من خوب می شناسم پیران پارسا را

مگر ہان کہئے تو پرسون شب مین مین نے جو رقعہ بھیجا تہا اسکی عبارت کیسی تھی آپکو دعوے تہا کہ لکھنو والون کے مقابل مین اور خصوصًا سرشار کے مقابل مین کوئی نثر نہین لکھہ سکے گا۔ مگر اب بھی مانوگے کہ نہین کہ ہم حیدرآبادی بھی کچھ لکھہ لیتے ہین سچ کہنا کہ بارش کی کیسی عمدہ سبزی نثر مین کہینچکے دکھائی تھی۔

اس سین کے پڑہنے سے بارش کا سمان ضرور بندہ گیا ہوگا۔ اور رمے وے خانہ ساقی وجانانہ کی ضرور دل مین یاد آئی ہوگی۔ اب بھی اس بڑہاپے مین یہ اوپج کی لیتی ہو باقی عند الملاقات فقط

شاد عفی عنہ

۲۰۰

مہربان پنڈت رتن ناتھہ صاحب سرشار

کسی انگریز سے اسکے سررشتہ دار نے کہا کہ صاحب ہمارے ملک کا سب سے بہتر

میوہ آم ہے اسنے ہنسکر کہا۔ نہین نہین۔ آم وام نہین۔ تمہارے ہندوستان کا سب سے بہتر میوہ جسکو ہم پسند کرتا ہے پھوٹ ہے۔ یہ برجستہ فقرہ سینہ بسینہ چلا آتا ہے۔ واقعی کیا بات کہی ہے۔ واہ رے ہندوستان ع۔

جو بات کی خدا کی قسم لاجواب کی

جو بات کی بے تکی۔ اب اس سے بڑھکر کیا ہو سکتا ہے۔ کہ اتفاق سے اس ملک کو کوئی بحث ہی نہین۔ یورپ مین بھی ہر ملک مین اتفاق ہے۔ مگر ملک اور بادشاہ کے فائدہ کے لیئے۔ مثلاً روس مین نہلسٹ۔ روم مین مراوسٹ۔ فرانس مین سوشلسٹ جرمن مین کیمونسٹ۔ برطانیہ اعظم مین پارنلائٹز وغیرہ وغیرہ۔ لیکن غیر ملک کے ساتھ جنگ چھڑی اور سب رعایا مین ایکا ہو گیا۔ ہندوستان بالکل اسکی ضد۔ جہان کہین جنگ چھڑ گئی تو بس۔ دبی داتون آپ بھی ادھر ہی کی، گانے لگے۔ فتح کے نقارچی۔ اپنے اپنے حلوے مانڈے سے کام ہے۔ آپنے جو لکھا تھا کہ فلان فرقہ حیدر آباد پر فلان فرقہ غالب آیا۔ اور اسپر آپنے بڑی خوشی ظاہر کی تھی۔ مگر مجھے آپکی راے سے اتفاق نہین ہے کیونکہ تو تو مین مین سے ہمارے ملک کا کوئی فائدہ نہین۔ اور نہ ہمارے مہذب ملک مین یہ بات اچھی نظر سے دیکھی جاتی ہے۔ ہان اگر دو فرقون مین یہ بحث پیش ہو کہ سر رشتہ تعلیم کا کورس یون بدلنا چاہیئے۔ انگریزی اور عربی کی نایاب کتابون کا تلنگی اور اردو مین ترجمہ ہونا چاہیئے۔ ڈاکخانہ کے محکمہ مین ان ان ترقیون کی ضرورت ہے۔ ریلوے شاخ مین ترمیم طلب امور یہ ہین۔ انسداد رشوت ستانی کی ان ان ذرائع سے

فکر کیجائے۔

گورنمنٹ کے مصارف سالانہ کی تخفیف کے مسئلہ پر غور کرین تو البتہ چشم ما روشن دل ما شاد۔

اللہ کا شکر ہے کہ اب ہم **حیدرآبادی** ماشاءاللہ ترقی کر رہے ہین پچیس برس اُدہر کیا تھے اور اب کیا ہین۔ زمین اور آسمان کا فرق ہے۔ اللّٰھم زد فزد فقط

شاد عفی عنہ

---

۲۰۱ **مہربان پنڈت رتن ناتھ صاحب سرشار**

مین آپکی فراست کا قائل ہوگیا۔ اور کیون نہ قائل ہون۔ خیر سے جو سوجھتی ہے لاجواب۔ وہ سمندر جسکا اور نہ چھور۔ خدا نے اونٹ کیون نہ پیدا کیا جسکی کوئی کل ٹھیک نہین۔ یہ مانا کہ بعض اوقات سلطنتون کے گورنمنٹون کو حسب مصلحت ملکی بدرجہ مجبوری ایک فرقے کو دوسرے فرقے سے لڑوا دینا پڑتا ہے۔ مگر کب جب گورنمنٹ مستقل طور پر نہ قائم ہوئی ہو۔ اس طوائف الملوکی کے زمانے مین اگر کل رعایا اور کل ماتحت صوبے ایک ہوجائین تو گورنمنٹ ہاتھ سے جاتی رہے۔ دور کیون جاؤ۔ **ہندوستان** کی تاریخ دیکھو جب دوسری حکومت کے نزدیک یہ بات ثابت ہوئی کہ مختلف اقوام ہند بڑہتی اور زور پکڑتی جاتی ہے۔ تو جو قوم زبردست تھی اُسکو مدد دیکر طاقتور قوم کو نیچا دکھایا۔ اور جب اس زبردست قوم نے اپنی قوت کے زعم مین سرکشی کی تو اور قومون کو مدد دیکر اسکی طاقت کو توڑ دیا۔

بہادر سکھون اور شجاع مرہٹون اور نواب ناظم بنگالہ اور شاہ اودہ کے تلورئے اور گلچلے پوربیون اور ٹیپو سلطان اور حیدر علی میسوری کو باہم یکے بعد دیگرے شہ دیکر جوتا ناتو یہ باہم کٹ مرے - انکی طاقتون کو گھٹا گھٹا کر یہ حکمت عملی کی کہ مرہٹا سردارون کو باہم لڑوادیا - وہ اپنی اپنی فکر مین تھے - ہر سردار چاہتا تہا کہ مین ہی دوسرا سیواجی ہوجاؤن -

اِس پہوٹ کا یہ نتیجہ ہوا کہ مرہٹون کی قوت زائل ہوگئی - اور باہم بدہ بہیٹر ہوکر اسطرح لڑ بڑے جیسے مرغبازی مین اصیل لڑ مرتے ہین - پہر تو تلوارون کی بجلیان اسطرح چمکین کہ خرمن ہستی جہلس کے خاک ہوگئی - حریف کی بن آئی -

ہان مجھے خوب یاد ہے - کسی وقت میرے نانا خدا بخشے جنکو زندہ تاریخ کہنا بجا تہا - کبہی اِس قسم کا ذکر آیا تو فرماتے تھے کہ انگریزون کا یہ مقولہ ہے کہ ہمنے ہندوستان مسلمانون سے نہین لیا - بلکہ مرہٹون سے لیا - یہ اُسوقت کا ذکر ہے - اب خدا جانے کیا قول فیصل ہو - مگر قول فیصل وہی ہوگا جو پہلے اُنہون نے بیان کیا -

اسوقت امن وامان ہے - ملکہ معظمہ قیصرہ ہند کی عدل گستر حکومت مین سب ریاستین چین مین ہین - اگر ایک فیوڈٹری ریاست کسی دوسری سے برسر جنگ ہو تو سرکار انگریزی بیچ بچاو کردیتی ہے -

بہرحال عناصر مین اعتدال رہنا صحت کی دلیل ہے - اسی طرح رعایا مین امن کے وقت اتفاق ہونا دلیل استحکام ریاست ہی ع -

	بسیار سفر باید تا پختہ شود خامے	

والسلام فقط
ناصح مشفق شاد عفی عنہ

۲۰۱
پنڈت رتن ناتھہ صاحب سرشار

میرا میلان طبع آجکل الکتاب علم سیاست مدن کی جانب زیادہ تر ہی ایڈم سمتھہ کی کتاب ولتھہ آف دی نیشن جو آپ نے تجویز کی تھی وہ منتہیون کے لیے زیادہ موزون ہے۔ اور ضخیم بھی بہت ہے مسٹر فاسٹ آنجہانی کے لایق اور فرزانہ میم صاحب نے جو رسالہ تمدن کی نسبت لکھا ہے وہ میرے پڑہنے اور ترجمہ کرنے کے لیے ازبس موزون ہے۔ پندرہ بیس صفحون کا ترجمہ کیا ہے تاکہ مطالب وغوامض ذہن نشین ہوجایین۔ ترجمہ سے ذہن اور قوت دراکہ کو بڑی مدد پہونچتی ہے۔ آج کسی وقت ترجمہ سناون گا۔ اردو اور فارسی مین تو بفضلہ اچھی طرح مہارت حاصل ہے۔ دیکھیئے رفتہ رفتہ اسمین بھی دستگاہ حاصل ہوجایگی۔ شکسپیر کے پلیز مین سے چرچری بی بی شرو ڈ کا ترجمہ نظم مین ہو تو کیسا۔ مثنوی گلزار نسیم۔ نلدمن تحفۃ العراقین کے رنگ مین آپکی مثنویان بھی اسی بحر مین ہین۔ اسلیے ہم بھی چاہتے ہین کہ انہین بحور مین شناوری کرین اور دُر مقصود لائین۔

مجھے بھی یہ چہچہاتا ہوا رنگ بہت پسند ہے۔ پہلے مین نے دس بارہ شعر بحر ہزج مسدس مقصور مین کہے تھے۔ یوسف زلیخا سے جامی اور مثنوی زلالی اور

غنیمت کے رنگ مین - مگر اب دوسرا ڈھرا اختیار کیا -

ایک صاحب نے جو خواہ مخواہ میرے شاگرد بنتے ہین ایک مثنوی اصلاح کے سلئے بھیجی ہے - پڑھیئے گا تو مارے ہنسی کے لوٹن کبوتر بنجائیگا - کہین تو -

	آیا تھا کسی شہر مین اک ہنس بچارا	

یہ طرز ہے کہین -

	عزیز وحق تعالےٰ کبریا ہے	

جل جلالہٗ - یہ صاحب اگرچہ قوم کے بنئے ہین - مگر صاحب عزت ومنصب ہین - فرمایش کی ہے کہ اس مثنوی کے لئے نام تجویز کرون - بنئے کی رعایت کے مطابق مین نے چھوٹتے ہی تڑسے کہا کہ اس مثنوی کا نام **پنسیری** سچ کہنا کیسی پھبتی ہوئی - اگر یہ **صاحب** حلوائی ہوتے تو اس مثنوی کا نام پنچ میل مٹھائی رکھتا - **برفی - پیڑا - لڈو - گلاب جامن - امرتی** سب ایک چنگیر مین اور اگر **گندہی** ہوتے تو **مثنوی کا عطر مجموعہ** نام موزون تہا -

والسلام فقط

شاد عفی عنہ

---

۲۰۲ پنڈت رتن ناتھ صاحب سرشار

آپکا خط پہونچا - بغور دیکھا - خوشنویسی کا چشم بد دور آپ پر خاتمہ ہے - اخاہ - اب آپ بھی نام خدا ایسے ہوے کہ **اخبارات** کا مطالعہ شروع کر دیا - یہ کیا جانی دنیا دیکھی - **اجی مہربان** - کیا آپ خواب دیکھ رہے ہین - یا سچ مچ آپ جام سرشار ہین

ٹرانسوال کی جنگ کا سین دیکھہ رہے ہین۔ خیر مجھ سے سُنئے۔ یہ تو ظاہر ہے کہ
وزیر اعظم انگلستان نے دل مین ٹھان لی ہے کہ چاہے جو کچھ ہو جنگ ٹرانسوال
ٹل نہین سکتی۔ گویا قضا رسبرم ہے۔ اسمین **سلطنت ہالینڈ** کے باشندے ڈچ لوگ
بستے ہین۔ جنکو **بویرز** کہتے ہین۔ انگریزون کی بھی وہان عملداری ہے۔ کیون نہو۔
کسی کا قول ہے کہ۔ آفتاب ملکہ معظمہ قیصر ہند کی حکومت مین غروب نہین ہوتا۔
انگریز اپنے آپکو انکا افسر گردانتے ہین۔ یا تو یہ قول فیصل سمجھئے۔ یا زبردستی۔
مگر زبردستی کہنا (وبے دانتون سے) البتہ اگر کہئے تو شاید راست آئے۔ وہ لوگ
انگریزون کی اطاعت قبول نہین کرتے ہین۔ من ہم چیزے ہستم کا نعرہ مارتے ہین۔
نامہ وپیام ہوتے ہوتے نوبت باینجا رسید۔

اب اتمام حجت کے لئے آخری (الٹیمٹم) بھی نہ بھیجا جاے گا۔ اس سے یہ ظاہر ہے
کہ تینچے کل پر چڑہے ہوے ہین۔ بندوقین بھری ہوئی تیار ہین۔ تلوارین کاٹھی سے اُگل رہی ہین
بہادری کا خون رگ وپے مین ایسا دوڑ رہا ہے جیسے خوشۂ انگور مین پانی دوڑتا ہی۔
کیون انگور کا نام بھی کیا تاک کے لکھا ہے۔ جی تو خوش ہو گیا ہو گا۔ مُنہ مین پانی
بھر آیا کہ نہین۔ ان سب پر طرہ **آرم اسٹرانگ توپین۔ ع۔**

	برس اے مدعی ازمن کہ آتش در دہان دارم	

زبان حال سے کہہ رہے ہین۔ اس سے مطلب میرا یہ کہ دونون قومین محاربے
کے لئے تلی ہوئی ہین۔ ورنہ تینچے کیسے اور تلوار کیسی۔ شاید آپنے دیکھا نہو گا۔

نیند کے خمار مین ہونگے کہ اخبارون سے یہ بھی ظاہر ہے کہ آرینج فری اسٹیٹ نے بھی
برٹش گورنمنٹ کے خلاف ٹرانسوال کے ڈچون کی طرفداری کرنے کے لئے
ہتھیار اُٹھانے کا وعدہ کر لیا ہے۔ **الغرض** یہ جنگ بہت بڑی جنگ ہو گی۔
اور اس بات کا بیڑا اُٹھایا گیا ہے کہ بہادر خون مین ضرور نہائینگے۔ اور جسکی فتح
ہوگی وہ **ناوردگاہ** سے سُرخرو آویگا۔ جنگ بھی وہ گھسان ہو گی کہ العظمت للہ
بہت مدت تک یاد رہیگی۔ مگر ہر پہلو و جوانب پر جب خیال کیا جاتا ہے تو انگریزون کا
پلہ کہین بھاری نظر آتا ہے۔ آئندہ ارادۃ اللہ غالب۔ مگر مین تو کہتا ہون کہ یہ جنگ
ملتوی ہو جاسے تو بہتر ہے۔ اسمین مجھے انگلستان کے فرقہ لبرل سے کُلی اتفاق ہے
اگر لڑائی چھڑی تو مین جنگ کے کل نامہ نگارون کی چٹھیان غور سے پڑھونگا۔ مجھے
اسمین بڑا لطف آتا ہے۔

آنکھون نہ دیکھین اور شریک بھی نہ رہین تو کیا اب پڑھ پڑھ کر بھی مزے نہ لین۔
اخبارون کے جنگی نامہ نگار بھی ستم ڈھاتے ہین۔ اور جان پر کھیل کر میدان مین جاتے ہین
وہ جو سوال آپنے میرے آزمانے کے لئے کیا تھا اسکا جواب یہ ہے۔ کہ بھون تو میری نزدیک
مونث ہے۔ اور ابرو مذکر جس طرح بخار مذکر۔ اور تپ۔ مونث ہے۔ والسلام فقط
شاد عفی عنہ

۲۰۳

سرشار ذیوقار پنڈت رتن ناتھ صاحب

گر بندز کام ہے تمہارا سرشار		اُسکا تو یہی ہے صرف چارا سرشار

بیجا وکدو کے تخم کا تم شیرہ		دم ناک سے جائیگا تمہارا سرشار
یہ چوتہا مصرع اسکا جواب ہے جو آپنے لکھا ہے ع ۔		
	دم ناک مین آگیا ہمارا اے شاد	

کیون آنے کے لئے جانا کیا خوب مصرع ہوا ہے ۔ اگر نہ ہنسی آے تو میرا ذمہ
الحمدللہ کہ آپکی تنخواہ پہونچی ۔ انشاءاللہ ڈیڑہ سو تو کیا ۔ تین چار سو روپیہ منصب
سرکار سے جب ہوگا تب شاد شاد ہوگا ۔ اور سرشار کے حق سے ادا ہوگا مگر کمبخت
بوتلین دنادن اُڑا اسے جائینگے ۔ یہ خرابی ہے ۔ کیون رباعی فی البدیہہ جو کہی پسند آئی
کہ نہین ۔ جواب دو فقط

شاد عفی عنہٗ

۲۰۴ پنڈت رتن ناتہ صاحب سرشار

خدا کرے کہ اسوقت آپ ہوش مین ہون ۔ دیکھئے کیا بےمثل تاریخ کہی ہے ۔ یعنے
میجر افسر الدولہ بہادر کے فرزند مسمی ولایت علی مخاطب بہ عثمان یارجنگ نے
ایک سفرنامہ بنام سفرنامہ نظام لکھا ہے ۔ اسکے طبع کی تاریخ کہی ہے ۔ کیا
بےمثل ہے ۔ ایک کی کمی تھی ۔ بادل شاد کہدیا ۔

وہوہذا

این سفرنامہ شاہ آصف		در سفرنامہا افسر نامہ	
کرد تصنیف ولایت اورا		از ہمہ نامہا بہتر نامہ	

طبع گردید منظفر نامہ ۱۳۱۶ھ	با دلِ شاد نوشتم سالش

تذکرہ ایک کا بال شاد
(الف)
یعنی
شاد عفی عنہ

۲۰۵ پنڈت رتن ناتھ صاحب سرشار

شب مین سرکار نے اپنا کلام سنا کر اپنے فدوی کی عزت افزائی فرمائی سبحان اللہ
کیا کلام ہے۔ خوشامد کی بات نہین بس قلم توڑ دئے۔
وہ قطعہ جو مین نے بطور نذر پیش کئے اسکی نقل منسلک ہذا ہے۔

قطعہ

جھنڈے گڑے ہوے ہین مرے شہریار کے	ملک سخن پہ کیون نہو قبضہ نظام کا
صدقے کلام آصفِ گردون وقار کے	شب مین کلام شہ سے مشرف ہوا تھا شاد

رباعی

اُس سے اس فدوی نے عزت پائی	شب کو حاضر تھا مین قدمونکے پاس
اِس دل شاد نے راحت پائی	وقت جو لطف سخن مین گذرا +

قطعہ

کیون نہ جان اپنی کرون شہ پہ نثار	دہ مراحم وہ کرم فدوی پر
صد وہی سال سلامت رہو میرے سرکار	شاد اپنے دل وجان سے یہ دعا کرتا ہی

ہے تو گستاخی مگر شاہ سے مجکو ہے امید		ازرہِ بندہ نوازی کرین معروضہ قبول
شب مین سرکار نے جو غزلین قصیدے پڑھے		شاد کو بارگہ شاہ سے ہوجائین حصول

شاد عفی عنہٗ

۲۰۶ سرشار بیمار

آپکا خط پہونچا۔ اِسمین شک نہین کہ دو روز سے تب تھی۔ اب افاقہ ہے۔ مگر ناتوانی ہے۔

خدا کا شکر ہے کہ آپنے پہر مردون کو دغا دی۔ مین نے تو سُنا تہا کہ دو رروز کے قبل **سرشار صاحب** جنت مین **سلسبیل** کے قریب جام لئے ہوے ساقی کے منتظر ہین۔ بہت ہی حیرت ہوئی کہ ایسا صادق القول دوست بے اجازت کیسے روانہ شد۔ مگر حکیم **مرزا اسحق بیگ** کی زبانی معلوم ہوا کہ نہین مراقبے مین مشغول تھے عالم محویت کی تصویر بشکل میت نظر آتی تھی۔ اسلئے دہوکا ہوا۔ تب کسیقدر جی کو ڈہارس ہوئی ع۔

رسیدہ بود بلاے و لے بخیر گذشت

ہان صاحب یہ تو کہئے کہ ان سب تجربات اور رصدمات پر بھی آپنے ابنی محبوبہ زرین کمر عفت کوش عصمت مآب معشوق عالم بنت العنب مادام عفتہا کو کسی دن طلقتنک نہین کہا۔ واللہ بڑے جوانمرد ہو۔ کوہکن اور قیس کے بھی کان کاٹے۔ اچھی محبت بناہی۔ جان جائے مگر جان جان نہ جائے۔ اسیکا نام عاشقی ہے مگر دوستونکو

آپکی دائمی مفارقت کا صدمہ ہوگا۔ ذرا انکے حال پر رحم کیجیئے۔
مثنوی جسکا نام بھولتا ہون۔ یہ دونون مین اپنے مطبع مین طبع کرنیکی اجازت دیتا ہون۔ گور غریبان **ٹریجڈی** ہے۔ اسلیئے مین اپنے نام سے معنون نہین کرنا چاہتا ہان طبع کراکے آپکو دیتا ہون۔ آپ اس سے نفع حاصل کر لیجئے۔
آپ کے مژدۂ صحت مین ایک قطع لکہا ہے۔ اگر قبول ہو باعث لطف و شادمانی ہے۔

قطعہ

بیماری سے پائی تمنے صحت	تہی زیست تمہاری حق کو منظور
ہے **شاد** کی یہ دعا ہمیشہ	رکھے اللہ تمکو مسرور

شاد عفی عنہ

۲۰۷ سرشار ذیوقار پنڈت رتن ناتھ صاحب

آپ کا خط۔ توبہ توبہ۔ دو اُنگل کا پرچہ پہونچا۔ اگر واقعی **الف لیلیٰ** کا ترجمہ آپنے کیا ہے تو مین ضرور یہ کہونگا کہ ویسا اچھا نہین ہوا جیسا کہ چاہیئے۔
ہائے **فسانہ آزاد** کی عبارت آرائی کہان اور الف لیلےٰ کہان ع۔

چہ نسبت خاک را با عالم پاک

مگر ہان بُرا بھی نہین۔ اوسط درجہ مین ہے۔ مگر یہ تو کہئے کہ پُرانا ترجمہ ہے یا حال کا اُس کتاب کا ترجمہ اگر حال کا ہے تو آپکو اپنی بیہوشی سے فرصت کب ملی تھی۔ شکر ہے کہ خدا نے آپکا کفر توڑا اور یہ دن دکہایا کہ آپ۔ اور ترجمہ کرنے کا ہوش۔ الحمد للہ

	ذوق تقوے گرد وبارہ وجام است اینجا سخنے بے مے ومعشوق حرام است اینجا	

گورِ غریبان کا مسودہ ہمنے نہین دیکھا۔

پیر نابالغ کی مثنوی لکھئے۔ مگر کہین آپ ہی پر پھبتی نہو جائے۔

مہاراجہ سندھیا کی سوانح عمری کے ترجمہ کی آپکو خوب سوجھی۔ ہمارا بھی صاد ہے بشرطیکہ آپ سے ہو سکے۔

اب آپ کاہل نہین ہین توسبحان اللہ۔ ہم خوش ہمارا خدا خوش۔ مگر تھوڑے دنون مین پھر وہی (تانا بانا تن است و پود) وہی جام اور وہی دلارام صحبت رندان مے آشام ہے اور خواب وخور حرام۔ ڈیوڑھی کو بھی سلام۔

ہان صاحب واقعی آج کا سمان بہت سہانا اور لطف خیز ہے۔ اسوقت پچھلی باتین سب آنکھون کے سامنے پھر گئین۔ ہم تو خیر۔ مگر بوڑھے اور زاہدان عزلت نشین اور گوشہ نشینان خمول اور معتکفان مساجد کو بھی یہ شعر ورد زبان ہے ؎

	میسد مد صبح کلہ بستہ صحاب الصبوح الصبوح یا احباب	

پنڈت جی۔ انسان پر سب کچھ مصیبت ہو مگر غم اولاد عجب مصیبت ہے کہ جو خوشی دل مین پیدا ہوتی ہے اسکی یاد کے ساتھ ہی سب خوشی فنا ہو جاتی ہے۔ جیسے سُن سان میدان ہو کا عالم۔ سوائے چشم گریان اور دیدۂ بریان اور کچھ بھی نہین ؎

	سینہ بریان دیدہ گریان رنج وحرمان راچہ کنم ماہمہ ہستیم خوگر راحت ہی ہے حسرت وای دریغا	

بس پھر کوئی بات یاد نہین آتی سب لطف کرکرا ہوجاتا ہے ۔ ہاے افسوس

شاد ع ۔

	جان بہ تن ودرگورم این چہ زندگانیہاست	

بس اب کچھ اور ہی حال ہے ۔ خدا حافظ فقط

شاد عفی عنہ

۲۰۸

میکش خمستان معانی پنڈت سورج بہان صاحب

آپ کا خط پہونچا ۔ مسرور ہوا ۔ واقعی پہلے بھی آپکی درخواست پہونچی تھی ۔ چونکہ اسوقت خداوند نعمت پیرومرشد خلد اللہ ملکہٗ شکارگاہ مین رونق افروز تھے ۔ اور مین بھی ہمراہ رکاب حاضر تھا ۔ اسلئے فرصت نہین ہوئی ۔ اب ضرور بھیجون گا ۔ مگر یہ نہین معلوم ہوا کہ تاریخ ۱۳۱۶ھ کی ہو ۔ یا سنہ حال کی ۔ اس سے جلد مطلع کیجئے ۔ مین آپکا رندانہ اور مستانہ کلام اکثر دیکھتا ہون ۔ سبحان اللہ عجیب کیف ہی فقط

شاد عفی عنہ

۲۰۹

میکش خمستان معانی پنڈت سورج بہان صاحب

عدیم الفرصتی کے باعث صرف ایک قطع تاریخ آپ کی حسب خواہش روانہ کرتا ہون ۔

قطعہ

میکش کا چہپا جبکہ یہ دیوان دوم شاد	دہوم اسکی مچی اور ہوا خوب ہی شہرا
کی طبع نے جب فکر کہ لکہون مین سن طبع	ہاتف نے ندا دی کہو خمخانۂ زیبا

۲۱۰ شاد عفی عنہ

میکش خمخانہ معانی پنڈت سورج بہان صاحب

پہلے کی تاریخ توضرور پہونچی ہوگی۔ تلاش تاریخ مین ایک اور مادہ عیسوی نکل آیا پانچ عدد کی کمی تھی۔ تعداد اشعار سے پوری کردی گئی۔ قطعہ تاریخ عیسوی بھی منسلک ہذا ہی یقین ہے کہ ہر دو قطعہ بر وقت پہونچے ہونگے۔

قطعہ

چہپا میکش کا دیوان ان دنون شاد	عجب انداز اور شان سخن ہے
کہلے ہین پہول یارب کیسے کیسے	چمن ہے یا گلستان سخن ہے
چہکتے ہین ہزارون ہی عنادل	بہار افزا وہ بستان سخن ہے
نہین یہ بوستان۔ رشک ارم ہے	مصنف جسکا رضوان سخن ہے
لکہی تاریخ بالتعداد اشعار	کہ یہ بولے خمستان سخن ہے

۲۱۱ شاد عفی عنہ

عندلیب گلستان سخن محمد ہدایت صاحب وجد دائم نغمہ سنج باشی

کل مولوی محمد عبد اللہ صاحب نے آپکا ایک شعر سنایا۔ جو

درحقیقت وجد کہنے کے لایق ہے سُبحان اللہ ٥

وجد	رحمت ہے پس و پیش شفاعت ہے چپ و راست کس شان سے آتا ہے گنہگار ہمارا	

واقعی رحمت اور شفاعت کی اچھی تقسیم ہوئی۔ دوسرے مصرع مین ۔(کس شان سے آتا ہے) سونے پہ سُہاگا ہوگیا۔کیا کہنا۔آپکی ذات حیدرآباد کے لئے نہایت مغتنمات سے ہے۔

مین نے توخیال کیا تہا کہ آپ نے مجکو فراموش کیا مگر صد شکر کہ میری یاد دلمین ہے ایک زمانہ کے بعد آپکا کلام سُننے مین آیا۔کیا اچہا ہوکہ گاہے ماہے لطف صحبت کی آپ ہم بہار لوٹین۔اِس قافیہ گنہگار پر دوسرا شعر اسکے مقابل کا ہونا محال ہے مگر مجھے بھی اُسی قافیہ پر ایک شعر فی البدیہہ شب مین یاد آیا جسکو مین اپنی یاد کے حوالہ کرکے آپکے پاس بہیجتا ہون۔کیا مین اور کیا میری شاعری۔مین تو سپاہی ہون۔اِس میدان کے فن سے البتہ واقف نہین۔مگر ہان حضرت آصف خلد اللہ ملکہٗ کا ایک ادنیٰ تلمیذ ہون اسلئے اپنے کلام پر مجھے ناز نہین تو فخر تو ضرور ہے اب شعر شاد سُنئے۔وہو ہذا ٥

شاد	بخشایش عاصی کا وسیلہ ہے یہی ایک کہتی ہے مجھے خلق گنہگار تمہارا +	

کبھی کبھی ضرور ملا کیجئے ع۔

غنیمت جان اس مل بیٹھنے کو	

والسلام فقط
شاد عفی عنہ

۲۱۲

میرے بیوفا شریف الحسن ۔ نواب

کہئے مزاج شریف کیسا ہی ۔ کچہ دوستونکی بھی خبر ہے یا نہین ۔ خط لکھتے لکھتے ہاتہہ بھی تہک گئے ۔ اور پہرتے پہرتے آدمی کے پاؤن بھی تہک گئے ۔ جواب تو کجا ۔ پیامے نہ سلامے ۔ مین نے مانا اور یہ سب صحیح کہ آپکو اپنی متعلقہ خدمات کے کاروبار کی وجہ سے فرصت نہین ۔ مگر میرا چہوٹا سا معاملہ ایسا نہ تہا جو آپکو دشوار ہوتا وہ کیا ؟ دو حرفی ۔ یعنے خیریت فقط

جواب کا طالب شاد عفی عنہ

۲۱۳

عشق نہفتہ میر منور علی صاحب شیفتہ

اللہ آپکو خوش رکہے ۔ ابہی ابہی ایک خط پہونچا سچ ہے کہ آپکی تحریر کی سحر طرازیان دیکہکر دل خوش ہوجاتا ہے ۔ آپنے جو غزل کسیکی بہیجی تہی ۔ وہ میرے بکس مین موجود ہے ابہی مین نے دیکہی نہین ۔ مین اُنکے کلام کو بنظر اصلاح دیکہون یعنے چہ تعجب کی بات ہے بہرحال آپکی خواہش کے موافق دیکہہ بہال کر روانہ کرونگا ۔ مگر وہ اپنے اُستاد کو بھی ایک نظر ضرور دکہائین ۔ کیا اس سے مقصود امتحان ہے ۔ چہوٹے میان کو سلام فقط

شاد عفی عنہ

۲۱۴ مہربان من قاسم علی خان صاحب ارشاد

آپکی دو غزلین ایک اُردو اور دوسری فارسی پہونچین۔ بغور دیکھا حقیقت یہ ہے کہ مین شاعر نہین ہون۔ مگر طبیعت موزون ہے۔ کچھ کہہ لیتا ہون۔ ابتدائی شوق مین فارسی بھی کہتا تھا۔ اب آٹھہ دس سال سے مطلق فارسی کہنا چھوڑ دیا۔ ہان کبھی کبھی اُردو کہہ لیتا ہون۔

ہر چند فن شعر مین قلیل البضاعت اور ناقص الصناعت ہون۔ لیکن آپکی راسخ الاعتقادی نے مجبور کیا۔ جو کچھ رطب ویابس خیال مین آیا اسکے مطابق اشہب خامہ کو میدان جامہ مین جولانی دی۔ آئندہ سے غزل اپنے رقعہ کی پشت پر نہ لکھیے۔ علحدہ کاغذ پر ایسا لکھیے کہ اصلاح کے لئے بھی کاغذ مین جگہہ کی گنجایش باقی رہے۔

واضح ہو کہ (خادم) بالکسر دال ہے۔ نہ بالفتح۔ لفظ (انجم) جمع نجم بضم میم صحیح۔ بالفتح غلط۔ لفظ (گلزار) (ذال) سے نہ لکھئے۔ (جو) اور (اگر) کی تکرار ایک مصرع مین غیر صحیح۔ غزل کی رسید سے ضرور اطلاع دینا۔ والسلام فقط

رسید کا طالب **شاد عفی عنہ**

---

۲۱۵ مہربان من محمد قاسم علی خان صاحب ارشاد

واضح ہو کہ مجھے آپکی ایک ہی رجسٹری پہونچی۔ غزل دیکھکر واپس کردی اسوقت تک کوئی اور غزل آپکی جیسا کہ آپنے اپنے خط مین ذکر کیا ہے نہین پہونچی۔ بلکہ میرے خط کے جواب مین جو تاخیر ہوئی اس سے مجھے اندیشہ ہوا کہ شاید آپکو میری رجسٹریان نہین پہونچین

معلوم ہو کہ آپکے کلام کو مین جو دیکھکر روانہ کرتا ہون - اگر کسی اصلاح مین آپکو کلام ہو یا
مذاق اصلاح پسند نہو تو مجھے اطلاع دیا کیجئے مین زیادہ خوش ہونگا - کیونکہ مین نے خود پہلے
خط مین لکھدیا ہے کہ مین شاعر نہین ہون - فقط آپ کے حسن عقیدت کا ابتاع مجھپر لازم ہے -
اپنی تصنیفات سے دو کتابین بھیجتا ہون -

مجبوب الکلام کا ایک اشتہار ملفوف ہے - اگرچہ اِس مبارک نام کا رسالہ
غرہ ذیقعدہ سے ہی شایع ہونے کا تہا مگر چونکہ حضرت پیرومرشد خداوندنعمت بندگانعالی دام ملکہٗ
کا کلام مبارک ہنوز سرفراز نہین ہوا اسلئے شائع نہین ہوا - اگر آپ کچہ فکر کرین تو مناسب ہے
آپکا کلام حسب عادت بخط راست میرے نام آیا کرے - اس اشتہار کی پابندی کی
ضرورت نہین -

حدیقہ احمدی اس نام کا ایک رسالہ **دارالریاست رامپور** سے
شعروسخن مین شایع ہوتا ہے - اُسکے دو مصرع درج ذیل ہین - آئندہ سے آپکے
حسب درخواست جو مصرع طرح مجھے پہونچا کریگا - مین آپکے پاس ضرور روانہ
کیا کرون گا -

مصرع طرح

	اسپنے قصور پر بھی تو مجھ سے ملال ہے وصال - جلال - قافیہ ہے - ردیف	

دیگر

	تمھارے روئے تابان سے مریجان گر نقاب اُٹھے شتاب ۔ خواب ۔ قافیہ ۔ اُٹھے ۔ ردیف	

خدا حافظ ہمیشہ شاد اور بامراد رہو فقط
شاد عفی عنہ

۲۱۶ مہربان من محمد قاسم علی خان صاحب ارشاد

آج مین نے آپ کی غزل دیکھکر اُدہر آدمی کو ڈاک خانہ مین رجسٹری کرنے کے لئے بھیجا ۔ ادہر ڈاکئے نے ایک اور خط آپکا لا دیا ۔ یہ وہ خط ہے جو میرے پہلے خط کا جواب آپ نے دیا ہے ۔ اور اسکے ساتھ ایک غزل بھی منسلک ہی جسکو دیکھکر بواپسی ڈاک روانہ کرتا ہون ۔ اس غزل کی زمین نہایت شگفتہ اور دلچسپ ہی ۔ اسمین کا ایک شعر آپکا نہایت عمدہ اور بے مثل ہے ۔ مرحبا ۔ آفرین ۔ صد آفرین ۔ کیا بات پیدا کی ہے ۔ ع

	غسل میت کیا اور چین سے سو یا تہ خاک لے مسیحا ترے بیمار نے صحت پائی	

ماشاء اللہ چشم بد دور ۔ مصرع ثانی کیسا پھڑکتا ہوا ہے ۔ واقعی ایک دیوان کا شعر ہے ۔ ع

	کیا سخن سنج سخن فہم ہو ماشاء اللہ نور کی تمنے ہے ارشاد طبیعت پائی	شاد

پرچہ غزل کی پشت پر پانچ چھ شعر اور مین نے گھسیٹ دئے ہین۔ اگر پسند ہون تو غزل مین شریک کر لیجئے۔ ورنہ داخل دفتر۔

مجھے یقین ہے کہ میری دونون رجسٹریان بحفاظت پہونچین گی۔

اساتذہ کے کلام مین کسکا کلام آپکو زیادہ مرغوب اور دلچسپ ہے۔ اور کسکا دیوان مطالع مین ہے۔ ضرور لکھئے۔

ف۲۔ ابتک مجھے یہ معلوم ہوا کہ آپکا وطن کونسا ہی اور آپکو اہل زبان سے **لکھنو** کا مذاق پسند ہے یا **دلی** کا فقط

شاد عفی عنہ

۲۱۷ مہربان من محمد قاسم علی خان صاحب ارشاد

آپکا شقہ مع سہ غزلہ ایک **فارسی** اور دو **اردو** مین پہونچا چشم بددور۔ بہت جلد فکر کی۔ آپکے شعر اکثر اچھے ہوے ہین۔ کیفیت مندرجہ رقعہ سے من و عن آگہی ہوئی ہر سہ غزل بعد اصلاح واپس ہین۔ میرا ایک دیوان جو ابتداے شوق مین طبع کرایا تھا اسکے ساتھ آپ کے حسب درخواست روانہ کرتا ہون۔ حال کا کلام ابھی شایع نہین ہوا۔ میرے خداوند نعمت حضرت پیر و مرشد بادشاہ دکن خلد اللہ ملکہٗ نے چند شیر ونکا شکار کیا جسکی تاریخین مین نے لکھکر پیش کی ہین۔ اور احباب کو بھی تقسیم کی ہین۔ ایک پرچہ آپکو بھی پاس بھیجتا ہون۔ فقط

شاد عفی عنہ

۲۱۸

مہربان من محمد قاسم علی خان صاحب ارشاد

دو غزلین پہونچین۔ بناکر بہیجتا ہون۔ دوسری غزل ذرا ڈہیلی ہے۔ بندش چست نہین۔ پہلی غزل البتہ کسیقدر اچھی ہے۔

دو مصرع طرح کے بہیجتا ہون۔ ایک ہفتہ کے قبل میرا مزاج بخار سے علیل تہا اب بفضلہ تعالیٰ خیریت سے ہون۔

مصرع طرح

غم حسنین کرو ماہ محرم آیا	عمر گذری نالہ و فریاد مین
ماتم۔ قافیہ۔ آیا۔ غم آیا۔ ردیف	یاد قافیہ۔ مین۔ ردیف

شاد عفی عنہ

۲۱۹

مہربان من محمد قاسم علی خان صاحب ارشاد

اسوقت ٹہیک گیارہ بجے ہین۔ **دیوان ذوق** مطالعہ کر رہا تہا کہ ڈاکیے نے آپکا خط پہونچایا۔ دیکہکر باغ باغ ہوگیا۔ لفافہ چاک کیا۔ آپکے تینون عرائض پڑہے ہے ایک مین آپ نے اپنی ناچاقی مزاج کا اظہار کیا تہا مگر اُسکی دوسری سطر مین صحت کے مژدہ نے دل شاد کیا۔ خدا تندرست رکھے۔ یہ ظاہر ہے کہ آپکے میرے روحانی تعلقات ایسے ہین کہ مین آپکو اپنا عزیز سمجہتا ہون۔ شاگرد اور عزیز مین کوئی فرق نہین۔ بہرحال شاد و خرم رہو۔ اور آپکے علم مین روز افزون ترقی ہو۔

ہان صاحب خوب یاد آیا - آپکی فارسی اگرچہ خوب ہے - مگر اہل زبان کی فارسی نہین معلوم ہوتی - اگرچہ ہم اہل زبان نہین ہو سکتے - مگر کوشش کرنے سے اُنکا تتبع اور تقلید پورے طور پر کر سکتے ہین - بلکہ ہم یہ کہین تو می زیبد ع

شاد	ہم نہین ہین اگرچہ اہلِ زبان ہین مگر رشک طالب و سحبان	

سعدی کا رنگ سب سے اچھا ہے - خدا کرے ما و شما جسقدر شایقین علم ہین - انکی زبان سعدی کی سی ہو جاے - اگر فارسی لکھنا چاہتے ہو اور انشا پردازی تو البتہ نعمت خان عالی - ابو الفضل - بیدل - طاہر وحید اپنے عصر کے بیدیل اور بے نظیر ہین -

سعدی کی زبان حاصل ہونا البتہ مشکل ہے اگر وہ حاصل نہو سکے تو خیر عالمگیر کی سلیس فارسی بھی کچہ قند و نبات سے کم شیرین نہین ہے -

مثلاً (فرزند سعادت توام حفظہا اللہ تعالے وسلم - شنیدم کہ جامۂ پلوانی در بر و چیرۂ زعفرانی بر سر - در دیوان عام می نشینند - سن شریف چہل و شش - نازم برابن ریش و فش) -

سعدی شیرازی کی گلستان کا لطف کسی فارسی کتاب مین حاصل نہین ہو سکتا - مثلاً - این بگفت و بر سپاہ دشمن زد و ستنے چند مردان کاری را بکشت -

اگرچہ قدیم سے گلستان بتدیون کو پڑہائی جاتی ہے ۔مگر میرے خیال مین منتہی بھی کنہ حقیقت کو نہین پہونچ سکتے ۔شاعری مین آپکو دلی کی زبان کا شوق ہے تو ۔ذوق مومن ۔غالب کا کلام ضرور دیکھئے۔

غالب مرحوم کی جدت پسندی کا مین عاشق ہون ہاے ایک شعر اسوقت یاد آیا ۔کیا بات پیدا کی ہے ؎

خدا شرماے ہاتھونکو کہ رکھتے ہین کشاکش مین
کبھی میرے گریبان کو کبھی جانان کے دامان کو

عجب نمکینی ہے ۔ہر مصرع شوخی سے بھرا ہوا ۔

غزل آپنے جو لکھی ہے دیکھکر واپس کی ۔تاریخین بھی ٹھیک ہین ۔ایک تاریخ اُردو جسمین ناول کو تانیث لکھا ہے ۔وہ درست نہین ۔ناول مذکر ہے ۔اسلئے اسکے معاوضہ مین دوسری تاریخ کہدی ۔یہ دونون تاریخین رسالہ دبدبۂ آصفی مین ضرور بھی طبع کرادون گا ۔اور یہ بھی خیال رہیگا کہ اگر مطلع خورشید دوبارہ طبع ہو تو اسمین بھی لکھدی جائنگی ۔والسلام۔

دو مصرع طرح کے درج ذیل ہین۔

کوئی دنیا مین برگشتہ مقدر ہو تو ایسا ہو	}	مرا دل بھی مجھ سے خفا ہو رہا ہے
افسر سخنور ستمگر ۔قافیہ ۔ہو تو ایسا ہو ۔ردیف		خفا ۔قافیہ ۔ہو رہا ہے ۔ردیف

شاد عفی عنہ

۲۲۰

میرے ارشاد سلمہ اللہ تعالے

کل بذریعہ رجسٹری جسمین ایک غزل اور دو مادہ تاریخ تھے وہ پہلے بھیجدے - غالباً پہونچے ہونگے - آج چوبیس محرم روز سہ شنبہ کو دو غزلین اور آئین - بواپسی ڈاک بھیجتا ہون خدا کرے بحفاظت پہونچین - یہ دونون غزلین کسیقدر پھیکی ہوئین - مگر انشاء اللہ تعالی رفتہ رفتہ اُستاد بے بدل ہوجاؤ گے - ابتدا مین ایسا ہی ہوتا ہے - آپکا کلام ابتدا مین بھی بہت اچھا رہا - اصلاح کی گنجایش کم ہوتی ہے - خدا کرے آپکا کلام ایسا پختہ اور شہرت پذیر ہو کہ کوئی شاگرد شاد کا گمان نہ کرے بس میرا تو یہی کہنا ہے ع -

	سے نویس و سے نویس و سے نویس	

تھوڑے دنون مین میدان شاعری کا پالا جیت جاؤ گے - اُستاد کو خوشی اسرز زیادہ ہوتی ہے جب شاگرد اس سے فائق ہوجائے - جیسا کہ پسر کا بہ از پدر ہونا باپ کیلئے معراج ہے -

ف۲ خط وکتابت سے تو آپ میرے شاگرد - اور مین آپکا اُستاد ٹھہرا - یا آپ میرے اُستاد - مین آپکا شاگرد ہی سہی - مگر صورت آپکی دیکھی نہین - کوئی **فوٹو** ہو تو ضرور بھیجو - کہ **تصویر خانہ** مین اسکو رکھون - اور **میان ارشاد** کو دیکھا کرون -

ف۳ آپکے نام کا ایک **سجع** مینے موزون کیا ہی جو درج ذیل ہے -

سجع

	چشمۂ کوثر یہ ہے قاسم علی	
شاد عفی عنہ		

۲۲۱ مہربان من محمد قاسم علی خان صاحب ارشاد

آپکی غزلین اور تاریخین پہونچین - فارسی غزل البتہ ٹہیک ہوئی ہے - مگر دونون اُردو غزلین اور تاریخین بالکل لایق اصلاح نہ تہین - معلوم ہوتا ہے کہ ان کے لکہنے مین نہایت عجلت کی گئی - بہت غور اور فکر کے ساتہ نہین لکہی گئی - اگرچہ ایک اُردو غزل مین چند اشعار مین نے بہرتی کر دئے ہین - مگر دوسری غزل کو صرف دو چار اشعار دیکہکر چہوڑ دیا - مکرر آپ اسمین غور کر کے لکہئے - اور متقدمین کے دواوین مین سے قافئے دیکہکر لکہئے - کیونکہ قافیون کا انتخاب بالکل غلط ہوا ہی - اکثر شعرا نے ان دونون زمینون مین غزلین کہی ہین - ضرور متقدمین کا کلام دیکہا کیجئے تاکہ آمد یا آورد مضامین مین مدد ملے -

نمبر ۱۵ - کی غزل کے متعلق آپنے کوئی صراحت سے جواب نہین لکہا کہ دراصل وہ غزل کیا ہوگئی -

۲ - اصلاح شدہ غزلین دوسرے کاغذ پر صاف کر کے منسلک کی ہین فقط

والسلام - شاد عفی عنہ

---

۲۲۲ مہربان محمد قاسم علی خان صاحب ارشاد

کیون صاحب کہئے - مزاج شریف؟ یقین ہے کہ اصلاح شدہ غزل بحفاظت پہونچی ہوگی -

نمبر ۱۰ - کی غزل ابتک وصول نہین ہوئی - غالباً ڈاک کے نے نہ پہونچائی ہو - یا ڈاکخانہ ہضم کرگیا ہو -

ایک اشتہار منسلک ہذا ہی - ضرور ان مصرعون پر غزل لکھئے - اور قبل از مشاعرہ روانہ کیجئے - تاکہ مین ایک نظر دیکھ لون - اور مشاعرہ مین پنڈت جی سے پڑہا دون میری غزل بھی وہی پڑہتے ہین فقط

شاد عفی عنہ

۱۲۳

مہربان من محمد قاسم علی خان صاحب رشاد

مبارکبادیان اور غزل پہونچی - دیکھکر واپس کرتا ہون -

نمبر ۱۰ - کی کوئی عرضی یا غزل آپکی نہین پہونچی - خدا جانے ڈاک کے چرالے گئے یا فرشتے اُڑا لے گئے - اگر اسکی نقل ہو تو بھیجئے - ضرور دیکھکر واپس کرون گا - دس نمبر کی عرضی کی تاریخ کونسی ہے - وہ بھی لکھ بھیجئے - ماشاءاللہ اب تو آپ کے کلام مین روز افزون ترقی ہو رہی ہے - آپکا شوق بھی لایق قدر ہے -

رسالہ دبدبۂ آصفی جسمین آپکی تاریخین طبع ہوئی ہین روانہ کرتا ہون صفحہ (۲۸) مین قطعات طبع ہوے ہین -

ایک مصرع طرح بھیجتا ہون اسپر ضرور لکھئے - زمین نہایت کشادہ ہے -

مصرع طرح

کہ ہر امید پہ قائم ہے عالم ایجاد قافیہ مع ردیف شمشاد وغیرہ	شاد عفی عنہ	

۲۲۴

میرے مہربان محمدؐ قاسم علی خانصاحب ارشاد

اِس غزل کو بغور دیکھا - ابتدا سے انتہا تک - دوسری غزل از سر نو لکھنا بہتر ہی -

اِس غزل مین معلوم ہوتا ہے کہ کم توجہی کی گئی - بہت بے ربط اور بے معنی اور خلاف محاورہ

اور غیر موزون لکھی گئی ہے - بعض بعض مصرع موزون ہین - مگر بے معنی اور بے ربط -

لہذا مین اسکو واپس کرتا ہون - اگرچہ اِس زمین مین دوسری غزل چند اشعار کی لکھکر بھیجنا ممکن تھا

مگر ان دنون کاروبار سرکاری مین زیادہ مصروف ہون - اسلئے مہلت بھی کم ہے -

اور طبیعت بھی اسطرف مخاطب نہین -

بے نقط غزل اور معروضہ لکھنے مین آپ نہایت مشاق ہین - میرے پاس کے منشی جو ہین

اُنکو با نقط لکھنے کی عادت ہے -

اجتماع ضدین محال - خصوص جب آپکی غزل کی نقل کیجاتی ہے - اُسوقت پڑھنے والے کو

دقت ہوتی ہے - نقاط آرایش و زیبایش اور زیور خط ہین -

بس یہی ایک نکتہ کی بات ہی فقط

شاد عفی عنہٗ

۲۲۵

مہربان من محمدؐ قاسم علی خان صاحب ارشاد

یہ قصیدہ اول کے قصیدہ سے نیک ہوا - یقین ہے آپ خیریت سے

ہونگے -

محبوب الکلام روانہ کیا - اِسمین آپکی غزلیات طبع ہوئی ہین - اور

سرکار ظلسبحانی خلد اللہ ملکہٗ کا کلام بھی موجود ہے فقط
شاد عفی عنہ

۲۲۶
مہربان محمد قاسم علی خان صاحب ارشاد

اِس غزل کے آخر شعر ٹھیک ہوسے ہین۔ بسبب کاروبار سرکاری آپکی غزلیات
واپس کرنے مین دیری ہوتی ہے۔ اور اسیوجہ سے مین آپ کے خط کا جواب لکھ سکا
الحمدللہ سب خیریت سے ہین۔ یقین ہے کہ آپ بھی خیریت سے ہونگے فقط
شاد عفی عنہ

۲۲۷
مہربان من محمد قاسم علی خان صاحب ارشاد

ابکی آپکی غزلیات دیکھکر واپس کرنے مین ضرور کسی قدر تاخیر ہوئی اور آپ کو
بیشک انتظار کرنا پڑا مگر مجبور تہا اسلئے کہ کوہ مولی کے عرس مین ایک ہفتہ کی رخصت
لیکر گیا ہوا تہا آج وہان سے واپس ہوا ہون۔

بعض شعر آپنے اچھے کہے گو کم لکھے۔ ذرا طبیعت پر زور زیادہ ڈالئے اور دیوان کا مطالعہ
ضرور ہے۔ آتش۔ ذوق۔ داغ کا کلام ضرور دیکھیئے۔ اگر آپ زیادہ لکھین بھی تو
خود آپ دوبارہ نظر ثانی کرکے اشعار منتخب کیجئے۔ اور وہ منتخب شدہ اشعار بھیجا کیجئے
تو اسمین بہت جلد آپکے کلام مین زور پیدا ہو جائیگا۔ اور انتخاب کے بعد جو اشعار اصلاح
مین قابل صاد ہونگے انکو دیکھنے کے بعد آپکو اچھے اور برے کا امتیاز پیدا ہو جائیگا۔
اور اسباب کو جاننے لگین گے کہ انتخاب کے وقت کیا سمجھکر آپنے اُس شعر کو قائم کیا

اور اصلاح کے بعد وہ کس وجہ سے قائم رہا۔ یا اگر ترمیم ہوئی تو کیا ترمیم ہوئی ۔
یقین ہے کہ آپ بہت خیریت سے ہونگے۔ **محبوب الکلام** ماہانہ پہونچتا ہے
یا نہیں ۔ یہ لکھہ بھیجے فقط
شاد عفی عنہٗ

۲۲۸

مہربان من محمد قاسم علی خان صاحب ارشاد

آپکی غزل مورخہ ۲۴ جمادی الاول کی نسبت جسمین آپنے نسبت زنجبیل بجای عطر و عنبر و گلاب و صندل دریافت کیا تہا اُسکا بوجہ عدیم الفرصتی جواب لکھہ نسکا چنانچہ غزلیات آپ کی اسی وجہ سے بدیر روانہ کی گیئن ۔ آج کچہ تہوڑی سی فرصت ملی مناسب سمجہا کہ آپکو اسکا جواب دون تاکہ آپکی تشفی ہو جاسے ۔

وہو ہذا

پارہ ۲۹ مین جو سورہٗ دہر ہے ۔ اسمین یہ آیت ہے کہ ۔ وَيُسْقَوْنَ فِيهَا كَأْسًا كَانَ مِزَاجُهَا زَنْجَبِيلًا ۔ جسکی تفسیر مفسرین نے یہ کی ہے کہ مَاءٌ يُشْبِهُ الزَّنْجَبِيلَ فِي الطَّعْمِ وَكَانَتِ الْعَرَبُ يَسْتَلِذُّونَ الشَّرَابَ الْمَمْزُوجَ بِهِ ۔

صاحب معالمات الاسرار نے ۔ یہ لکہا ہے کہ (نوشتہ در جنت کاسے کہ باشد مزاجش زنجبیل یعنے چشمہ کہ مسمی کردہ شدہ بسلسبیل) ۔

صاحب مدارک نے یہ تفسیر کی ہے کہ (پلاے جائینگے ابرار جنت مین پیالہ شراب کا جسکا مزا زنجبیل کا ہوگا ۔ اور اس چشمہ کا نام زنجبیل اسلئے رکہا گیا ہی کہ

اُسکا مزا زنجبیل کا ہی کہ عرب اِس سے لذت اُٹھاتے ہین اور اُنہین خوشگوار معلوم ہوتا ہی

صاحب معالم التنزیل نے یہ تفسیر کی ہے کہ (زنجبیل اُن چیزون سے ہے کہ عرب اِسکو اچھا سمجھتے تھے موسم گرما مین - وعدہ کیا خدا نے اُن سے کہ بیشک وہ پلائے جائین گے جنت مین ایک پیالہ کہ جو ترکیب دیا گیا ہوگا زنجبیل جنت سے اُسکی بہت مشابہ زنجبیل دنیا سے نہین ہے۔)

تحریر مذکورہ بالا سے آپ خیال کر سکتے ہین کہ خدا نے اپنے کلام پاک مین زنجبیل کی تعریف کس طور سے کی ہے - یہ بھی ایک چشمہ ہے جنت مین کہ جسکا مزا زنجبیل کا سا ہے

حوض کوثر کے نسبت صراحت کی ضرورت نہین کہ اسکا علم ہر ایک مسلمان کو ہے -

کیا کوئی یہ کہہ سکتا ہے کہ ان دونون کی لطافت وخوبی وخوشگواری مزہ وغیرہ عطر وگلاب وعنبر وصندل سے بڑہی ہوئی ہے - ہرگز نہین - پس ان دونون مین جو نسبت ہے اسکا اندازہ آپ ہی کیجئے -

بوجوہ متذکرہ بالا بجاے عطر وعنبر وگلاب وصندل - زنجبیل وحوض کوثر کا استعمال کیا گیا - اب بھی اگر کوئی بات ذہن مین نہ آئے تو اطلاع دیجاے کہ پھر اُسکو بصراحت لکھدون فقط

شاد عفی عنہ

۲۲۹

مہربان من محمد قاسم علی خان صاحب ارشاد

ماشاء اللہ یہ غزل اچھی تھی۔ اکثر شعر اچھے ہین۔ اللھم زد فزد۔ یقین ہے کہ آپ بہت خیریت سے ہونگے۔ الحمدللہ والمنہ مین اور میرے بچے سب خیریت سے ہین۔ آجکل حیدرآباد مین سردی بہت ہے۔ وہان سردی کا کیا حال ہے۔ ابکے سال آپکے مدرسہ کے بچون نے امتحان دیا یا نہین۔ کُل کتنے پڑھتے ہین۔ اور کون کونسی کتابین پڑہائی جاتی ہین۔

آپکے فرزند نے بھی شعر کہنا شروع کیا۔ ذہین ہین۔ یقین ہے کہ اچھا کہنے لگین گے فقط

شاد عفی عنہ

۲۲۱
مہربان من محمد قاسم علی خان صاحب ارشاد

غزل بعد اصلاح واپس ہے۔ ایسے قافیہ و ردیف مین ابھی سے طبیعت پر زور نہ ڈالئے۔ پہلے سلیس سلیس زمینون مین لکھا کیجئے۔ یہ کس دیوان سے مصرع لیکر لکھا تھا معلوم نہوا۔

بفضلہ یہان سب خیریت سے ہین۔ یقین ہے کہ آپ مع اپنے بال بچون کے خیریت سے ہونگے۔

بوقت فرصت اس مصرع مین لکھئے ع۔

	تصدق مرا دل ہوا چاہتا ہے ہوا۔ قافیہ۔ چاہتا ہے۔ ردیف	شاد عفی عنہ

۲۳۱

مہربان من محمد قاسم علی خان صاحب ارشاد

ماشاء اللہ یہ غزل اور غزلون سے بہت اچھی ہوئی - اب بفضلہ پیشتر سے کہین اچھا کہنے لگے فقط

شاد عفی عنہ

۲۳۲

مہربان من محمد قاسم علی خان صاحب ارشاد

یہ غزل اچھی لکھی گئی - ماشاء اللہ آپ روز بروز ترقی کر رہے ہین منصرمی مدار المہامی کی آپنے جو مبارکباد دی اسکا شکریہ -

ف ۲ - آپکے گذشتہ معروضے جو آپکے فرزند کی شادی کے متعلق ہین پیش ہوئے ہین قریب مین انشاء اللہ اسکا انتظام ہوجائیگا فقط

شاد عفی عنہ

۲۳۳

مہربان من محمد قاسم علی خان صاحب ارشاد

آپنے خدا جانے کس ذہن مین غزل لکھی - کہ کل غزل دوسری بحر مین ہے مصرع طرح یہ تھا -

	برآئے دل کی جو کچھ آرزو ہو	

اسکا وزن یہ ہے - مفاعیلن - مفاعیلن - فعولن - آپنے بحر متقارب سالم مین غزل لکھدی - فعولن - فعولن - فعولن - فعولن -

مین نے اکثر آپکے قافیون پر دوسرے شعر کہکر گیارہ شعر کی غزل لکھدی ہے -

بہتر ہوگا کہ آپ **عروض** کے ایک دو رسالہ کسی سے پڑھئے۔ اسکے قبل ماہ محرم مین آپنے دو تین قطعات مع تاریخ بہیجے تھے۔ وہ بالکل اصلاح کے قابل نہ تھے۔ اسلئے داخلدفتر کردئے۔ ممکن تہا کہ اسکے معاوضہ مین ایک دو قطعہ اور تاریخ مین کہلکر بہیجتا۔ مگر فائدہ کیا۔ آپ ہی طبیعت پر زور ڈالکر خود لکھئے۔

پرسون کا خط پہونچا۔ مین نے آپکے فرزند کی شادی کے لئے جو کچھ معاونت کرنے کا وعدہ کیا تہا اسکو ضرور ایفا کرونگا۔ مگر جو عرضی آپنے حضور پر نور دام ملکہ مین پیش کرنیکے لئے بہیجی تھی اسوقت موقع نہین ہے فقط

شاد عفی عنہ

۲۳۴

مہربان من محمد حیدر علی خانصاحب نوشاد

آپکی غزل ابتدائی بغرض اصلاح پہونچی۔ اس فن کی اُستادی انہین کاملین کے لئے سزاوار ہے جنہون نے اپنی تمام عمر اس فن کے حاصل کرنے مین گذاری۔

مین اس فن کا اُستاد نہین ہون۔ بلکہ ابتدائے مشق کہنا بے محل نہوگا۔ ہان طبیعت کسیقدر موزون ہے۔ کبھی کبھی کچھ کہہ لیتا ہون۔ چنانچہ مین نے آپکے والد کو بھی یہی لکھا تہا۔ اور آپکو بھی لکھتا ہون کہ اگر آپ کسی کامل اُستاد سے اصلاح سخن لین تو مناسب ہوگا۔

فن شعرگوئی نہایت نازک ہے۔ اگر ذرا بھی غلطی ہوجائے تو ہزارون اعتراض پیدا ہوجاتے ہین۔

بلحاظ اسکے کہ آپکے والد سے مجھے اتحاد ہے اور آپ اُنکے فرزند ہین ۔

غزل مرسلہ حسب خواہش رطب ویابس دیکھکر واپس کی فقط

شاد عفی عنہ

۲۲۵
مہربان محمد حیدر علی خان صاحب نوشاد

دونون غزلین مین نے دیکھین۔ پہلی غزل تو بالکل ٹہیک نہ تھی۔ مکرر اسکو کہئے۔

دوسری غزل مین کوئی شعر چڑہا ہوا نہین تہا۔ ذرا طبیعت پر زور دیکر کہا کیجئے فقط

شاد عفی عنہ

۲۲۶
مہربان محمد منور علی صاحب ساجد

ایک قطعہ اور ایک غزل جو بتقریب سالگرہ مبارک حضرت خداوندنعمت خلد اللہ ملکہٗ آپنے

لکہی تہی پہونچی۔ ماشاء اللہ سالگرہ تو آپنے خوب ہی لکہی بعض بعض اشعار مین کچہ کمی بیشی ہوئی

ہی۔ قطعہ بہی حسب حال ہے۔

آپکو غیر معمولی انتظار کرنا پڑا ہوگا۔ عدیم الفرصتی کے باعث سے مجھے آپکا کلام دیکھنے کی

فرصت نہین ہوئی۔ کیونکہ آپ خود اچہا لکہتے ہین۔ اور صاحب استعداد ہین۔ لہذا مین مناسب

سمجہتا ہون کہ حضرت داغ جو اس فن کے اُستاد مانے جاتے ہین انسے اصلاح

لیا کیجئے۔ تو آپکی موجودہ استعداد مین اور ترقی ہوگی۔

مین اس فن کا اُستاد نہین ہون۔ لہذا میری اصلاح سے آپکو جیسا کہ چاہئے نفع نہوگا فقط

شاد عفی عنہ

۲۳۷ مہربان محمد منور علی صاحب ساجد

غزل اور ایک قطعہ جسکو آپ سہواً رباعی لکھ گئے ہین آپ کے معروضہ کے ساتھ پہنچا۔ غزل اور قطعہ دونون سے بہت کم توجہی پائی جاتی ہے۔ غزل ابتدا سے آخر تک غیر موزون ایک مصرع دوسرے مصرع کا متضاد۔ بندش الفاظ سست۔ محاورے غلط۔ خدا جانے کس ذہن مین لکھی گئی تھی۔ از سر نو دوسری غزل لکھنی پڑی۔ اول تو غیر موزون ہونے سے مین خود حیران رہا کہ کس بحر مین غوطہ مارون۔ یہ بحر بھی عجب بحر ذخار تھی۔ کہ العظمۃ للّٰہ ؎

شاد	دُرِ مقصود کیونکر ہاتھ آئے نہین ہو جس سمندر کی کوئی تھاہ	

بہرحال مجھے بھی اسکی شناوری مین مدد لینی پڑی۔ آئندہ سے ذرا عروض کا خیال رکھین تو بہتر ہوگا۔ صرف موزونی طبع سے شاعری نہین آتی۔ اندھیری راہ مین ٹھوکر کھانا ضروری بات ہے۔ اور روشنی مین اتفاقی امر۔ رباعی کا مضمون کچھ ایسا پیچیدہ تھا کہ واقعی بہت غور سے دیکھنا پڑا۔ وہ بھی درست کردیگئی۔

سابق مین آپنے جو قطعہ اور غزل بھیجی تھی بعد اصلاح واپس کردی گئی یقین ہے کہ پہونچے ہونگے۔ ع

	دعا بس ہمین است تو شاد باشی	

شاد عفی عنہ

---

۲۳۸ مہربان خواجہ محمد فرید الدین خان صاحب فرید

آپکا معروضہ مع غزل پہونچا۔ کیفیت سے مطلع ہوا جس ذریعہ سے آپ تعارف حاصل کرتے ہین یہ آپکا حُسن عقیدت ہے۔ مگر مشکل یہ ہے کہ نہ مین شاعر ہون اور نہ اُسمین کمال ہے۔ پھر کیونکر ہوگا کہ مین آپکے کلام کو اصلاح دون۔ حیدرآباد مین جہان اُستاد حضرت داغ سے بڑھکر کوئی اُستاد نہین کل امیر مینائی بھی حیدرآباد آگئے ہین۔ یہ اُستاد داغ کے ہمصفیر ہین۔ دونون بے بدل۔ ان کو چھوڑکر آپ مجھ سے اشعار کی اصلاح کی خواہش کرتے ہین۔ آپ ہی اسکو سوچئین۔ مین ابھی تک مشورہ لیتا ہون علاوہ اسکے کاروبار سرکاری سے اسقدر کہان فرصت بہرحال آپکی خواہش کے موافق غزل دیکھکر واپس کرتا ہون۔ گلدستہ مین بھی طبع ہوجائیگی فقط

شادؔ عفی عنہ

۲۳۹

یادگار دودمان قادریہ محمد حسینی صاحب قادری عقیلؔ

آپ کے عم زاد برادر کے جوانمرگ ہونے کا حال سُنکر سخت افسوس ہوا۔ حیف صد حیف کہ کیسے کیسے گلہاے نودمیدہ موت کے خزان رسیدہ ہاتھون سے برباد ہوتے ہین اور کیسے کیسے غنچہ ہاے ناشگفتہ قضا کے پامال جفا ہوتے ہین۔ سب کا دل پسیجا۔ مگر اس کمبخت کا دل کس بلا کا سنگین ہے کہ نہ پسیجا۔

اسمین شک نہین کہ جو رنج آپکو ہوا ہے اسکی کیفیت بھی آپکے دل ہی سے پوچھنا چاہیئے مگر جنکے دل زخمی ہین اُنکے زخم رسیدہ قلوب پر اسکا اثر ایسا ہوتا ہے جیسا کہ برق کی روشنی

سرایت کرتی ہے۔

درحقیقت صبر کرنا کیا ہے۔ اپنے دل پر جبر کرنا ہے۔ مگر کیا کیا جاے صبر کے سوای چارہ نہین۔ جبر کا نام صبر ہے۔ عالم اسباب کی یہی تعریف ہے کہ مجبور رہونا۔ ایک روز سبکو کوچ کرنا ہے اللہ بس باقی ہوس فقط

شاد عفی عنہ

۲۴۰

شاعر نبیل وجلیل وعقیل مولوی سید محمد صاحب نامہ نگار سلمہ اللہ تعالیٰ

مین نے تاریخ دینے کا وعدہ کیا تہا۔ مگر افسوس ہے کہ اس وعدہ کو جلد ایفا نکر سکا۔ اسکے وجوہ بہت سے ہین۔ مگر یہان بیان کرنا عذر گناہ بدتر از گناہ کے مفہوم کا مصداق ہوگا علاوہ اسکے مادہ سابق گاؤخورد ہوگیا۔ ہزار ڈہونڈہ مارا مگر کہین اسکا پتا نہ لگا ؎

مادہ اس طرح ہوا غائب
جیسے عنقا جہان سے ہے معدوم

تلاش کرتے کرتے خدا کا پتا ملتا ہے۔ بقول شخصے جوئندہ یابندہ۔ مگر یہ نہ ملا۔ گویا عنقا ہوگیا۔ یا ملائکہ نورانی رفرف پر اُڑا کر لے گئے۔ خیر عجلت مین ایک اور مادہ تاریخ ڈہونڈہ ڈہانڈہ کر بہم پہونچایا ہے۔ واقعی کسی نے خوب کہا ہے۔ تاریخ برنیاید۔ تاریخ برنیاید۔ خدا کرے کہ آپکو پسند آئے۔

یہ **فرہنگ** یعنے **فیض گہربار** جبتک فیض رسان عالم رہیگا۔ تب تک میرا ارمغان تاریخ بہی صفحۂ قرطاس اور دیباچۂ عالم پر قدردانون اور پڑہنے والون کی

آنکھوں کی جوہر شناس نظروں سے مستفیض ہوگا۔
زمانہ ہوگیا کہ لطف سخن اور صحبت باغ وچمن نظارہ نسرین ونسترن سے ایسے دور ہین
جیسے سہ

بلبل ہون صحن باغ سے دور اور شکستہ پر
پروانہ ہون چراغ سے دور اور شکستہ پر

یقین ہے کہ آپ کا مزاج بہت خیریت سے ہوگا۔ اللہ تعالے شادمان
رکھے فقط
شاد عفی عنہ
زمین گیر کوچہ سداد

۱۴۲

سرمایۂ نازاسیر منشی امیر احمد صاحب امیر مینائی سلمہ اللہ القدیر

خیابان آفرینش چوٹ کھائے ہوئے دلون کے لئے نشتر ہے اور نشتر کا لطف
وہی جانتے ہین جو جانتے ہین۔ اور اسکو خضر راہ معرفت وہی پہچانتے ہین جو پہچانتے ہین سہ

ہزار نکتہ باریک تر زمو اینجاست
نہ ہر کہ سر بتراشد قلندری داند

مصرعۂ پسندیدہ ۔ لولاک لما خلقت الافلاک کی تفسیر ہے بین السطور کہکشان
تو ایک بیت شگرف بد رمیز ہے بے غائلہ ریب۔ آپ یادگار اسیر ومصحفی ہین۔ آپکے
کلام کا نور فوق النظر ہے۔ تو جادو بیانی کا حسن برشتہ وگلو سوز فوق السما ہے

ماشاء اللہ اصناف سخن پر آپ قادر ہین یہ کیا کم کمال ہے تعریف مین یہ شعر کافی ہے ؎

اہل ہنر کی شاد ہو تعریف کسطرح | موتی کلام ہے تو وہ بحر کمال ہین +

۲۴۲ شاد عفی عنہ

یکہ تاز عرصہ سخن منشی امیر احمد صاحب امیر مینائی سلامت

آپکی علالت مزاج نے اسمین شک نہین کہ آپکے دوستون اور جوہر شناسون کے دلون کو پژمردہ کردیا تھا۔ بارے شکر الٰہی کہ **پنڈت سرشار صاحب** نے یہ مژدہ طرب انگیز سُنایا کہ اب آپکے چارون عناصر مین اعتدال ہے علالت رو بصحت ہورہی ہے مگر ضعف باقی ہے۔ خدا نے چاہا تو شفا جلد حاصل ہو جائیگی ع

رسیدہ بود بلائے و لے بخیر گذشت

آپکے **حیدر آباد** آنے کے قبل ہی میری آنکھون کو انتظار اور کانون کو اشتیاق تھا کہ آپکو دیکھون اور آپکا کلام سُنون۔ انشاء اللہ تعالے اب وہ وقت قریب آتا جاتا ہے۔ اللہ تعالے آپکو شفاے عاجل عطا فرمائے۔

کما قال الشاد

قطعہ

ہے زکوۃ بدن یہ بیماری | یہ علالت خدا کی ہے حکمت
رنج کے بعد جس طرح ہے خوشی | ویسے بیمار کے لئے صحت

شاد عفی عنہ

مہربان منشی لطیف احمد صاحب اختر مینائی

آپکے والد بزرگوار امیر احمد صاحب مینائی جنکو برسون تک سلمہ اللہ تعالیٰ لکھا کرتے تھے آج خدا بخشے مرحوم لکھے جاتے ہین۔ انکی بے وقت اور غریب الوطنی کی موت نے ایک عالم کو ناشاد کر دیا۔ اسمین شک نہین کہ اس جامعیت کا مقدس سچے مسلمان اور اُستاد کا ہمیشہ کے لئے آنکھون سے اوجھل ہونا قیامت کا سامنا ہے مجھے سب مرحوم کی وفات نے نہبت صدمہ پہونچایا۔ افسوس ہے کہ صورت بھی نہین دیکھنے پائی۔

جینے والون کو انکی ملاقات اور دیکھنے کا جو اشتیاق تھا اسپر اندازہ ہوسکتا ہے کہ مرنے والے کے آرزومند دل پر کیا کچھ محشر بپا ہوا ہوگا۔ مگر بشر کو مجبوری ہے

نیست در گلشن اسباب جہان رنگ ثبات	ہمہ از دیدۂ ماہچو نظر مے گذرد
چون نفس خانہ بدوشیم نداریم آرام	عمر آسودگی ما بسفر مے گذرد

سوائے اسکے کہ انسان افسوس کرے اور کیا ہوسکتا ہے۔

آپکے دل پر جو صدمہ گذرا اسکا اندازہ کوئی نہین کرسکتا۔ مگر درحقیقت صبر کرنا گویا اپنے اوپر جبر کرنا ہے۔

اللہ کی مشیت مین بشر کی کیا قدرت چل سکتی ہے اسلئے مجبوری ہے اور مجبوری ہی کا نام صبر ہے۔ یہ سفر سبکو درپیش ہے۔ اللہ تعالیٰ آپکو اور مرحوم کے باقیات صالحات کو صبر عطا کرے۔ ان اللہ مع الصابرین فقط

شاد عفی عنہ

۲۴۴ میرے مہربان خواجہ شاہ احمد صاحب جنیدی

آپکا خط کوئی پانچ بجے پہونچا۔ لفافہ چاک کیا دیکھا جی تو چاہا کہ پر ہوں تو اڑکر پہونچوں اور مشاعرہ مین شریک ہوکر آپکا دل شاد کرون۔ مگر بے بال و پری سے بمصداق اس شعر کے مجبور کیا ؎

بلبل ہون صحن باغ سے دور اور شکستہ پر
پروانہ ہون چراغ سے دور اور شکستہ پر

غالباً آپ اس عذر کے پڑہنے کے ساتھہ ہی ضرور یہ کہین گے کہ بگھی مین گہوڑے جوت کر پہونچ جاتے۔ اور یہ ممکن بھی تہا مگر دو عذر درپیش ہوے۔ ایک تو یہ کہ مین نے کوئی غزل نہین کہی تھی۔ دوسرے یہ کہ چار بجے کے قریب میری سب گاڑیان سرکار عالی مین حسب الحکم بہیجدی گئین۔ میری سواری کی گاڑی موجود ہے مگر گہوڑے کو کرمی ہوگی جنگل مین منگل منا رہا ہے۔ خدا جانے صبح تک وہ رہتا ہے۔ یا مولیٰ کی سواری کے لئے کوچ کرتا ہے۔

الغرض یہ وجوہ ہین کہ آج مین شریک ہونے سے مجبور رہا۔ افسوس کہ آپ اور آپ کے **راجہ صاحب** علی الخصوص **حضرت داغ** یاد کرین۔ اور میری شرکت کو صحبت مشاعرہ مین ضروری سمجہین۔ اور مین عذر کرون۔ بخدا اسکا بھی میرے دل پر داغ رہیگا۔ کیا کرون المعذور مجبور۔ ایک قطعہ فی البدیہ کہا ہے بطور ارمغان بہیجتا ہون۔ حضرت داغ کو دکہا کر پڑہ دیجئے۔ یا داخل دفتر کر دیجئے۔ آپ چاہین آپکا کام چاہے

کیا آپ بھی عرس دیکھنے آئینگے ۔ میلا نہ دیکھئے مضایقہ نہین ۔ مگر اپنا جلوہ دکھا دیجیے وہو المطلوب ۔

قطعہ

عادی ہون شعر کہنے کا پر کیا کرون کہ اب
مجکو غزل کے لکھنے کی فرصت نہین رہی
ہے لایق قبول مرا عذر واجبی
کچہ جاے شکوہ جاے شکایت نہین رہی

شاد عفی عنہ

ہمصفیر بلبل باغ سخن لفٹنٹ شایق حسین خانصاحب سفیر ۔

آپنے اس تکلف کے ساتھ اپنے دیوان کی تاریخ مانگی کہ مین حیران رہا جب کہ آپ خود اپنی تحریر سے اقبال کرتے ہین کہ مجہ سے آپ کو محبت اور عقیدت ہے تو پہر تکلف اس موقع پر اگر بیجا نہین تو بجا بھی نہین ۔ بہرحال آپکے دیوان کے لیئے تاریخ کا دینا ضروری ہے زبردستی مجھے آپ لوگون نے شاعر بنا دیا ہے ۔ بہرحال ایک ٹوٹی پہوٹی تاریخ بہیجتا ہون ۔

تاریخ

شاعر خوش بیان و ذی جودت
نکتہ سنج و فہیم و خوش تقریر
مومن پاک شایق حسنین
کرتے ہین جو تخلص اپنا سفیر
ایک دیوان نغز اُنہون نے لکھا
کھینچدی حُسن و عشق کی تصویر
لکھنو والون کا ہے رنگ اسمین
انکے اُستاد تھے جناب امیرؔ

	سال تاریخ شاد نے فی الفور سخن خوب۔ کر دیا تحریر ۱۳۱۵ء	

شاد عفی عنہ

۲۴۵ مہربان ناراین داس صاحب مہر

آپنے حکمرانی کے اصول پر جو مضمون لکھا ہے ماشاء اللہ طبیعت کو زور دیا۔ واقعی اچھا مضمون ہوا۔ مگر حکمرانی کے چند اصول ہین جنکے بغیر حاکم حکومت نہین کر سکتا۔ وہ اصول تمدنی حالت پر نظر ڈال کر حکمران مین ضرور ہونے چاہئین۔ ورنہ طعام بے نمک

پہلے۔ نصفت پسند ہو۔

دوسرے متعصب نہو۔

تیسرے۔ جفاکش اور بیدار مغز ہو۔

چوتھے۔ رحم و غضب کو موقع پر استعمال کرنے کی لیاقت رکھتا ہو۔

پانچوین۔ عیاش اور مسرف نہو۔

بدون ان پانچ باتون کے حاکم کیسا ہی عالم اجل اور فاضل پابند شرع کیون نہو کبھی حکومت کرنے کے قابل نہین سمجھا جاتا۔ اگر یہ باتین صحیح ہین اور پسند کرتے ہو تو اپنے مضمون مین کسی موقع مناسب پر شریک کیجئے ورنہ خیر۔ داشتہ آید بکار۔ آجکل سالگرہ مبارک کے جلسون کی جو طرفہ دھوم دہام ہے۔ ہر کہ و مہ یگانہ و بیگانہ رعایائے سرکارین اس چونتیسوین سالگرہ مبارک کی تقریب منانے مین سرگرم ہین۔

یہ صرف ہمارے حضرت خداوند نعمت مدظلہ العالے کی عدل گستری اور رعایا پروری اور اصول حکمرانی ہین جو باتین بتائین - انمین سے جملہ صفات سے حضرت کی ذات بابرکات موصوف ہے جب ہی تو یہ جان نثاریان اور اظہار خوشنودی بہ عقیدت عامہ رعایا کی جانب سے ہو رہی ہین - آپ بھی کوئی قصیدہ کہئے - مین بھی فکر کرتا ہون فقط

شاد عفی عنہ

۲۴۶

میرے شفیق راے دیوی پرشاد صاحب سلمہ

آپنے ارض الرمل میری مصنفہ کتاب طلب کی تھی - ابھی وہ چھپی نہین لور نہ وہ نام باقی رہا - کیونکہ ارض الرمل سنہ ۱۳۱۲ کے لئے موزون تھا - جب تو وہ مکمل بھی نہین ہوئی تھی - اب تو ۱۳۱۶ھ ہے - کوئی دوسرا تاریخی نام سوچ رہا ہون اگر ملجاے تو فہو المراد - ورنہ سید ہا سادہ کوئی نام رکہدونگا - آپکے حسب استدعا مقدمہ معلومہ مین قرعہ ڈالکر دیکھا - اشکال سعد داخل اور اپنے گھر کے - دائرہ سکن کے حساب سے تین اشکال اپنے گھر مین نہایت زبردست ہین - اور وہ تینون طالع کے گواہ ہین کامیابی کی ضرور امید ہے - مگر کسیقدر دیر سے - اور یہ ظاہر ہی ہے کہ مقدمہ پیچدار ہے -

ایک جلد **مطلع خورشید** اور ایک جلد **روضہ شریف** ارمغان بھیجتا ہون - **گلستان** کا انتخاب ابھی طبع نہین ہوا - آجکل مطبع کا انتظام بہت خراب ہی میری پسند نہین - ہان ایک شخص ہوشیار - خواندہ - مہذب - ملا ہے وہ مہتممی کے قابل ہے - اُنکے سپرد جب یہ مطبع ہو جائیگا کام بھی اچھا چلے گا ورنہ سو

گر ہمین مکتب است و این ملا +
کار طفلان تمام خواہد شد

باقی عند الملاقات فقط

شاد عفی عنہ

۲۴۷

عزت آثار لچھمی نارائن صاحب عارف

آپکا معروضہ مورخہ ۷ جون سنہ ۱۹ء مشعر خبر وحشت اثر انتقال جی نرائن صاحب پہونچا - افسوس صد افسوس کہ ایک نونہال اس گلشن دنیا سے دنی سے ابھی پہولا نہ پہلا تہا کہ باد خزان کے جہونکون نے فنا کردیا - اور دار فانی سے دار بقا کو پہونچا دیا۔
اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن ۵

حیف در چشم زدن صحبتِ یار آخر شد
روے گل سیر ندیدیم و بہار آخر شد

اِسکے سوائے اور کچہ چارہ نہین کہ فَاصبر اِنَّ اللّٰہَ مَعَ الصَّابِرِیْن

شاد عفی عنہ

۲۴۸

قبلہ عالم راجہ مہر کشن بہادر مَدَّ ظِلُّہٗ

آداب و کورنش - نامۂ عنایت سے فدوی ممتاز ہوا - خیر و عافیت سے دل نیاز منزل کو تشفی حاصل ہوئی - خداوند تعالیٰ جلشانہ سایہ عاطفت پدری کو تا صد و سی سال برقرار رکھے -

فدوی حضرت کی بارگاہ سے رخصت ہوکر الوال پہونچا۔ تیسرے روز جاترا ہوئی۔ مخلوق کم تھی۔ دکانین حسب دستور سجی سجائی۔ مگر بکری کم ہوئی۔ کئی دوکانداروں نے معافی محصول کے لئے درخواست پیش کی۔ حسب مناسب حکم دیا گیا۔

آب وہوا ٹہیک ہے۔ مگر جاڑے زمہریر کومات کرتے ہین۔ کہان حیدرآباد اور کہاں زمہریر۔ جہان تہوڑا سا ٹہنڈا پانی پیا بس لرزہ ہوجاتا ہے۔ کانپتے کانپتے کلیجا منہ کو آتا ہے دشوار یہ ہے کہ گرم پانی پیا نہین جاتا۔ ایک دو روز کے بعد کوہ شریف جاؤنگا۔ اور بعد عرس کے واپس حاضر ہونگا۔

حضرت قبلہ عالم ظلسبحانی سے بھی عرس شریف کی رخصت حاصل کی ہے۔ بندہ زادون کی طرف سے آداب وقدمبوسی عرض کرتا ہون۔ حد ادب فقط

شاد عفی عنہ

۲۴۵

میرے عزیز برخوردار راجہ چندا پرشاد طول عمرہٗ۔

کل پانچ بجے منگل پلی جو اپنی جاگیر ہے۔ وہان پہونچا۔ آدہی رات تک کہا پیکر آرام سے بیٹھے رہے اور اسکے بعد یکایک آندہی آئی اور طوفان بے تمیزی کی ہوا چلنی شروع ہوئی۔ معاذاللہ ڈیرے کی طنابین ٹوٹ گئین۔ بہوانی پرشاد پر خیمہ گر پڑا۔ اور وہ اسمین پارسل ہوگئے۔ اُنہون نے اسقدر غل مچایا کہ عیاذاً باللہ ایک تماشا تہا۔ تہوڑی دیر کے بعد مینہ برسنے لگا۔ تمام ڈیرے مین پانی آگیا تہا۔

کشتی نوح تھی۔ تھوڑی دیر کے بعد پانی تو موقوف ہوا۔ مگر ڈیرے کی چھت برسنی شروع ہوئی۔ وہ دو گھڑی برسی تو یہ تمام رات برستی رہی۔ بہت مشکل سے شب گذری اب اسوقت صبح کے آٹھ بجے ہین۔ چارپی کے بیٹھا ہون۔

چار بجے تک اگر بہراو کالی برسات نہ ہوئی تو آگے روانہ ہوتا ہون۔ اپنے چھوٹے بھائی محبوب پرشاد کو دعا کہو۔

شاد عفی عنہ

۲۵۰

جان پدر راجہ چندا پرشاد بہادر

تمہاری عرضی پہونچی۔ تمنے خوب یاد دلایا۔ واقعی محرم قریب آگیا۔ خیر مقدم خداوندی ظل سبحانی کے لئے قطعات ضرور ہونے چاہئین۔

سال گذشتہ کے قطعات محمد حسین خوشنویس نے میری بیاض مین صاف کر دئے ہین۔ اُنہین قطعات کو لیکر کسی خوشنویس سے لکھواؤ۔ اور آئینہ مین نصب کر کے رکھو۔ ایک دعائیہ قطعہ جو صنعت نقاط تحت و فوق مین لکھا تہا وہ اسوقت یاد آگیا۔ یہ بھی صاف ہو کر آئینہ مین نصب ہو۔ اس قطعہ کا ایک شعر فوق النقاط ہے اور دوسرا تحت النقاط۔

قطعہ

شاہ رستم صولت و خاقان حشم	آصف ظل خدا گردون وقار
میر محبوب علی آباد باد	برسر یرجاہ اسے پروردگار

باقی بفضلہ سب خیریت ہے - آج تمہارا دفتر مین جانیکا دن ہے - ضرور وقت معینہ پر جانا اور کام سیکھنا - جسقدر تحصیل علم مین کوشش کروگے میری خوشنودی ہے - خداوندعالم مجہسے زیادہ صاحب علم و ہنر کرے - اور مخلوق خدا کو یہ کہتے ہوے سنون کہ (بہ از پدر) ہین - خدا ہمچنین کناد زیادہ دعا -

دعاگو شاد عفی عنہٗ

۲۵۱

برخوردار چندا پرشاد

میرے پیارے عزیز جانِ پدر
خط بہجت نمط سب مجھے پہونچا
من و عن ایک ایک حرف پڑہا
اِسی خط مین **وفا** کی آئی غزل
خود ہی انصاف کیجئے صاحب
کرتا واپس ہون اُسکو بے دیکھے
اُنکو تاکید کیجئے گا ذرا
آم کا تحفہ آپ نے بھیجا
ہے یہ میوہ کہ رشک قند و نبات
نیشکر کا بھی رنگ ہے پہیکا

دائما حق رکھے تمہین آباد
دلِ ناشاد شاد شاد ہوا
اِسکا مطلب تمام مجھپہ کُھلا
جسکو کہنا غلط نہین ہے ہزل
بات کی داد دیجئے صاحب
کیا کرونگا مین اُسکو اب لیکے
دل لگاکر لکھا کرین اچھا
دلِ مسرور باغ باغ ہوا
شہد و شکر ہے جسکے آگے مات
منہ مرا تمنے کردیا میٹھا

	رہو دلشاد اور شیرین کام		ختم کرتا ہون اس دعا پہ کلام	

شاد عفی عنہ

۲۵۲

جان پدر راجہ چندا پرشاد بہادر

کل پنڈت جی کی زبانی مین نے بہت خوشی سے سُنا کہ جب وہ تمہارے ساتھ ایٹ ہوم مین گئے تھے پلٹتے ہوے فقیرون نے سڑک سے تمہاری گاڑی کا پیچھا کیا۔ اور ہم راہیون سے اُنکو انعام دیا جب وہ لوگ نظر سے اوجھل ہوے۔ تو کہا کہ (ایسے سنڈون بدمعاشون کو کچھ دینا صرف یہ دکھانا ہے کہ ہم امیر ہین۔ ورنہ نظر ثواب سے اُنکو دینا میری راے کے خلاف ہے۔)

یہ فقرہ مجھ سے پنڈت جی نے کہا تو میرے دل پر اثر ہوا۔ اور تمہاری اس فراست اور خیالات کا حال سُنکر خدا کا شکر ادا کیا۔

اللہ تعالی تمھین عمر طبعی عطا کرے۔ آمین۔ بیشک اِس قسم کے فقیرون کو دینا ثواب نہین بلکہ اظہار امارت ہے۔ اور یہ خیال بھی لوگون کو ہوتا ہی کتارا نام ہوگا۔

خیرات تو اُسی کا نام ہے جو بنا رزق آپ پیدا نکر سکتے ہون اُنکو دین۔ یہ کیا معنی کہ اِدہر چار پیسے ملے اور سیندہی خانے پہونچے۔ اور مزے اُڑاے۔ جب نشہ مین چور ہون تو راستہ سے آتے آتے چھیڑ کر لڑائی مول لین۔ اور جوتی پیزار ہو جائے یہ تو ثواب نہین عذاب ہے۔

لیکن جس قسم کی خیرات جاریہ چلی آتی ہے۔ اسکا اس مفلسی ریاست مین روکنا معیوب

سمجھا جاتا ہے۔ بہرکیف مجھے تمھارے اس خیال سے بڑی خوشی ہوئی۔ خزانہ دار کو
حکم دیا گیا ہے کہ تمھین اس جلد وہین پانچ اشرفیان فوراً دیدے خدمتگار کو بھیجکر منگالو
ہان خوب یاد آیا مین نے سُنا کہ آج تمنے بجرنگ کو پیٹا۔ آدمیون پر
ہاتھ چلانا بالکل بدتہذیبی ہے۔ ان پانچ اشرفیون مین سے ایک جرمانہ۔ اب چار ہی
رہ گئین۔

مین چاہتا ہون کہ تم مجھ سے بہتر بہ از پدر ہو۔ اور راجہ چندو لعل کا نام روشن
کردو۔ تمنے کل کونسی نئی کتاب شروع کی اس سے اطلاع دو۔

گلوریا صاحب برابر آتے ہین کہ نہین۔ اخبارات کا دیکھنا ضروری سمجھو
جو پڑھتے ہو شب مین تھوڑی دیر تک اسکو مکرر دیکھا کرو شب کا پڑھا ہوا زیادہ
یاد رہتا ہے فقط

شاد عفی عنہ

۲۵۱

جناب ماموں تراب علیخان صاحب قبلہ

بعد عرض آداب گزارش کہ عنایت نامہ سے مشرف ہوا کیفیت مندرجہ سے خوشی
ہوئی۔ زیادہ کیا عرض کرون ؎

رواق منظرِ چشم من آستانۂ تست کرم نما و فرود آ کہ خانہ خانۂ تست

نیازمند کے لئے آپکی اور رمانیونکی تشریف آوری باعث خوشی ہے

دربان کو تاکید اکید کر دیگئی - زیادہ حد ادب فقط

شاد عفی عنہ

۲۵۴

جناب ماموں تراب علیخان صاحب قبلہ

آداب عرض ہے - آپکے حسب ارشاد معتمد پیشی کو حکم دیا ہے - آج یا کل جاری ہو جائیگا - دو تین روز سے بوجہ کاروبار سرکاری و حاضر باشی ڈیوڑھی مبارک جواب عرض نکر سکا معافی چاہتا ہوں - یقین ہے کہ مزاج عالی خیریت سے ہوگا -

(۲) - مین نے افواہاً سُنا ہے کہ جناب نے مجاور بیگم صاحبہ کے ہمشیرہ ہونے سے انکار فرمایا ہے - غالباً یہ خبر غلط ہو گی - کیونکہ بھائی اپنی بہن کی نسبت ایسا خیال نہین کر سکتا - چہ جائیکہ آپ جیسا بھائی ہو - ورنہ خیال مجھے محال معلوم ہوتا ہے فقط

شاد عفی عنہ

۲۵۵

جناب ماموں تراب علیخان صاحب قبلہ

آداب و نیاز -

تین رسالہ مصنفہ سید شاہ محمد ہاشمی قادری چشتی صوفی - موسوم بہ نقد عرفان سبیل الوصول - نرد بان معنوی - پہونچے دو دو چار چار صفحہ ہر رسالے کے مین نے پڑھے ہے اسمین کچھ شک نہین کہ نقد عرفان نہایت ہی بیش بہا عدیم السیم کتاب ہے -

سبیل الوصول معرفت حق کے لئے عمدہ سبیل ہے - ہر بین السطور گویا چشمۂ کوثر و زنجبیل ہے -

نردبان معنوی مبتدیون کے لئے زینہ ہے منزل مقصود کو پہونچنے کا اسکو قنطرۃ الحقیقت کہنا بجا ہے - جو اس پل سے عبور کرے تو معصیت کا بیڑا پار ہے -

ان تصانیف منیف سے شاہ صاحب کے مذاق اور واقفیت کا ٹھیک اندازہ کیا جا سکتا ہے - مین کسیوقت ضرور شاہ صاحب موصوف کی ملاقات سے مستفیض ہونگا -

شاہ صاحب کو حسب ارشاد برخوردار راجہ چندا پرشاد کی تعلیم کے لئے ضرور مقرر کرتا - مگر اسوقت کوئی عہدہ اُستادی کا خالی نہین ہے لہذا مجبوری ہے فقط

شاد عفی عنہ

۲۵۶

عزیز القدر راجہ نانک پرشاد

آپکی صحت کی کیفیت سُنکر خوشی ہوئی - علاج ڈاکٹری کسکا ہے - یہ معلوم نہوا - دو چار روز ہوے آپکے مامون کا ایک رقعہ آیا تہا جسمین اُنہون نے لکہا تہا کہ پانچ چار روز تک نانی صاحبہ نہین مل سکتین - لہذا مین نے اپنا قصد ملتوی کیا - اگر اب مل سکین تو انشاء اللہ تعالےٰ کل پانچ بجے بلکہ چار بجے

آؤنگا فقط

شاد عفی عنہ

۲۵۶

عزیز القدر راجہ نانک پرشاد

نقل درخواست حکیم طالب آفندی بہیجکر لکھا جاتا ہے کہ اسقدر کم رقم کا ادا نکرنا موجب بدنامی ہے۔ فوراً ادا کرکے اطلاع دیں۔ یا وہی رقم ہمکا لین بہیجدین کہ انکو دیکر رسید طلب کیجائے۔ فقط

شاد عفی عنہ

۲۵۷

ہیرالال صاحب نشاط

ایک ڈبہ کاغذ اور چہہ پٹیان مع چہہ عدد قلم کے پہونچے۔ ماشاء اللہ ایسا چکنا کاغذ تو دیکہا نہین گیا۔ خدا جہوٹ نہ بلوائے بس صورت دیکہہ لو۔ آئینہ کی حاجت نہین ہاتھی دانت کی تقطیع ہے۔ یا رخسار یار کا اسپر پرتو پڑا ہے عجب قسم کا کاغذ ہے کاشمیری اسکے روبرو ہیچ ہے۔ اور کاشمیر کا بازار سرد ہوگیا۔ قلم ماشاء اللہ۔ نہایت ہی خوش وضع اور خوبصورت۔ اگر انکو فرمانروائے ہفت اقلیم۔ گرہ کشائے امید وبیم کہون تو سزاوار ہے۔ تیغ نہین مگر اسکا کاٹا پانی نہین پیتا۔ ذوالفقار نہین۔ مگر عدو کا جگر اسکو دیکہکر دو نیم ہے۔ اسکا فرمان جف القلم ہے بارڈہ ندارد مگر برش کی صفائی مین کاسہ فرق اعدا کو ایک قط مین قلم کردیتا ہے۔ اللہ تعالی آپکو باین مہربانی ہای دوستانہ شاد وخرم رکہے فقط

شاد عفی عنہ

۲۵۸ ہیرالال صاحب نشاط

آپ سچ کہتے ہین کہ بہت سے مسودے میرے ایک نمبر کے صندوق مین اصلاح کے واسطے فراہم ہوے ہین مگر آپکو یہ خیال نہو کہ آپکی کوئی غزل یا قصیدہ یا قطعہ یا رباعی اصلاح کے بغیر رہگئی ہے شوق صاحب کی غزلین بھی دو چار پڑی ہوئی ہین ۔

مشکل تو یہ ہے کہ نہ مین شاعر ہون نہ اُستاد کامل ۔ زبردستی لوگ اصلاح سخن کے لئے مجھے مجبور کرتے ہین ۔ احباب کی خاطر شکنی بھی مجھے منظور نہین ۔ مگر ابتو ہفتہ عشرہ مین دس بیس غزل ضرور آہی جاتی ہین ۔ کاروبار سرکاری سے کم فرصتی ہے ۔ جیسا دل کاروبار سرکاری مین لگتا ہے اب شعر شاعری مین نہین لگتا ۔ ہان بیکاری کے زمانہ مین یہی دھن اچھی معلوم ہوتی تھی ۔ مے و معشوق ۔ گل و بلبل ۔ انہین سے کام تھا ۔ خواب مین بھی یہی نظر آتے تھے بفضلہ تعالیٰ شانہ جب سے خدمت سرفراز ہوئی ہے ہر وقت قواعد سپر یڈ رتق و فتق نظم و نسق کی سوجھتی ہے ۔ بندہ تو قوم کا خود سپاہی ہے یعنے چھتری راجہ رامچندر کی قوم کا اور خدا نے خدمت بھی فوجی عطا کی ۔ سچ ہے کہ خدا شکر خورے کو شکر دیتا ہے بہت آرام سے گذرتی ہی ۔

ذرا کاروبار سرکاری سے فرصت پاؤن تو ضرور آپکی غزل بے بدل دیکھکر روانہ کرونگا ۔ مطلع سب بے مثل لکھا ہے ۔ اگر بہت ضروری اور جلدی ہے تو فوراً بذریعہ سوار اطلاع دیجئے معلیٰ صاحب کے ہان بھیجتا ہون کہ وہ دیکھکر واپس کردین آپکو دلّی والون کا کلام پسند ہے ۔ اور مین بھی دلّی والون مین غالب مرحوم کا

شیدا ہون۔ باقی تا دم تحریر سب خیریت ہے والسلام۔

جواب کا طالب شاد عفی عنہ

۲۵۹

ہیرالال صاحب نشاط

آپکی غزل پہونچی۔ بغور دیکھی۔ اور بنا کر روانہ کر دی۔ چونکہ ابھی آپکی ابتدائی مشق ہے لہذا اشعار مین زیادہ اصلاح ہونا مقام تعجب نہین۔ یہ جو آپکو شکایت ہے کہ میرے اکثر اشعار کاٹ دئے گئے۔ ابتدائے مشق مین کل غزل بیکار اور ترمیم کے لائق ہوتی ہے۔ بہرحال آپکی غزل کو مین نے فکر کے ساتھ دیکھا۔ اور جہانتک ممکن ہوا آپکے اشعار یا مصرع قائم رکھکر اصلاح دی۔ خدا کے فضل سے محرم آیا ۱۳۱۶ھ شروع ہوگیا۔ مصرع طرح بھیجتا ہون۔ اسپر غزل لکھئے باقی خیریت ہے۔ دعا کرتا ہون کہ آپ بھی باخیر و عافیت رہین۔ والسلام فقط

مومنو غم کے ہین دن ماہ محرم آیا

جواب کا طالب شاد عفی عنہ

۲۶۰

ہیرالال صاحب نشاط

مبارک۔ مبارک۔ مبارک۔ ڈیڑھ گز کی مبارکبادی۔ میری طرف سے قبول ہو۔ اخاہ اب تو پانچون گھی مین ہین اور سر کڑہائی مین۔ لیجئے نشان تو بڑہا۔ خدا خدا کر کے فرط شادی سے ٹوپیان اُچھل رہی ہین۔ اب اسکے بعد ہیرالال کے فرزند جواہر لال کی سواری کر وفر دہم کے ساتھ جلوہ افگن ہوگی۔

حضرات پنج ڈنکے بڑھن گرج چوٹ لگائین گے - ہر طرف سے بدھائونکی بوچھار ہوگی - مبارکبادی کے خطون سے **ڈاکخانہ مبارک** کی باچھین کہل جائین گی - ڈاکئے ہشاش بشاش منہ میٹھا کرنے کی فکر مین کل بہونچانے کا خط و منٹ مین بادصبا رفتار کیطرح لاکر بہونچائین گے - جواب دیتے دیتے منشی کے پنہتر بگڑ جائینگے شکریہ ادا کرتے کرتے آپ کا ہاتھ تہک جائیگا - مگر یارون کو یہی سوجھیگی کہ جلسہ لین ؎

	ساقی ہو مے ہو باغ ہو گردش مین جام ہو گل و بلبل مین اور زمانہ بکام ہو - +	

کہین تہاپ پڑ رہی ہے - کوئی نشہ مین سرشار - وحشت بنا ہوا - باغ کی روشون پر نازنینان گلبدن چہل پہل کرتی ہونگی اور ادہر باریک باریک پہوار پڑتی ہوگی - اور کوئی خوش گلو **ملہار** مین کہتی ہوگی (آئیو بدرا کارے کارے رہی بجلی چمک مورے آنگن مین) اور حضرت **شاد مدظلہ** چہوان لگائے ہوئے رندان سے آشام کا ٹھاٹھہ دیکہہ دیکہکر پہولون نہین سمائین گے - زاہدان خشک کی گت بنائی جارہی ہے - واللہ عجب لطف ہوگا کیون میان **نشاط** صاحب یہ سمان پڑہکر خوش تو ضرور ہوے ہونگے کہ **شاد صاحب** نے بہی گلشن قرطاس پر کیا سین کہینچکر دکہایا کہ اگر **بہزاد** و **مانی** ہوتے تو وہ بہی اپنا قلم توڑ دیتے - خیر اللہ وہ دن جلد لاتا ہے - مگر **بہیا** صاحب اخوشی کیا کم ہے - جہٹ پٹ جلسہ کا دن مقرر ہو جاے - اور ہماری دعوت ہو - کہانے مزے مزے کے پکین - رشک حوران بہشتی طلب کی جائین اور یہ مطلع بہلے گایا جاے ؎

ساقیا برخیز و دردہ جام را	خاک بر سر کن غم ایام را

مصرع

در کار خیر حاجت ہیچ استخارہ نیست

بہت جلد وہوم دہام کی تیاریان شروع ہوجایئن۔ اور روعوتی رقعے داخل ہوجایئن
ورنہ پہر بُری ہوگی۔ دو مہینے کی تنخواہ صرف نذرانہ داخل کرنا پڑیگا فقط

جلسہ کا طالب **شاد عفی عنہ**

۲۶۱

ہیرالال صاحب نشاط

کل کے روز آپکو ڈیڑہ گز کی مبارکبا دلکہی۔ اور ایک ٹکٹ جواب کے لئے روانہ کیا
مضامین سحر آمیز سے آپ کا دل خوش کردیا۔ اور منتظر تہا کہ اُسکے صلہ مین آپ جلسہ دینگے
مگر واہ رے مرے شیر آدہ آنہ کا ٹکٹ بہی ہضم کیا اور ڈکار تک نہ لی جواب تک
قلم انداز۔ کیا کہنا ہے۔ اِس بہدیسل شعر پر ختم کرتا ہون ؎

نہ جلسانہ ولسانہ سے اور نہ مینا
ہوا ہضم اُلٹا ٹکٹ۔ آدہ آنا +

جواب کا طالب **شاد عفی عنہ**

۲۶۲

ہیرالال صاحب نشاط

آپ لکہتے ہین کہ۔ یہان زیکث آجکل ہورہی ہے کہ (آئی) کے گیارہ عدد لین یا
اکیس ۲۱ میرے خیال مین دونون صحیح ہین۔ گیارہ بہی لے سکتے ہین اور ۲۱ بہی۔ مین آپکو

ایک گُر بتائے دیتا ہون اسکو ذہن نشین کر لو۔ ہمزہ کا کوئی عدد فن تاریخ مین نہین لیا جاتا لیکن جب یا پر ہمزہ ہو جیسے (پائی۔ آئی۔ بہائی) تو اس ہمزہ کی (ی) کی دو یا ہو گئین۔ جب دو ہوئین تو خواہ مخواہ بیس عدد لئے جائینگے۔ مگر بعض شعرا نے دس ہی عدد لئے ہین لہذا اب ہمکو اختیار ہے کہ چاہے دس عدد لین چاہے بیس جیسا موقع ہو۔ **اسیر لکھنوی** جسکی اُستادی کا ادنی ثبوت یہ ہے کہ **امیر مینائی لکھنوی** سا مسلم الثبوت اُستاد اُنکا شاگرد ہے۔ **ریاض خیرآبادی** اور **رتن ناتھ سرشار لکھنوی** بھی انہین کے خاندان کے چشم وچراغ ہین وہ لکھتے ہین ع۔

	دعاے خلق دوا ہو گئی شفا پائی	

اسمین (پائی) کے ۲۳ عدد لئے ہین اور اُنکے شاگرد رشید سرشار دام کیفیتہ کسی کے **شوالے** تاریخ بنا یو نکتے ہین ع۔

	سرشار رسال لکھو ہے خانہ خدائی	

(خدائی) کی یا کے بیس عدد لئے ہین **شیخ امام بخش ناسخ لکھنوی** کا مادہ تاریخ سُنو ع۔

	ہمایون و مسعود شد کد خدائی	

بعض اُستادون نے دس عدد بھی لئے ہین۔ جیسے ہمارے **جہان اُستاد نواب فصیح الملک بہادر حضرت داغ دہلوی** کا مادہ تاریخ ع

	شان و شوکت وہ جاہ و اقبال اب یہ آئے	

اسمین وسائی ہی عدد لئے ہین ـ

فن تاریخ دل لگی اور تاریخ گوئی بازی طفلان نہین ہے کسی نے کیا خوب لطیفہ کہا ہے ـ

تاریخ برنہ آید تاریخ برنہ آید ـ

مجھسے ایک صاحب نے پوچھا کہ بعض شاعر لفظ آئینہ کے (۶۶) عدد بتاتے ہین اور بعض (۶۷) اب آپ کیا فتوی دیتے ہین ـ مین نے لکھا دونون برسر حق ہین ـ اس معنے کر کے کہ لفظ آئینہ اگر تقطیع مین (آ - ای - نا) رہے تو (۶۷) لین گے اور اگر آئینہ بروزن فعلن ہے تو (۶۶) لین گے آپ بھی یاد رکھئے کسی جانگو شاعر نے اپنے آقا کو خوشامد مین لکھا ع ـ

	تمہارا شہ سے بڑھکر مرتبہ ہے	

معاذ اللہ ـ شاعر بھی گہامڑ اور اُنکے آقا بھی ـ اسمین ایک ذراسی باریکی ہے تمہارا شہ (مفاعیلن) سے بڑھکر مر (مفاعیلن) تبہ ہے (فعولن) (مر) کا لفظ بد دعا ہے یہ تو وہی ع ـ

	اے تاج دولت برسرت از ابتدا تا انتہا	

والی مثل ہوئی کسی بادشاہ کی شان مین ایک شاعر نے قصیدہ لکھا تھا ـ سرِ دربار آیک اور شاعر نے جو اُس شاعر قصیدہ لکھنے والے کا جانی دشمن تھا موقع پاکر عرض کی کہ حضور اسکی تقطیع فرمائین ـ

اے تاج دو (مستفعلن) لت برسرت (مستفعلن) لت برسرت سُنکر بادشاہ

غضب مین آیا اوربیچارے شاعر کو دربار سے نکلوا دیا۔ خدا کی پناہ ذراسی بات مین عمر بھر کی فرمانبرداری ملیامیل ہو گئی۔

اب کاروبار سرکاری کا وقت ہی خداحافظ فقط

شاد عفی عنہ

۲۶۳ ٹھاکر پرشاد صاحب شوق

آج آپ نے غزل بھیجی۔ اُسکے پڑھنے سے جی خوش ہو گیا۔ ماشاءاللہ اچھی غزل اور سیر غزل ہے۔ آپ مین ایک نقص یہ ہے کہ **دیوان** کم پڑھتے ہین۔

خواجہ حیدر علی آتش کا دیوان۔ **صبا** کا دیوان ضرور دیکھو۔ دلی والون مین **مومن** اور **سودا** و **ذوق** کا کلام مجھے بہت پسند ہے۔ **مرزا نوشہ غالب** کا رنگ سبحان اللہ۔ مین تو عاشق ہون۔

میری تو یہ دعا ہے کہ خدا کرے میرے کلام مین غالب کا رنگ آجائے۔ مگر وہ روش ہم اختیار نہین کرسکتے وہ اُنکا حصہ ہو گیا ؎

غالب	کوئی میرے دل سے پوچھے ترے تیر نیمکش کی یہ خلش کہان سے ہوتی جو جگر کے پار ہوتا	

بارک اللہ کیا شعر ہوا ہے۔ وجد کرنے کے لائق ہے۔ آپکی غزل کا یہ شعر مین نے کاٹ دیا۔

شوق

	زلف مشکین ہے یا خطا ہے یہ سچ کہو کون سی بلا ہے یہ	

زلف کے لئے خطا صحیح مگر خطا کو بلا کہنا یعنے چہ - دوسرے مصرع مین آپ نے سچ کے لفظ کو ہاے ہوز کے ساتھ لکھا ہے (سچہ) مین بھی بہت دنون تک اسی غلطی مین تھا - مگر سرشار کی بدولت یہ غلطی جاتی رہی - ہاے ہوز لکھنے کی ضرورت نہین بس سین - اور ج - کافی ہے ٥

	سچ اگر پوچھئے تو زلفون کو مشک کہنا مری خطا ہے یہ	

اسکی ردیف کا آخری لفظ (یہ) کانون کو اچھا نہین معلوم ہوتا - اور سچ اور جھوٹ سے بھی کوئی سروکار نہین - مین نے یہ شعر یون بدل دیا ٥

	عنبرین زلفِ یار کو مین نے مشک باندھا مری خطا ہے یہ	شوق

ذیل کے شعر کو ٥

	خون ہاتھون مین مل کے کہتے ہین کیسی اچھی بھلی حنا ہے یہ	شوق

خون ہاتھون مین ملکے عاشق کا کہتے ہین کیا رچی حنا ہے یہ

خون ہاتھون کو نہین ملا جاتا - ہاتھون مین ملا جاتا ہے - باقی شعر بے عیب ہے

والسلام فقط
شاد عفی عنہ

۲۶۴

ٹھاکر پرشاد صاحب شوق

آپ لکھتے ہین کہ سچ کو کاتب نے سچہ۔ لکھکر اس لفظ کی مٹی پلید کی ہے۔ اس سے مجھے اتفاق ہے۔ مین خود ان کاتبون سے بیزار ہون۔ آپکی غزل اچھی ہے مطلع بھی خوب ہے ؎

شوق	باتون باتون مین جب بگڑتے ہین سرِ محفل وہ مجھ سے لڑتے ہین	

مین نے اسمین حسن مطلع بڑھا دیا ؎

	مول لیکر لڑائی لڑتے ہین بے سبب مجھ سے وہ بگڑتے ہین	

ایک شعر کاٹ دیا لفظ چڑنی نہین ہے۔ چڑھنے۔ ہائے ہوز کے ساتھ ہے۔ قافیہ غلط ہے فقط
شاد عفی عنہ

۲۶۵

ٹھاکر پرشاد صاحب شوق

آپکی غزل واپس ہے۔ اکثر اشعار اچھے ہین مگر معلوم ہوتا ہے کہ سرشار صاحب کی دیکھی ہوئی غزل ہے۔ ورنہ ایسی سنگلاخ زمین مین ٹٹو چلنا دشوار ہے۔

اور ایسے اشعار بے تکلف کہنا پڑتا ہی کہیر ہے خیر اگر پنڈت سرشار صاحب نے
غزل نہین دیکھی ہی تو اب انہین دکھائے گا کہ اصلاح کیسی ہوئی فقط
شاد عفی عنہ

۲۶۶
عزیز من سید عبد العلی صاحب

آپ نے تو تعریف کے پل باندھ دئے۔ مبالغہ بھی ایسا کہ اسکی دم مین دم دار ستارہ
لگا دیا۔ اب مین حیران ہون کہ آپکے اس مبالغہ کا کیا جواب دون۔ کیونکہ نہ مبالغہ گو
ہون اور نہ مبالغہ پسند۔

اللہ میان کی بھی کبھی مین نے تعریف کی تو سوائے جاننا ہوا حد سبحانک لی الا [illegible]
کے اور کچھ نہین کہا۔ جو سچے الفاظ ہین۔ اور نص قرآن سے ثابت [illegible] آپ ہی
کہین کہ مین آپکے مبالغہ کا جواب بجز اسکے کہ اس امر کی خواہش کرون کہ وہ جواب
مجھے نہ ملے۔ جسکے جواب دینے سے مین عاجز رہون۔

پہرون کی ایسی تاکید ہے کہ جہان کہین خلاف حکم پہرہ کی اجرائی ہونی ہے کہ
حکم نظر بند اور پہرہ مع وردی اور بندوق کے کالجی ہوٹ مین داخل [illegible]
تاہم کچھ فکر کرتا ہون۔ کیا شادی کی شادمانی اکیلے ہی مناؤ گے۔ یا ہم بھی براتیون مین
شریک کئے جائین گے خدا آپکو شاد رکھے فقط
شاد عفی عنہ

۲۶۷
مہربان من رائے شنکر پرشاد صاحب

بی بی سہاگ کنور کے بے وقت مرنے کا غم اور انکی ہمیشہ کی جدائی کا صدمہ جو میرے دل پر ہے اسکا اندازہ وہی کریگا - جو مجسا دل رکھتا ہو - آپکی تو لخت جگر ہی ہین آپکے رنج کا شریک میرا دل مغموم ہے اور کیون نہو کہ اولاد کی مفارقت کا صدمہ مین نے بھی اٹھایا ہے - اللہ اللہ یہ وہ غم ہے جسکا کوئی نعم البدل نہین اور وہ غم ہے ؎

	گر پیر نود سالہ بمیر د عجبے نیست این ماتم سخت است کہ گویند جوانمرد

غم کے وقت اگر کوئی کہے کہ صبر کیجیے تو آگ پر تیل ڈالنا ہے - مگر قدرتی طور پر خود بخود صبر آتا ہے - یہ سب کچھ سہی مگر دبی زبان سے ضرور مین یہ کہون گا کہ اللہ تعالے آپکو اور اسکے پیاری دختر کو جو اسکی یادگار ہے صبر عطا کرے فقط

شاد عفی عنہ

۲۶۸

مہربان محمد عبد الباقر خان صاحب

علی الصباح بتاریخ ۲۷ ذیقعدہ ۔ ۲۷ - دانہ انجیر کے پائے - یہ انجیر ہے یا شاخ نبات - لب لعل شکر خاے شکر لبان مہ جبین سے شیرین اور گوارا تر - سبحان اللہ نہایت ہی خوش ذائقہ شیرینی کی نہ بات ہمسے پوچھیے - مصری کی ڈلی کہون تو می زیبد - آپنے میرا منہ میٹھا کیا - اللہ تعالی آپکو شیرین کام اور آپکے نخل مراد کو باور کرے فقط

شاد عفی عنہ

---

۲۶۹ منشی غلام محی الدین صاحب

آپکی حسب درخواست یرمغان کے لئے اور دو تاریخین لکھکر بہیجتا ہون یقین ہے کہ اب معظم صاحب کے پسند آئینگے

یرمغان نامی کتابے شد چو طبع	از تصانیف معظم با مداد
سال طبعش ہاتفِ غیبی ز من	کلکِ افسون معظم گفت شاد

دیگر

معظم علی چون نوشتہ کتابے	بتوصیف و تعریف شاہ مکرم
چنان ہاتفم شاد تاریخ ہجری	بدیہا بگفتا سپہر معظم

شاد عفی عنہ

۲۷۰ خیر اندیش گوپال راو

سواسو روپیہ نقد اور غلہ کہانیکے لئے بہ تقریب شادی آپنے جو بہیجا قبول کیا میری دعوت تو پرسون ہوگئی تھی۔ یہ دوہری دعوت کیسی۔ اسقدر تکلیف کی ضرورت نہ تھی سہ

ہو مبارک یہ خانہ آبادی	ہے بہتیجے کی آپ کے شادی

شاد عفی عنہ

۲۷۱ موہن لال معتمد

آپکی دو تین عرضداشتین متعلق بعطاے فرد شال ماتم پرسی پہونچین کیفیت سے مطلع ہوا۔ آپکے والد کے انتقال کے بعد آپکے بہائی کو جو فرد شال ماتم پرسی اس سرکار سے عطا ہوئی تھی۔ حق بحقدار رسید۔ اب باوجود سوہن لال کے فرزند ہوتے ہوسے آپ اپنے لئے

فرد شال کی جو خواہش کرتے ہین اسکی کوئی خاص وجہ معلوم نہین ہوئی۔ اولاد کے ہوتے ہوئے بھائی کو ایسے عطیات کے حاصل کرنیکا حق نہین۔ لہذا درخواست نامنظور فقط

شاد عفی عنہ

۲۷۴

میرے دوست سید عبد العلی صاحب حقانی زندہ باش

کل مین جب جلسے سے واپس ہوا بہت دیر تک آپکا ذکر خیر کرتا رہا۔ آپکی ہنسانیوالی باتین مجھے گدگدا کر ہنساتی ہین۔ اور مین بے اختیار لوٹن کبوتر ہوا جاتا ہون۔ اُفوہ پیٹ مین بل پڑ پڑ گئے ع

اے وقت تو خوش کہ وقت ما خوش کردی

ہان صاحب ادہر سنئے اور کان دہر کر سنئے۔ **مطلع خورشید** آپکے پاس بہیجتا ہون۔ چپ چاپ نظر سے خوش گذرے۔ بائے بسم اللہ سے تائے تمت تک دیکھ جاؤ۔ مگر کہین اعتراض نہ جڑ دینا۔ مجھے خود ہنسی آتی ہی کہ مین ٹوٹے پہوٹے قصہ کو ناول لکھکر ناول نویسونکے زمرہ مین گویا اول کے شہیدونمین داخل ہوتا ہون۔ یا یون کہون کہ اس فن ناول نویسی کو دہبا لگاتا ہون۔ **الغرض** جو کچہ ہو مگر کچہ بک دیا ہی۔ ہان یہ بھی یاد رہے کہ **زبان** پر نکتہ چینی نہو مین حیدرآبادی ہون اور آپ بھی حیدرآبادی ہین مگر آپ گرگ باران دیدہ۔ اور مین طفل نو مکتب سیدہ **الغرض** کہین غلطی نظر آئے تو آنکہ بند کر کے اُس غلطی کو بذریعہ **پیڈ پارسل** روانہ نمائید۔ بیرنگ نہین یہ بھی یاد رہے کہ کسی جگہہ شعر بھی موزون ہوئے ہین۔ اگرچہ بقول **غالب** ع۔

کچہ شاعری ذریعۂ عزت نہین مجھے

مگر **آصف** کا غلام اور شاگرد ہون۔ اپنی خوش قسمتی پر مجھے کیون نہ ناز ہو۔

جسقدر ناز کرون می زیبد۔ اور جیسا کچہ فخر سمجھون می شاید ؎

شاد	گو شاعری سے مجکو سروکار کچہ نہین پر فخر کیا یہ کم ہے کہ شاگرد شاد ہون	

شب کو حضرت داغ کی جس غزل کو رنڈی ادا سے دلربایانہ سے گا کر وجد مین لائی تھی اسپر چند شعر واہی تباہی کہدئے ہین۔ وہ بھی بھیجتا ہون سچ سچ انصاف کیجے ایسے اُستاد کے مقابلہ مین ہمارے شعر اگر شیر نہین تو شیر صورت تو ہین۔ ہان پہر کہو تو۔ کیا مطلع تہا۔ افوہ ابتک مزا باقی ہے ؎

داغ	چوٹ کہانا دل حسرت زدہ نے کہین درد رہجائیگا کہین نہ کہین ۰۰	

واہ حضرت داغ واہ آخر اُستاد ہین۔ واللہ دوسرے مصرع نے غضب ڈہا دیا سچ ہے جسکو درد ہو وہ کیا جانے چوٹ کا مزا بقول شخصے شیخ کیا جانے صابون کا بہاؤ۔ واللہ غضب کا مطلع ہے۔ خداحافظ

غزل مندرجہ رقعہ ہٰذا

دوپہر ہو گی انہین گہر سے نکلنے کے لئے	ابھی منگوائی ہے پوشاک بدلنے کے لئے
آہین بہرتا ہون کبھی اور کبھی روتا ہون	یہی راہین ہین مرے دل کے بہلنے کے لئے
خیر مقدم ہو مبارک تمہین مرغان چمن +	باغ مین آتے ہین وہ آج ٹہلنے کے لئے
ناامیدی نے لگایا ہے یہ ٹہسہ دل کے پاس	حسرتین روتی ہین چلا کے نکلنے کے لئے

اُنکی تصویر کلیجے سے لگا رکھتا ہون
حرز جان ہے یہ مرے دلکے بہلنے کے لئے

مین نے پوچھا کہ رقیبونسے بڑہایا کیون ربط
ہنسکے بولے ترے رونے تری جلنے کے لئے

روبرو میرے وہ غیرونسے ہنسا کرتے ہین
راہ تو خوب نکالی مرے جلنے کے لئے

کام یہ روز ازل سے ہی ملا قسمت مین
شمع رونیکے لئے دل مرا جلنے کے لئے

فصل گل آئی ہے او بلبل نادان خوش ہو
یہی موسم ہے ترے ہو لئے پہلنے کے لئے

آؤ اب میرے جنازہ پہ یہ سُنکر مژدہ
روح آمادہ ہے اور جان نکلنے کے لئے

نوجوانی ہے ابھی عشق بھی یہ پہلا ہے
عمر اک چاہیئے ای شاد سنبھلنے کے لئے

شاد عفی عنہ

۲۷۳
مہربان سید عبد العلی صاحب حقانی

ہم تو سرورنگر مین دن دنا رہے ہین - دس روز کا مقام ہے اس دس روز مین ایک دو بار ہو سکے تو ضرور آئیے -

اللہ اللہ کرکے دن تو جون تون گذرا سگر رات تو شیطان کی آنت ہے

یقین ہے کہ آپ خیریت سے ہونگے فقط

شاد عفی عنہ

۲۷۴
مہربان سید عبد العلی صاحب حقانی

این کار از تو آید و مردان چنین کنند

وقتاً فوقتاً جو باتین آپ کیا کرتے تھے اور بمصداق ؎

مولوی معنوی	خوشتر آن باشد کہ سر دلبران گفتہ آید در حدیث دیگران	

مجھ سے استہزاج کرتے تھے۔ آج آپ کے دوست کی تقریر کے ذریعہ سے اسکا پورا پورا اظہار ہوا۔ تبرک کے لالچ بتا کر میرے عقائد دریافت کئے جاتے ہین۔ سُبحان اللہ کیا آپ نے صاحب مذکور سے اسلئے ملاقات کرائی تھی کہ میرے عقائد دریافت کرین۔ اور مجھے ہدایت کرین کہ مسلمان ہونے کا اعتراف باللسان کرون۔ سُبحان اللہ کیا خوب۔ یک نشد دو شد مسلمانون کی صورت مین جو لوگ یا جوج گروہ کا فرمنش ہین۔ اُنہین تو پہلے مسلمان بنائیے۔

مہربان۔ مین آپ سے یہ پوچھتا ہون کہ دوست کی آجکی اس تقریر کا کیا مطلب تھا۔ اور میرے عقائد دریافت کرنے کی کیا ضرورت تھی۔ سالکان طریقت کا کیا یہی مسلک ہوتا ہے پیشوایان حقیقت کی رہنمائی کا کیا یہی طریقہ ہے۔

کیا مین نے کبھی آپسے یا انسے دعویٰ اسلام کیا تھا جو اس پہلو سے میرے عقائد دریافت کرکے شاہد بنا چاہتے ہین۔ اور مجھے اظہار اسلام کی تحریص دیجاتی ہے واہ ماشاءاللہ۔ قاضی جی دُبلے کیون شہر کے اندیشے سے میرے عقائد سے آپکو کیا کام اور اُنکو کیا غرض۔ کیا عاقبت مین آپ مجھے بخشوائینگے یا آپکے دوست باعث نجات ہونگے۔ کافر ہون تو مین ہون۔ مومن ہون تو مین ہون الحمدللہ کہ اس وحدہ لاشریک کا بندہ ہون۔ آپکا اسلام۔ ختنہ روزہ اور نماز ہی۔ میرا اسلام ترک خودی

ومعرفت بے نیاز سے

نماز زاہدان سجدہ سجود است نماز عاشقان ترک وجود است

آپ مجھے کافر ہی رہنے دیجئے۔ جیسا کہ عموماً اہل اسلام سوائے مسلمان کے کل اقوام کو کافر سمجھتے ہین ایسا ہی آپ مجھے بھی کافر سمجھئے۔ میرے مومن بنانے کی آپ فکر نہ کیجئے۔ آپ اپنے زعم مین یہی سمجھئے کہ ع۔

ازازل کافر زنار بدوش آمدہ شاد

اگر اللہ کی ایسی مشیت ہوتی تو کوئی امر مانع نہین تہا۔ وہ آپ اپنے کو مسلمان کہتے ہین اور کلام الٰہی سے مشرف بھی ہین اور یہ نہین جانتے کہ اِرَادَۃُ اللہ غالب علیٰ اِرادۃ النّاس اِنّما الاعمال بالنیات میرے پھیر مین کیون پڑے ہین ع۔

زاہد تو اپنی آپ تو پہلے بنیر لے

خیر آجکی گفتگو سے یہ معلوم ہوا اور صاف ظاہر تہا کہ یہ سب آورد ہے۔ مین ایک آزاد اور فقیر منش متوکل دنیا دار ہون۔ میرا مشرب صلح کل ہے۔ بت پرستی کو شرک سمجھتا ہون۔ نماز پڑھنا سیکھا ہی نہین۔ اللہ اللہ کہتا ہون۔ گلے مین زنار رکھتا ہون۔ الحمد للہ نہ مین طالب دنیا ہون نہ طالب عقبےٰ۔ طالب مولیٰ ہون۔

اے عزیز طالب دنیا مخور است وطالب عقبیٰ مرد و است وطالب مولیٰ از ہر دو جہان دور سے

سعدی	فرق است میان آنکه یارش در بر با آنکه دو چشم انتظارش بر در	

الخیر فی ما وقع - آئندہ را احتیاط فقط

صوفی مشرب خدا پرست شاد عفی عنہ

۲۷۵

مہربان سید عبد العلی صاحب حقانی

آپکا خط پہونچا کیفیت سے مطلع ہوا - مولوی صاحب کی کل کی گفتگو آپ کے خیالات کی تائید مین تھی - اسلئے مجھے گمان غالب ہوا ع -

	اے باد صبا اینہمہ آوردہ تست	

آپکے آج کے خط سے ظاہر ہوا کہ آپکے خیال کو اسمین دخل نہین - اور نہ آپ اس بے سروپا تقریر کے راز دار ہین اسکو یقین کرنا اگرچہ کسیقدر غور طلب امر ہے - مگر آپنے قسمیہ اپنی لاعلمی ظاہر کی ہی تو مجھے اب مان لینا ضرور ہوا - مین آپکو ایسا بھی بے اعتبار نہین سمجھتا کہ آپکی قسم کو بھی باور نکرون - مگر ہان بفضل الٰہی سے شاعر بھی ہو - اگر یہ قسم بھی شاعرانہ ہے تو اسکا خمیازہ آپکی گردن پر - مین تو صاف دلی سے مان لیتا ہون -

انسان کو چاہئے کہ ہر وقت اپنے قول کو پیش نظر رکھے ع -

	ظاہر اور باطن مین ہو اصلا نہ فرق	

آپکا یہ فقرہ کہ مولوی صاحب کو مین طامع نہین سمجھا الخ - اسکا کیا مطلب ہے

کیا آپ اور کیا مولوی صاحب - اور کیا مین سب ظاہر بین ہین - اللہ کی نظر دل پر ہے - مگر دو ربینان جادۂ حقیقت جو ہین وہ خوب جانتے ہین - اور چاہیے بھی کہ در پوست منگر در نقد دوست بنگر - مسلمانی اور کافری اگرچہ بظاہر بہت سہولت کے ساتھ پہچانی جاتی ہے - مگر دل پر کسیکی نظر نہین پڑتی - مولوی ہون کہ ملّا ہون - انکی نظر محدود ہی - وسیع نہین - بات یہ ہے کہ از خود تا مولا دو گام است - اما تو لذت دنیا خواہی کہ تا در سرای مراد دو گام است - عاقبت خور را افنا ساز کہ کار در سر انجام است مین ہمیشہ مولوی اور ملاؤن سے ایسا بھاگتا ہون جیسے خزان سے چمن اور برق سے خرمن - کسی نے کیا خوب کہا ہی ؎

با مردم نا اہل مبادا صحبت
کز مرگ بتر صحبتِ نا اہل بود

مین دل سے انکا غلام ہون جو حق پرست اور حق بین ہین جنکی مسند خاک ہے - اور جو ما و شما کے جھگڑے سے پاک ہین - دوستی بہت مشکل ہی - یار باش خار مباش - اسکو دوست کہتے ہین - جتنے زاہدان ریائی ہین ان سبکو اپنے صوم و صلوٰۃ کا غرا ہے - اہی شریعت کی آڑ مین جی کھول کے شکار کرتے ہین - اور ناحق و ناروا دوسرون کے افعال اور اقوال پر حرف دھرتے ہین - ہمارے عقائد سے کسیکو کیا - یار کی یاری سے کام یار کے فعلون سے کیا کام - سزا و جزا سب کے لئے ہے - ہم مزدور نہین ہین کہ بطمع مزد - اللہ کی اطاعت کرین کہ اطاعت سے جنت کی حورین ملین - کوئی ایسا کام نہین کرتے

کہ بخشایش کی امید ہو۔

ہان اسکی رحمت اور فضل کے امیدوار ہین۔ اور یہ دعا کرتے ہین کہ خدا نیک توفیق دے۔ اپنی اپنی سب بھگت لین گے۔ خدا کی رحمت سے کوئی فرد بشر نا امید نہین ہے مشرک شرک مین مبتلا ہوتا ہے۔ مگر اللہ والا اپنے افعال ذمیمہ کو یاد کرکے روتا ہے خداوند عالم اُسکا بیڑا پار کر دیتا ہے نفسی نفسی کا سبکو معاملہ درپیش رہیگا۔ یہ تو پہلے سوچین۔ پھر ہمسے گفتگو کرین۔ کچھ اور خیال نکرین۔

رباعی

غافل مشو کہ مرکب مردان مرد را		در سنگلاخ بادیہ پیہا بریدہ اند
نومید ہم مباش کہ رندان بادہ نوش		ناگہ بیک خروش بمنزل رسیدہ اند

اللہ بس باقی ہوس۔ اگر در خانہ کس است یک حرف بس است والسلام فقط

مرد آزاد سالک مسلک سداد شادی عفی عنہ

۲۷۶

دوست روحانی سید عبد العلی صاحب حقانی

کل مین سرور نگر گیا تہا۔ گرمی سے ڈر کر شہر سے بھاگا۔ مگر نعوذ باللہ جنگل مین بھی گرمی نے پیچھا نہ چھوڑا۔ معلوم ہوتا تہا کہ آگ برس رہی ہے ع۔

	وقنا ربنا عذاب النار	

آخر پھر مکان واپس ہوا۔ ناحق زحمت اٹھائی ہوئی۔ بخدا چار پہر ایسے گذرے جیسے تنور کے پاس نان بائی رہتا ہے۔

معاذ اللہ۔ خیر میرے واپس ہوتے ہی آدمی نے آپکا خط دیا جیب اللہ ذکا کا قطعہ پہونچا۔ بار بار اسکو پڑہا۔ اور نہایت محظوظ ہوا۔ واقعی ایک ایک مصرع موتیون تولنے کا ہے۔ اے سبحان اللہ کیا خدا داد طبیعت پائی تھی۔ واقعی شاعر انکو کہتے ہین نہ کہ ہمارے سے لوگ کہ کچہ طبیعت موزون ہوئی اور شاعرون مین نام لکھوانے چلے یہ بھی کوئی بات ہے۔ شاعری دادا کی میراث نہین۔ کہ وارث بنکر بیٹھ جائین۔ واللہ یقین جانو کہ مین نے جتنے بار پڑہا جھومتا گیا۔ اور وجد کرتا رہا۔ یہ دو شعر آخر کے کس غضب کے ہین۔

پر ہے دریافت کہ کیا امنین ہین یہ بھی حرکات	جسکو ہم غمزہ و انداز و ادا کہتے ہین
یا نرے تپلے ہین کافور کے بہولے بالے	راتدن صل علے اصل علے کہتے ہین

اُہو ہو ہو کیا بے مثل شعر ہین۔ سالم قطعہ ایک دیوان کے مقابل ہے۔ ہان صاحب آپ نے تو وعدہ پورا کیا۔ مگر مین حیران ہون کہ مین وعدہ کیونکر وفا کرون۔ کیونکہ آپکے نانا صاحب کے دو تین قطعے لکھے ہوے ہین۔ ازانجملہ کونسا قطعہ آپکی پسند اور مرغوب ہے۔ اسکا علم مجھے کیونکر ہوگا۔ اسلئے جس روز آپ آئینگے وہ قطعے دکھادونگا جو آپ پسند کرینگے پارسل کردونگا فقط

جناب شاد عفی عنہ

۲۶۷

مہربان من سید عبد العلی صاحب حقانی

ٹھیک ساڑھے پانچ بجے سیر و تفریح کے لئے حسب عادت صارم جنگ وبہادر کے

باغ کے مغربی سمت پیادہ پا آیا تھا۔ تھوڑی دیر وہان سستا یا۔ آپکا ذکر خیر رہا۔ حسن اعلی نے بھی بہت دیر تک آپکو یاد کیا گئے۔ وہان سے جب لوٹا اور خورشید خانہ مغرب کی طرف رخ کیا۔ اسیوقت آپکا آدمی محمد حسین پہونچا اور لفافہ دیا۔ یادش بخیر کھکے لفافہ لیا اور چاک کیا۔ مکتوب کیا تھا مضامین بوقلمون کا گلدستہ تھا۔ باغبان قدرت کے قربان جائے۔ کیسے کیسے چیزین اپنے بندون کے لئے پیدا کی ہین۔ آپکے بھیجے ہوے ہار پھولون کے نصرف اپنے گلے مین ڈالنے کے قابل ہین۔ بلکہ کسی گلبدن کے زیب تن کرکے خلوت مین اُسکے باغ حُسن کے مزے لوٹنے کے لایق ہین۔

ہان صاحب۔ آپکے آدمی سے مین نے پوچھا کہ صرف پھول ہی لے آئے ہو یا کوئی مالن بھی ساتھ ہے۔ ہنسکے چپ ہو رہا۔ جواب ندارد۔ بہرحال میرا دل آپنے گل گل شگفتہ کیا۔ خداوند عالم آپکو پھولا پھلا رکھے۔

کل مجلس کا دن ہی صبح مین بلدہ آؤنگا۔ وہان سے چار بجے سرور نگر آؤنگا۔ اگر آپ بھی ٹھیک چار بجے کی ڈیوڑھی مین آئین تو بوقت برخاست آپ ہم ملکر چہ می گوئیان کرتے ہوے چلین۔ چونکہ آپنے کل کے روز آنیکا وعدہ کیا ہے لہذا مین نے زحمت دی۔ اگر تکلیف نہو تو آئے۔ ورنہ پھر کسی روز —

یار شاطر نہ بار خاطر۔

مومن خان کے ترجیع بند کے تتبع مین ایک غزل مین نے لکھی ہے جو منسلک ہذا ہے۔ اگرچہ میرے اور آپ کے اتحاد ہے۔ مگر میرے کلام کو آپ دشمن کی نظر سے دیکھیے

کوئی شعر پسند آئے تو داد طلب ہون۔ ورنہ اگر سکوت کروگے تو یہ شعر کہنا لازم آئیگا ۔ع

صائب دو چیز می شکند قدر شعر را
تحسین بیوقوف و سکوتِ سخن شناس

راجہ مرلیمنوہر بہادر کی دختر نیک اختر کے انتقال کی کیفیت سُنکر نہایت رنج ہوا۔ افسوس ع۔

این ماتم سخت است کہ گویند جوان مرد

خداحافظ باقی عند الملاقات فقط
شاد عفی عنہ

۲۷۸

مہربان سید عبد العلی صاحب حقانی

لیجئے حکیم منور الدین صاحب بھی آتے ہین۔ اب ڈاکٹر صاحب کی ضرورت نہین۔ یونانی علاج بہت ہی باقاعدہ علاج ہے۔ مگر آجکل چونکہ ڈاکٹری ادویات نہایت سریع التاثیر ہین اور فوراً اپنا عمل دکہاتی ہین اسلیئے عقیدہ نہین آتا۔ اس مرض مین مین بھی مبتلا تہا۔ مگر جب سے اس فن شریف کے سیکہنے کی طرف طبیعت مائل ہوئی ہی اور کچہ دیکہ رہا ہون بفضلہ اس مرض سے صحت ہوئی ع۔

خود غلط بود آنچہ ما پنداشتیم

شفا اللہ کے ہاتہہ ہے فقط
شاد عفی عنہ

مہربان من سید عبد العلی صاحب حقانی

فارورہ دیکھا۔ ابھی حدت باقی ہے۔ شربت آج صبح کے نسخہ مین شریک کیا۔
ناتوانی ضرور ہوگی کیون نہو بفضلہ آپ کے قوی ہمیشہ سے ایسے ہین کہ لندہور کا
مقابلہ کرین۔ زیادہ اصراف کا باعث ہے بخالت نصیب اعدا۔
سخی ایسے کہ بے مانگے دینے کو موجود۔ یہ سخاوت نہین گھر لٹانا ہے۔ ناتوانی کا
خیال نہ کیجئے۔ یقین ہے کہ خدا نے چاہا تو آج بخار نہ آئے اور آئے بھی تو خفیف۔
ناتوانی کے لئے۔ سرخ شیرین انار کسیوقت دس بیس دانہ استعمال کیجئے۔ تو مضائقہ نہین۔
پرسون کی کیفیت انشاء اللہ تعالیٰ بالمشافہ کہونگا۔ اللّٰھم خیر الناوشرلا عدائنا۔
سب خدا کا فضل ہے۔

کیا بھوانی پرشاد کل آئے تھے۔ شب مین آپکا ذکر خیر بہت دیر تک رہا۔ اللہ تعالیٰ
جلد شفا بخشے۔ برخوردار کو شب مین پھر کسیقدر خفیف سا بخار آگیا تھا۔ اب اللہ کا
فضل ہے۔ باقی عند التلاقی۔

ف۔ قارورہ سے یہ بات بھی معلوم ہوتی تھی کہ جگر کا فعل شب مین برابر
نہین ہوا؟
اگر یہ صحیح ہے تو اطلاع دیجئے۔ اسکی رعایت بھی خاص طور پر رکھی جائے گی
والسلام فقط
شاد عفی عنہ

۲۸۰ میرے دوست سید عبدالعلی صاحب حقانی

مین نے صرف آپکو اطلاع دی تھی۔ اِس سے ہرگز میرا مقصود یہ نہ تہا کہ آپ پریشان ہوکر مولانا کو اور مولوی صاحب کو زحمت بیجا دین۔

کیا آپ یہ سمجھتے ہین کہ مین گھبرایا ہون۔ ارے توبہ توبہ۔ چوبیس برس کی عمر مین دفعۃً میری نانا کا سایہ سر پر سے اُٹھ گیا۔ اور اسکے ساتھ ہی انواع واقسام کے مصائب اور آفتہائے آسمانی نے وہا وا کیا۔ اُسوقت تو رمق برابر لغزش نہین ہوئی۔ کیا اب چھتیس برس کی عمر مین ذراسی بات پر گھبرا جاؤنگا۔ خدا نکرے۔ واللہ باللہ مجھے ذراسی بھی فکر نہین ہے۔ اگر مین یون کہون کہ دنیادار نہین ہون تو آپ جھوٹ سمجھینگے۔ کیونکہ تمام دنیوی سامان موجود ہین پھر دنیادار نہین کہنا دعوائے باطل ہے۔ مگر خدا آگاہ ہے کہ صرف مالک کی عنایت کیوجہ سے اور پانچ سات بچے ہین جنکی قسمت کو اللہ نے آصف کی غمخواری کیلئے مقسوم کیا ہے۔ ورنہ اگر سچے مسلمان ہو تو میری اس بات کو باور کرو کہ فقیر دل ہون ع۔

من بستہ ام حناے توکل بپاے خویش

اچھی تو بات ہے کہ دنیا کے تعلقات کم ہوجائین اور کچھ خدا کی بھی بندگی کرین۔ ورنہ ایک دن کوچ ہو جائیگا۔ اور دل کی حسرت رہجائیگی۔

آنہم رفت وانیم رفت۔ جسوقت یہ خبر پہونچی اُسیوقت ایک رباعی فی البدیہ ہوئی۔ الحمدللہ علی کل حال۔

رباعی

کیا شکر خدا ادا ہو مجھ سے اے شادؔ چھوڑا دنیا نے ہمکو ہمنے اسکو	شاد	جو دل کی تھی فریاد ملی اُسکی داد پہلے قیدی تھے ہوگئے اب آزاد

اب آپ مولانا کو اور مولوی صاحب کو تکلیف نہ دیجئے مشیت کے آگے سب دم بخود ہین۔ لا تتحرک ذرۃ الا باذن اللہ یہ اقتضائے بشریت ہے کہ اسپر بھروسا نہین ہوتا اور دوسرے اسباب کو ذرائع قضاے حاجات سمجھتے ہین خس کم جہان پاک چلو اچھا ہوا۔

	نے غم وزد نے غم کالا	

الحمد للہ والمنہ کہ مین اپنے خدا پر بھروسا کرتا ہون۔ مگر افسوس یہ ہے کہ حریف نامرد ہے۔ خیر جب بھی مجھے پروا نہین ؎

	نیست از موج حوادث ہیچو خس پروا مرا جنبشِ گہوارہ باشد موجۂ دریا مرا	

بچے کو بخار پھر آگیا ہے دعا کیجئے کہ اللہ تعالیٰ بچون کو سلامت اور با عافیت رکھے
باقی والسلام۔ مولوی صاحب کو سلام و نیاز کہنا فقط
شادؔ عفی عنہ

۲۸۱

میرے دوست سید عبد العلی صاحب حقانی

مبارک۔ مبارک۔ کیا مبارک بیٹی کا بیاہ۔ نئی نویلی دلہن کو نوشاہ نوشہ کو عروس سے چاہ۔ میان بی بی کا باہم نباہ۔ براتیون کو بط سے اور قاہ قاہ۔

ایجاب وقبول کے لئے دو گواہ آپکو منصب دجاہ ۔ ہمکو ہماری تلوار اور ہمارا بادشاہ
موحد ونکو کلمۂ لا الہ الا اللہ ۔ لیجیئے شب کو وعدہ کیا تہا کہ شادی کی تاریخین کہونگا ۔
تابڑتوڑ تین تاریخین لکہہ بھیجتا ہون ۔ پہلی تاریخ مین اگرچہ ایک کی کمی ہے لیکن چونکہ
دل **شاد** سے یہ تاریخ نکلی ہے لہذا عدد پورے ہوگئے ۔ یہ تو شادی کی تاریخین ہوگئین
اب لیجیئے آپ کے **نواسے** کی تاریخ ایک سال پہلے ہی کہدی ۔ انشاء اللہ تعالے
یہ مادۂ تاریخ کبھی خالی نہ جائیگا ۔ بعون اللہ کرمہ

تاریخ شادی

جو دختِ پرپروے زرین کمر کو	دولہن چوتھی کی فضل حق نے بنایا
دلِ **شاد** سے مین نے لکھی یہ تاریخ	یہ شادی چڑھے بیل منڈوے خدایا ۱۳

ایضاً

دولہن آئی دولہا کے گھر مین جو اج	بصد جلوۂ شوخ وحسنِ مبین
تم اے **شاد** ہجری مین تاریخ طوے	لکھو تہنیت آئی زہرہ جبین ۱۳۰۱

تاریخ عقد

بہارستان کا عالم ہے دکن مین	ملا لیلائے گل سے قیس بلبل
مبارک سال ہجری عقد کا **شاد**	لکھو یون ۔ عقد خوانی بالتجمل

مادہ تاریخ پیشگی

شاد نے دل سے لکھی یہ تاریخ	پسر اول فضل حق سے ہے ۱۸ ۱۳

بازگشت کی دہوم دہام دیکہنے کے لیے آنکھین منتظر ہین۔ کیا تصویرین لی گیئن۔

خدا حافظ۔ شاد رہو فقط

شاد عفی عنہ

۲۸۲

مائی ڈیر دیوان دولت رام صاحب

ایک مدت کے بعد آپکا خط پہونچا۔ مجھے تو یقین کامل ہو گیا تہا کہ آپ اپنی یاد اور محبت کو حیدرآباد اسٹیشن کے پلیٹ فارم پر ہی چہوڑ کر خیر باد کہہ گئے۔ مگر ہم آپکو کہان چہوڑتے ہین۔ آپکی یاد اور محبت دل کے ساتہہ اسطرح مثل شیر و شکر ہے جیسے خار مل مین۔ رنگ و بو گل مین۔ بہرحال مین نہایت خوش ہوا کہ آپ خیریت سے ہین۔ مین اسوقت تک ہزہائنس مہاراجہ صاحب کے اخلاق اور آپ صاحبون کے اتحاد کو جب یاد کرتا ہون تو لطف صحبت تازہ ہو جاتا ہے۔

یقین ہے کہ مہاراجہ صاحب ممدوح الشان بہت خیریت سے ہونگے۔ میری جانب سے جناب مہاراجہ صاحب ممدوح کی خدمت مین سلام کا ہدیہ پیش کر دیجیے۔

حکیم صاحب اگر حیدرآباد آئینگے تو انشاءاللہ تعالیٰ مین ضرور بالضرور آپکی حسب خواہش اُنسے ملاقات کرونگا۔ گاہے ماہے خط و کتابت سے دلشاد کیا کیجیے کہ المکتوب نصف الملاقات مشہور ہے ع۔

ای وقت تو خوش کہ وقت ما خوش کردی

شاد عفی عنہ

۲۸۳ جناب محمد امام الدین صاحب

مزاج شریف - ایک زمانۂ درازکے بعد مین آپکو خط لکھہ رہا ہون - یقین ہے کہ آپکو ضرور شکایت ہوگی - اور آپکو گنجایش شکوہ سنجی بھی ہے - کہ یا تو وہ روزانہ ملاقات یا یہ فراق کہ برسون سلامے نہ پیامے - اسکے دو وجوہ ہین - ایک تو یہ کہ اسباب کچھ ایسے درپیش آتے رہے کہ مین خود آپکو بھول گیا - دوسرے جب کبھی آپ یاد آئے میری ندامت ٹھٹھہ لگا کے روبرو کھڑی ہوگئی - اس پس وپیش مین قدم آگے نہ بڑھا - اور سخت انفعال ہوا - آپکا خط جو **محمد علی صاحب** کے نام آیا تھا جسمین مرسلہ ابریون کے ذریعہ سے آپ نے مجھے یاد کیا ہے - اُس سے میری ندامت دور ہوگئی - اب ندامت دور ہوئی - یاد قریب - آب آمد تیمم برخاست - اسلئیے مین آپکو خط لکھہ رہا ہون یقین ہے کہ میری اس رام کہانی سُننے کے بعد اب آپ بھی میری عدم تحریر کا گلا نہ کرینگے یقین ہے کہ آپ خیریت سے ہونگے - ابریون کا بنانا مجھے کہان سے آتا - اور فی الجملہ خط میرا جو صاف ہوا ہے ایسا کہان صاف ہوسکتا - جبتک آپکی فیض بخشی نہوتی پہلے مین آپکی دلی توجہ کا شکر گزار ہون - اور بعد اپنی مشق اور دوسرے اُستادون کا جنکی صحبت سے بمصداق ع -

متاع نیک ہر دکان کہ باشد

فیض پایا - دوسال سے مشق خط تو بکقلم ترک - مگر اب ارادہ ہے کہ کسی کتاب کی نقل کرون - البتہ ابریون کا شوق باقی ہے - کیا یہ ممکن ہے کہ کبھی کبھی ہفتہ عشرہ مین

آپ مجھ سے ملین اور شغل نہ سہی صرف یہی کافی ہے س ٥

	خوشا وقتے وخورم روزگارے	
	کہ یارے برخورد از وصل یارے	

شاد عفی عنہ ۲۴۸

محب صادق غلام محبوب خانصاحب

درحقیقت راجہ نانک پرشاد کی بیوقت موت نے دل کے ساتھہ وہ کام کیا۔ جو خزان گلستان کے ساتھہ کرتی ہے ع۔

	این ماتم سخت است کہ گویند جوان مرد	

وہ لوگ واقعی اچھے رہے جو دنیا کو ترک کرکے خدا کے کہلائے۔ اور خدا ہی کو ڈھونڈھا۔ اور اسکو پایا۔ جورو بچون سے دل نہین لگایا۔

یہ لڑکا ایسا خلیق اور لایق تہا کہ مین کچہ کہہ نہین سکتا مگر افسوس ہے کہ صحبت اچھی نہین پائی۔ آخر تلخی کے ساتھہ اپنی جان شیرین گنوائی۔ اگرچہ میرے سامنے کا لڑکا تہا۔ مگر قرابت اور ناتے مین میرا ماموں ہوتا تہا۔

آپکا کہنا بالکل صحیح ہی کہ صبر کرنا چاہئیے۔ مگر حضرت دل بھی تو مانین۔ یہ تو ہاری مانتی ہین نہ جیتی۔ انکی ہٹ انکی ضد انکی عداوت۔ انکی محبت دنیا سے نرالی ہی س ٥

	جو دل قابو مین ہو تو کوئی رسوای جہان کیون ہو	غالب
	قلق کیون ہو الم کیون ہو ستم کیون ہو فغان کیون ہو	

دل کے ہاتھون بے بسی ہے ہم نہین روتے۔ جانے والے کی محبت رُلاتی ہے۔ کرین تو کیا کرین۔ کچھ کرتے دھرتے بن نہین پڑتی۔ اس بیچارے کی دکھیا مان کی آہ وزاری سینہ کوبی اور بیقراری دیکھکر کلیجا شق ہوا جاتا ہے۔ اللہ تو ایسا غم کسی دوست کو نصیب نکر بلکہ ساتوین دشمن کو بھی نہ دے۔

آپ اچھے آسانی سے چھوٹے۔ نہ نون لگا نہ پھٹکری۔ از دنیا سے دنی دست کشیدی و پائے توکل دراز کردی۔ چلو چھٹی پائی۔ اللہ اللہ خیر صلاح۔

ف۔ ہان آپنے لکھا تھا کہ دعا کیجیے کہ اللہ تعالیٰ آتش دنیا اور نار دوزخ سے بچائے۔ مین بھی آمین کہتا ہون۔ مگر مین دل سے یہ دعا کرتا ہون کہ خدا اپنا دیدار نصیب کرے۔ **دوزخ** اور **بہشت** زاہدان خشک کے لئے چھوڑ دیجیے۔ ہمتو انشاء اللہ تعالےٰ یہ کہتے ہوسے ؎

قدسی	روز قیامت ہر کسے در دست گیرد نامۂ من نیز حاضر می شوم تصویر جانان در بغل	

داخل خلد علیین ہونگے۔ اللہ بس باقی ہوس۔

جناب یہ کہئے کہ اب آپکو کس نام سے پکارین اور لکھین۔ اب تو آپکی کایا پلٹ ہوگئی۔ کیا وہی نام رہیگا۔ یا کایا کے ساتھ نام بھی بدل دیا گیا۔ ہونا تو ایسا ہی چاہیئے فقط

شاد عفی عنہ

۲۸۵ مہربان من نارائن داس صاحب

دو شیشے شربت صندل کے پہونچے مشکور ہوا۔ فوراً تھوڑا سا استعمال کیا۔ ماشاء اللہ نہایت خوش ذائقہ پایا۔ شیرین کام ہوا۔ بو سے خوش سے دل و دماغ کو فرحت حاصل ہوئی۔ کیون نہو۔ اسکے خواص بھی عجیب وغریب ہین۔ اس موسم گرما مین مجھ ایسے صفراوی مزاج کے لئے اس سے بڑھکر کوئی تبرید نہین ہوسکتی۔ جہان ایک دو گھونٹ پیئے تسکین ہوگئی بیمثل تبرید ہے۔ طرفہ یہ کہ محرم مین شربت کا پلانا بھی ثواب مین داخل ہی۔ آپنے اجر حاصل کیا۔ اور میرا دل ٹھنڈا ہوا حضرت امام حسین رضی آپکو بھی شیرین کام رکھین ۔

مثل صندل کے رہین آپ معطر دایم	شاد	اور مصری کی طرح رکھے خدا شیرین کام

شاد عفی عنہ

۲۸۶ سوامی ہری پرشاد جی

آپکا خط پہونچا۔ اسکے مختلف مضامین سے آپکے خیال کا پورا پورا ثبوت ملتا ہی جو میری نسبت اسوقت تک آپکے دل مین ہی۔

خیر مجھے آپکے اس اظہار سے بھی کچھ افسوس نہین ہوا کہ بے سبب آپکو مجھ سے کیون عداوت ہوگئی۔ بقول شخصے نہ مین آپکے لینے مین نہ دینے مین۔ مگر سخت افسوس اس امر کا ہی کہ آپکے دل صفا منزل مین (نفاق) نے کیونکر جگہ پیدا کی۔ آپکی شان تو اس بات کی مقتضی نہونی چاہئی تھی۔ اور فقیری دراصل یہی بھی ہی کہ ۔

صاف چون آئینہ می باید شدن با نیک و بد ہیچ چیز از ہیچ کس در دل نمی باید گذاشت

اب رہا آپنے **حضرت چنداشاہ صاحب** پر جو حملہ کیا ہے اس سے صاف اِس بات کا اظہار ہوتا ہے ؏

خوشتر آن باشد کہ سِرِّ دلبران گفتہ آید در حدیثِ دیگران

چونکہ یہ غیبت ہے۔ اسلیئے مجھے اِسکے جواب دینے کی ضرورت نہ تھی۔ حشر مین اِس غیبت کا خودہی فیصلہ ہوجائیگا۔ جو کریگا وہ اپنی آپ پائیگا۔ مین **قاضی** نہین کہ فیصلہ چکاؤن۔

مگر چونکہ آپنے **شاہ صاحب** پر میرا مرشد مخاطب کر کے حملہ کیا ہے اور اس حملہ مین انکی فقیری پر اِس بات کا دہبا لگایا ہے کہ وہ تین عورتین عقد مین لائے درست ہے در حقیقت انکو مین اپنا مرشد ہی سمجھتا ہون۔ مین آپ سے سوال کرتا ہون کہ کیا عقد مذ حرام اور حرام حلال ہے۔

واللہ مین نے بھی ایسا ہی سُنا ہی کہ چنداشاہ صاحب ممنوعات شرعی سے اجتناب فرماتے ہین۔ نعوذ باللہ۔ بقول آپکے بہت برُا کرتے ہین۔

ف۱۔ نظام الدین اولیا اور گرونانک صاحب وغیرہ وغیرہ ان بزرگون سے آپ نے جو اپنے کو نسبت دی ہے۔ اگرچہ آپکے لیئے بڑی بات ہی مگر

اتنی سی جان گز بھر کی زبان ۔ بے ادبی معاف ؎

شاد	نہ کر دعوے تو ہرگز ہمسری کا کہان ذرّہ کہان خورشید تابان	

اسلام کے احکام سے نہ آپ واقف ہین نہ مین ۔ پہر ناحق بدخل درمعقولات

یعنے چہ ۔

اب تو بحث اسپر ہے کہ جنکو دعوی تارک الدنیا ہونے کا ہی اور جو اسپنے کو مجرد اور متوکل سمجھتے ہین یا سنیاسی یا اُداسی ہونے کا دعوی کرتے ہین وہ کیون اسکے مصداق بنے جاتے ہین ؎

	تشنہ چشمان را بنعمت سیر کردن مشکل است دشت گرد دیا سوء ریگ روان سیراب نیست	

۲ ۔ آپنے آخرمین اس بات کا بھی دعوےٰ کیا ہے کہ آپکی دعا نے مجھے پیشکاری دلائی بجا ارشاد ہوا **ع** ۔

	این کار از تو آید و مردان چنین کنند	

آپکے اِس سرتاسر سچے دعوے کو تسلیم بھی کیا جاسے تو افسوس ہے کہ اسپنے کئے ہوسے کی بھی آپکو لاج نہین ہم دنیا دار جب کسیکو اپنا کہہ دیتے ہین تو اسکو ہر طرح بناہ دیتے ہین مگر توبہ توبہ آپکی عجب ہمدردی ہے کہ اپنی دعا سے پیشکاری بھی دلاتے ہین اور پہر بد دعا دینے کے لئے میدان مین خم ٹھوک کر تیار بھی ہو جاتے ہین

واہ سوامی جی واہ ماشاء اللہ ع۔

جو بات کی خدا کی قسم لاجواب کی

یہ گیدڑ بھبکیان کسی اور کو دیجئے۔ اور جو کچھ جی مین آے کیجئے بقول سعدیؒ ہ

توانم اینکہ نیازارم اندرون کسے
حسود را چہ کنم کو زخود برنج دراست

خیر۔ اب اس خط کو اسقدر لکھکر اور رعبا کر ختم کرتا ہون ہ

ای ناخدا ز مصلحت ما بشوے دست | ما با خداے خویش بہ کشتی نشستہ ایم

شاد عفی عنہ

۲۸۷ منشی محمد محسن اعلی رضوی

مولانا فضل الرحمن صاحب قبلہ کا حال مفصل آپکے خط سے ظاہر ہوا۔ کیا کہنا حضرت کی ذات بابرکات ہم گنہگارون کے لئے وسیلہ بخشایش ہی بمصداق ع۔

بدان را بہ نیکان بہ بخشد کریم

حضرت کے خوارق عادات آپ ہی اپنی نظیر ہین ہ

خاصان خدا خدا نباشند
لیکن زخدا جدا نباشند

اسمین شک نہین کہ حضرت کی عنایت مجھپر بہت ہے اگرچہ مین نے کبھی زیارت

نہین کی مگر دل سے مین شیدا ہون۔ وہ اہل باطن ہین کیونکر نہ میرے دل کی بات اپنر ظاہر ہوگی۔ قلب سے قلب کو راہ ہی۔ انشاء اللہ تعالیٰ مجھے امید ہے کہ حضرت نے جو جو دعاے خیر میرے لئے کی ہی وہ سب مستجاب ہونگی۔ ایسے بزرگان دین کا وجود صرف باعث ترقی اسلام ہی نہین ہے۔ بلکہ باعث ہدایت گمرہان ضلالت ہے۔ مذہب ایک تعین ہے۔ اللہ والے لوگون پر اگرچہ شرع کے پابند رہنا فرض عین د عین فرض ہے مگر جادۂ حقیقت مین جب قدم دھرتے ہین تو بادۂ (الست بربکم) کے نشہ مین جھوم جھوم کر یہ کہتے ہین ؎

کفر کافر را و دین دیندار را	
ذرۂ درد دل عطار را	

آواز اللہ اکبر۔ صداے ناقوس و جرس۔ نور کعبہ و صومعہ جلوۂ بتکدہ۔ دونون ایک ہین۔ اگر درحقیقت پوچھو تو دونون ایک ہی مکین کے مکان ہین۔ سب جگہ اسیکا جلوہ عیان ہے۔ وگرنہ بقول شاد ؎

جہان جاؤ وہان پتھر پڑے ہین	
حقیقت کھل گئی دیر و حرم کی	

مین تو عالم طفلی سے بزرگان دین کا عاشق ہون۔ مجھے ہنسی آتی ہے کہ بعض خارج العقل ہنود و جو میرے ہمقوم ہین وہ میرے عقائد کو دیکھکر مجھے ہندون مین کافر سمجھتے ہین۔ اور بعض مدعی خرد مسلمان گلے مین زنار اور ظاہر پرستی کے لحاظ سے

مجھے مشرک کہتے ہین - لاحول ولا قوۃ سچ پوچھو تو یہ دونون متعصب ہین اگر بقول اہل اسلام مین ہندو ہونے کے باعث سے مشرک ہون تو (الغلط) کیونکہ ہندوسنکے مذہب مین جو کتاب آسمانی ویدیانی جاتی ہے اسکو کوئی دیکھے کہ حق پرستی کے کیا کیا جلوے بھرے ہوے ہین سچ پوچھو تو توحید اصل ہندون کا ایمان ہے - ان بت پرستون نے کمبخت ہندونکو بدنام کردیا - بقول غالب

خواہش کو احمقون نے پرستش دیا قرار
کیا پوجتا ہون اُس بتِ بیداد گر کو مین

مشرک تو اسیکو کہین گے کہ جو کسی اور کو خدا کا شریک سمجھے - استغفر اللہ ہم اور کسیکو خدا کا شریک سمجھین - اَن ہونی بات ہے - سوادُ الوجہ فی الدارین جو ایسا خیال کرے - توحید تو میرا ایمان ہی صلح کل میرا مذہب ہی

اے شاد نہ کافرم نہ مومن
صوفی صفتیم و بے ریایم

مین نے تو سوا سے حق پرستی کے اور کوئی بات نہین سیکھی اور نہ سیکھون گا پھر مجھے اہل اسلام کیون مشرک کہتے ہین - حیران ہون - ان سے کوئی یہ پوچھے کہ شرک کے صرف کیا یہی معنی ہین کہ بت کو پوجین تو مشرک کہلائین - نہین نہین - بہت نازک بات ہے -

مَنْ عَرَفَ اللّٰہَ لَا یَقُولُ اللّٰہ - اب اور کیا کہون سمجھ جاؤ - زیادہ کہون تو لِس

شریعت کی پولیس نے منصور کو دار پر کھینچدیا تو بھلا مجھ بیچارے کی کیا بساط ہے ۔
فہم من فہم کوئی کچھ سمجھے ۔ جیسا جو جی چاہے وہ سمجھے ۔ آئینہ اسمجھا کرو ۔ مگر ہمکو
اپنے کام سے کام ہے ۔ ہمارا عقیدہ ہمکو بخشوائیگا ۔ نہ جنت انکی ملک ہے نہ دوزخ
انکے توے سلگانے کی انگیٹھی ہے ۔ جسکے جی مین جو آئے کہہ لے ۔ ہمارا
ان باتونکو دور ہی سے سلام ۔ مگر جسکے قلوب آئینہ جہان نما ہین وہ خوب جانتی ہین
کہ مشرک ہین کہ نہین ۔ اب رہا ہند و جو کہتے ہین وہ بھی کچھ کم و بیش اپنے طریقہ کے متعلق
کچھ سمجھے خواہ مخواہ مطعون کرتے ہین ۔ کرین ۔ پھر کہونگا تو یہی کہونگا ؎

	کفر کافر را و دین دیندار را ذرہ درد دل عطار را	

باقی عند الملاقات فقط
شاد عفی عنہ

۲۰۸

حبیب لبیب اجودھیا پرشاد صاحب سلمہ اللہ تعالے

	قلم اور سیف دونون کے دہنی ہین انہین دو نعمتون سے ہم غنی ہین	

اسوقت چین اور جاپان کی لڑائی کے مزے اُڑا رہا تھا کہ آپکا شقہ
اتحاد آمیز پہونچا ۔ بغور پڑھا عجب اتفاق کی بات ہے کہ جس اخبار مین چین اور
جاپان کے کارہائے نمایان کا حال دیکھہ رہا ہون اُسی اخبار کے آپ بھی طالب مین

یو ایسی جواب اخبار روانہ کرتا ہون - دیکھیے او بغور دیکھیے - مین تو جاپان کی
بہادری اور اسکی عقلی ترقی اور جیالے پن کا عاشق ہون - کہان چین - کہان
جاپان - بقول شخصے ریگستان مین رائی کا دانہ - مگر واہ رے مائی کے پوت
کیا کیا حملے کئے اور دشمن کو کہان کہان زکون پر زک دی - دشمن نے منہ چڑہتی ہی
منہ کی کھائی - جنگ بھی کیا مزے کی چیز ہے - لڑائی کے نام پر میرا خون رگ و پے
مین تیزی کے ساتھ دوڑتا ہے - ہونا تعجب اور باعث نفرین ہے - کیونکہ ہماری
قوم کی قوم سپاہ - تلوار کے دہنی - ہم ہی لوگ کہلاتے ہین - ہمارا لوہا سبھون نے
مانا ہے - راجپوت ہم ہی کہلاتے ہین - راجپوت یعنی راجہ کے پتر سورج بنسی
چندربنسی - سورج بنسی راجہ رامچندر رہین - ہم راجہ رامچندر کے بنس ہی ہین
اب یہ راجپوت کسی گروہ کا نام ہوگیا ہے - جنہون نے اپنا مسلک ہی جدا قرار دیا ہے
خدا کی قدرت کے قربان جائیے - اسکی بھی کیا سرفرازی ہے کہ جرار و کرار فوج کی خدمت
عنایت فرمائی - وزیر فوج کی عزت سے سربلند کیا سچ ہے - کہ خدا شکر خورے کو
شکر دیتا ہے - اور موذی کو ٹکر - ہم نرے اجد سپاہی ہی نہین ہین - بلکہ ہر فن مین
مشہور - ہمارا شیر قلم - سیف میدان فتح کا علم - رگ و پے مین بہادری کا جوش ہے
بس جہان کوئی فوج آراستہ و پیراستہ دیکھی - یا کسی جنگ کی خبر سنی لہو جوش مین
آجاتا ہے - خدا کا شکر ہی کہ ایسے بادشاہ ذیجاہ کے ظل عاطفت مین پرورش
پاتے ہین کہ ہر طرح چین ہی چین ہی - خدا حافظ

شاد عفی عنہ

۲۸۹ مہربان من میر فیاض علی صاحب

مین نے سُنا ہی کہ آپ کے پاس نیابت آبکاری وغیرہ کی چند جائداد تقرر طلب ہین۔ اسلئے مین اپنے ایک عزیز مسمی سید عباس علی کو آپکے پاس روانہ کرتا ہون۔ یہ چار سال تک صدر محاسبی مین کار آموز رہے ہین اور لیاقت نامہ بھی حاصل کیا۔ جو کام انکو دیا جاے اسکو بخوبی انجام دینگے۔ سر رشتہ آبکاری مین جو جائداد خالی ہو اسپر اگر انکا تقرر کیا جاے تو موجب میری خوشنودی کا ہے یہ ضلع جانے پر راضی ہین فقط

شاد عفی عنہ

۲۹۰ مہربان من میر فیاض علی صاحب

کہئے آپ دورہ سے کس روز آئے۔ اور اب مزاج کیسا ہی۔ پاندان کے انتظار مین چشم براہ ہون شبنم کے کام پر تو اوس پڑگئی۔ خیر سید ہاسا دا ہی ہی۔ ایک مہینے کے پانچ مہینے ہو گئے۔

رباعی

وعدہ ہے روز کل کا قیامت کی بات ہے یہ تو مثل ہی ایسی مرے دوست شاد باش	شاد	فردا ی حشر ہے کہ جدائی کی رات ہے عاشق کی شاخ آہو یہ جیسے برات ہے

شاد عفی عنہ

۲۹۱ سید حسین علی صاحب سید

جاشتگاہ - پہلی جون ۹۵ء؁ روز پنجشنبہ جس وقت مین ہواخوری کے لئے گاڑی مین سوار ہوکر جا رہا تھا آپکا خط پہونچا - قہوہ دہنیا کی چار کشتیان ارمغان پہونچنے کا خط مین ذکر تھا - اسکے موافق مین نے سرسری طور سے آپکے آدمی کو کہا - کہ میرے آنے تک دیوڑہی پر لیکر حاضر رہو - اور ہواخوری کے لئے چلا گیا - جب وہان سے واپس ہوا - اور آپکے آدمی سے دریافت کیا - کہ قہوہ کی کشتیان کہان ہین - بیچارہ ہکا بکا ہوکر کہڑا ہو گیا - سراسیمہ عرق آلود بُت بنگیا - مجھے اسکی حالت دیکہکر خود حیرت ہوئی - مگر سمجھ گیا - کہ یہ خط آپ نے اُسوقت لکہا ہوگا - جب پینک کی دہن مین غین ہو گئے تھے اور چنیا بیگم سر پر سوار تہین - لکہہ تو دیا - مگر بہیجنا فراموش - ماشاء اللہ از خود فراموشی اس نشہ کی بدولت ہو جاتی ہی ہے کشتیون کا بہیجنا بہولجانا - کوئی بڑی بات نہین - کیون سچ کہئے کیسی پتے کی کہی ع -

	ہاتہہ دے اُستاد کیون کیسی کہی	

خیر آپکے ارمغان کا شکریہ - جو لکہا وہ پہر واپس لیتا ہون - عطاے تو بہ لقاے تو بخشیدم - اچھے رہو - مگر اس بڑہاپے مین ہمسے یہ چلبلے بازی - واللہ ہمپر نہ سہی - آپ پر تو بیتی ضرور رہوئی - آپکی اکثر باتین فسانہ آزاد کے کہوسٹ شوہر سے ملتی جلتی ہین - مگر فرق یہی ہے کہ اُسکی بیوی نوخیز و نوخواستہ پری جہم - برق دم تھی - اور آپکی بیوی خدا بخشے آپسے زیادہ بزرگوار معلوم ہوتی ہین - بگڑنا نہین - آج نہین کل ضرور بخشیگا - دوستونکی دعا ہمیشگی قبول ہو جاتی ہے -

اس فراموشی کا جب خیال آتا ہے بے اختیار ہنسی آتی ہے ۔ لوٹن کبوتر بنجاتا ہون ۔ اور یہ کہا کرتا ہون ؎

شاد	ہم بیخودی کے نشہ مین بیہوش ہوگئے کچھ ایسے ہوگئے کہ فراموش ہوگئے	

خدا زندہ رکھے ۔ دو گھڑی آگی تو ضرور ہوئی فقط
ارمغان خیالی کا شاکر گزار شاد عفی عنہ

۲۹۲

اخلاص آثار بشن سروپ صاحب

آپ کے دو قطعہ عرائض مع کتاب واگورونامہ ایسے وقت پہونچے کہ مین بسبب علالت مزاج برخوردار راجہ چندا پرشاد سخت متردد تھا ۔ بیماری نے ایسی ترقی پائی کہ برخوردار نے ۱۵ ذیحجہ ۱۳۱۷ھ کو جان بحق تسلیم کی ۔ بذریعہ اخبارات وغیرہ آپکو غالباً اس واقعہ جانکاہ وحادثہ جانگزا کا علم ہوا ہوگا اُسکے بعد سے آجتک اُس کتاب کے دیکھنے کا اتفاق نہین ہوا ۔ چونکہ آپ نے اپنے عرائض مین یہ لکھا کہ سوا اس کاپی کے اور کوئی کاپی نہین ہے لہذا اصل کتاب موصولہ بدین غرض واپس ہے کہ اگر ممکن ہو تو اسکی نقل روانہ کیجئے فرصت سے دیکھکر روانہ کرونگا ۔ اور اُسوقت اسکے طبع یا عدم طبع کی نسبت اپنا خیال ظاہر کرونگا فقط
شاد عفی عنہ

۲۹۳

مہربان رائے کنور پرشاد صاحب

آپکا نامۂ تعزیت پہونچا۔ آہٹہ آہٹہ آنسو رُلایا۔ زخم تازہ ہوگیا۔ مین کیا بتاؤن کہ کیا سانحہ ہوا۔ اور مین کیسا ہون۔ اور کیسی میری گذرے گی۔

سانحہ تو ایسا ہوا کہ میری خاک کا غبار بھی اگر اُڑے گا تو اسکے ہر ذرہ پر داغ نظر آئیگا۔ مین اچھا ہون زندہ ہون۔ مگر بشکل مردہ ایک جسم بے روح متحرک ہون ع۔

	یکے مردہ شخصم بہ ردی روان	

گذرنے کے لئے تو ہر بان گذر ہی جاتی ہے۔ کوئی مرنے والے کے ساتھ تھوڑا ہی مرتا ہے مگر گذرنے گذرنے مین بھی تو فرق ہے۔ ایک خوشی سے گذرنا دوسرے رنج سے گذرنا۔ خوشی سے تو دنیا مین گذرنا ہی محال ہے۔ تمام عمر رنج مین گذرتی ہے۔

داغ فرزند خدا کی پناہ۔ یہ وہ داغ ہی کہ ہستی فنا ہوجائے تو ہوجائے مگر روح تک کو بھی اس داغ کا صدمہ رہیگا اسمین شک نہین کہ دنیا گذشتنی ہے اور صبر ہو ہی جاتا ہے مگر ؎

	دل ہی تو ہے نہ سنگ و خشت درد سے بھر نہ آئے کیون روئین گے ہم ہزار بار کوئی ہمین ستائے کیون	

مرحوم کا نام آپنے چندی پرشاد لکھا ہے دراصل نام چندا پرشاد تھا چودھوان سال ختم ہونے کو تھا۔ ابھی غنچہ تھا کہ مرجھا گیا۔ ہائے افسوس کیا کہون کہ جب یاد آتا ہے مجھپر کیا گذرتی ہی۔ اللہ اللہ ؎

تا نظر بر چمن وضع جہان وا کردیم	بیدل	ہستئ بود کہ بر دیدۂ بینا کردیم
نہ سمن بوے وفا داشت نہ گل رنگ بقا		حیرت آلودہ بہر رنگ نظرہا کردیم
آنچہ بیداری ما دام نظر می فہمید		حیرتے بود کہ در خواب تماشا کردیم

بیماری کیا تھی کیا کہوں - مرض الموت تہا - چند ہفتے قبل گھوڑے سے علحدہ ہوا - کچہ سر مین چوٹ آئی - یہی بہانا ہوا - چوٹ بھی خفیف تھی - اسکے بعد ہفتے دو ہفتے تک مزاج بالکل اچھا رہا بعد اسکے بخار آگیا - یہ بخار تا مرگ جدا نہوا - اخیر مین سرسام ہو گیا - دوا دارو سب کچہ کی مگر کیا ہوتا ہے - چودہین تاریخ کو مزاج بہت بگڑ گیا - اُس روز مین الوال سے چلا گیا - پندرہوین تاریخ ماہ ذیحجہ کی بارہ بجے انتقال ہوا - مین الوال سے کوہ شریف آیا اور دو ہفتہ کی رخصت کے لئے سرکار مین عرضی پیش کر کے بنارس روانہ ہوا وہان سے پہرتا پہرتا اب سرور نگر مین آیا ہون - کل پانچوین تاریخ محرم کی ہے - انشاء اللہ تعالیٰ مکان مین جاؤنگا - باقی لکھون تو کیا لکھون اور کہون تو کیا کہون بجز اسکے ع

نیست در گلشن اسباب جہان رنگ ثبات	بیدل	ہمہ از دیدہ ما ہمچو نظر می گذرد
چون نفس خانہ پرستیم نداریم آرام		عمر آسودگی ما بسفر می گذرد

باقی اللہ اللہ خیر صلاح - اللہ بس باقی ہوس - یقین ہے کہ آپکا مزاج خیریت سے ہوگا - بال بچے سب عافیت سے ہونگے فقط

نشانہ بیداد شاد عفی عنہ

۲۹۴ مہربان غلام دستگیر خانصاحب

ماشاءاللہ واہ ماشاءاللہ		کیا خوب ہے یہ اُردوے اعلیٰ واللہ
لاحول ولا قوۃ الّا باللہ ٭٭		اُردوے معلیٰ کو ہو اس سے نسبت

شاد عفی عنہٗ

۲۹۵ مہربان سید عباس علی صاحب

آپکا مرسلہ اچار نارنج کل ٹھیک دو بجے پہونچا مشکور کیا۔ اگر جھوٹ نہ سمجھئے اور شاعری نہ خیال کیجئے تو سچ یہ ہے کہ یہ پہلا بار ہے کہ اچار نارنج اور ایسا خوش ذایقہ مین نے چکھا۔

لیمون کا اچار عموماً خوش ذائقہ ہوتا ہے۔ خواہ وہ کیسا ہی بنے۔ قدرتی طور پر اسمین ایک خوشگوار ذائقہ ہے۔ اور اچار کے لئے لیمون روز ازل سے موزون ہے مگر یہ نارنج کا اچار اس سے بڑھا ہوا نہین تو گھٹا ہوا بھی نہین۔ اور وہ خوبیان اسمین موجود ہین جو لیمون کے اچار مین ہوا کرتی ہین۔

سُبحان اللہ یہ بھی صفراوی طبیعت کے لئے طرفہ معجون ہے بخصوص مجھ جیسے صفراوی مزاج کے لئے کہ جب دیکھو صفرے کا ٹمپریچر بڑھا ہوا جبتک **سکنجبین** یا اور کوئی ترش معجون وغیرہ نوش جان نہو طبیعت سنبھلتی ہی نہین۔

کیون نہو بات یہ ہے کہ طفلی سے مین شیرینی پسند ہون۔ بغیر میٹھا دسترخوان پر ہو نوالہ حلق سے نہین اُترتا۔

اگر مسئلہ تناسخ صحیح ہے تو شاید میں ہی کوہکن ہون کہ شیرین چیز پر جان دیتا ہون ۵

دستار خوان کو ہوئی زینت دو چند آج		بھیجا جو تمنے شاد کو تحفہ اچار کا
ہر دم تمھارے حضرت عباسؓ ہون معین		دائم کرم رہے شہ دلدل سوار کا

شاد عفی عنہ

۲۹۶
مہربان تارا پرشاد صاحب

آپکا خط پہونچا مسرور ہوا۔ سامی جی مہاراج نے جو تبرک عنایت فرمایا تھا وہ سونے کے تعویذ مین رکھکر برخوردار راجہ محبوب پرشاد طالعمرہٗ کے گلے مین ڈالدیا۔ بحمد اللہ و بفضل خدا یہان سب خیریت سے ہین۔ چونکہ آج کل علیل صحت ہون انشاء اللہ تعالیٰ بوقت فرصت سامی جی کو علیحدہ خط لکھونگا فقط

شاد عفی عنہ

۲۹۷
دوست روحانی بابو موہن سنگھ صاحب

کہان وہ باتین کدہر وہ الفت کہان ہر رسم مودت آمیز	شاد
جواب خط ہی نہ کچھ پیامے فلک نے کیسا یہ رنگ بدلا	

کہئے مزاج شریف؟ عنوان کا شعر میرے جوش دلی کا فوٹو اچھی طرح سے کھینچکر آپکے ضمیر پر منعکس ہو گیا ہوگا۔ اب زیادہ قلم فرسائی طول امل کا موجب ہوگا۔

کیون صاحب وہ اگلی باتین۔ اور وہ اسگلے شکر وشکایات۔ فرقت کی بیتابی۔ ملاقات کی تمنا۔ کیا خزان اُڑا لے گئی ۵

اِن تلون تیل ہی نہ تہا گویا
آپ سے میل ہی نہ تہا گویا

مہربان سچ تو یہ ہے۔ کہ اِس رکاوٹ کا عقدہ نہ کُہلا۔ حیران ہون ع
یا الٰہی یہ ماجرا کیا ہے

مہربان من۔ طرفین سے دوستی کا دم بہرتے ہین۔ اسلئے بے تکلفی اور سادگی پسند ہون۔ یار شاطر ہون۔ نہ بار خاطر۔ چونکہ نامہ و پیام کے ذریعہ سے مین وقتاً فوقتاً اپنے بزرگون کے ارادات خاطر کا اظہار کرتا رہا۔ اگر وہ موجب دلشکنی ہوا تو مجہسے نامہ و پیام کا ترک کرنا کیا وجہ۔

آپ نے اپنی دختر نیک اختر کی شادی کی کیفیت لکہی تہی۔ اور یہ وعدہ کیا تہا کہ بعد شادی کے خط لکہونگا۔ چنانچہ اُسی بنا پر بذریعہ تار برقی اِس امر کی کیفیت دریافت کی تہی کہ آپ کارِ نیک سے فارغ ہوے کہ نہین۔ اِس جواب پر بہی پانی پہر گیا جب تو مین نے یہ یقین کر لیا ؎

غالب
بارہا دیکہی ہین اُنکی رنجشین
اب کی پر کچہہ سر گرانی اور ہے

اِس تہوڑے سے لکہے کو زیادہ سمجہئے۔ اگر بار خاطر نہو تو کبہی کبہی پیام سلام ہے۔ ورنہ خیر۔ جہان رہیئے خوش رہیئے۔ مین بہی یہ سمجہکر دل کڑا کر لونگا ؎

غالب
ایک جا حرف وفا لکہا تہا وہ بہی مٹ گیا
ظاہرا کاغذ ترے خط کا غلط بردار ہے

والسلام فقط

رنجیت کو دعا پہونچے۔ پنڈت جی سلام کہتے ہین فقط

شاد عفی عنہٗ

۲۹۸

میرے دوست گیانی پرشاد صاحب

آپ کا نامہ پہونچا۔ رنج و مسرت دونون بہم ہوئین۔ مسرت اس بات کی ہوئی۔ کہ بہت دنون کے بعد خط پایا۔ رنج اس امر کا کہ نصیب اعدا آپکی بی بی کا مزاج حب اور دردسر سے علیل ہے۔

مہربان من زیادہ تردد کی بات نہین۔ یہ موسم ہی ایسا ہے۔ میرے علاقہ کا جو شفاخانہ ہے وہان تب ولرزہ اور پیچش کے زیادہ مریض آرہے ہین۔ خدا فضل کریگا۔ آپکے حسب الطلب نسخہ لکھدیا۔ جو منسلک ہذا ہے۔ شفاخانہ مین محمد مصطفی خان ڈرلیسر کے ہان بھیجدیجئے۔ وہ برابر دو دفعہ دوا پہونچایا کرے گا۔ ہان مین ایک جزو نسخہ مین لکھنا بھول گیا۔ تین ۳ ماشہ اسطوخودوس بڑہا دینے کے لئے مصطفی خان سے آپ کہدین وہ بڑہا دیگا۔ منضج اور مسہل پینے کے بعد ایک معجون تیار کر کے جو ضعف دماغ کے لئے نہایت مجرب ہے روانہ کرونگا۔ باقی اور کیا لکھون بہت جلد صحت و عافیت کی کیفیت سے اطلاع دیجئے فقط

شاد عفی عنہ

۲۹۹

مہربان دوستان میر شیر علی خان صاحب

تلوار پہونچی - مین تو ارمغان سمجہا تہا - مگر خط کے دیکہنے سے معلوم ہوا کہ ابھی مول نہین لی گئی - صرف میرے امتحان اور پسند کے لئے بھیجی ہے - اِس قدر دانی کا شکریہ - مین اس قابل تو نہین ہون کہ پرکہون - مگر حضرت عباسؑ کی قسم عمدہ عباسی ہے جوہر دار - قوت بازوے سپہ سالار - اسکی شان ہے فتح وظفر اسکا دم بہرتی ہین - تعریف تو یہ ہے کہ دشمن بھی جان دیتے ہین - اور اسپر مرتے ہین - اور یہ انکے خون کی پیاسی - واہ ری عباسی - آبداری مین گوہر آبدار - لولوے شاہوار - جب عدو کے نخل ہستی کو اپنی آبداری سے سینچا جڑ تک سوکہ کر کانٹا - گویا خزان کے جہونکون سے نیست ونابود ویران اور تباہ ہوگیا - باڑہ ہے کہ سمندر کی دہار ہے - خم خمِ ابروسے کم نہین - قبضہ بھی عمدہ ہاتھ آیا - اچھے پر قبضہ پایا - تہنی شاہی کام ہے - شاہون کے قبضۂ قدرت مین رہنے کا سہام ہی - اللہ مبارک کرے فقط

شاد عفی عنہٗ

---

۳۰۰ مہربان من میر عثمان علی صاحب

کل ٹہیک نو بجے غریب شاہ صاحب کا خط پہونچا - مین اسکو پڑہکر بہت ہنسا - مجھے انہون نے اپنے خط مین متواتر لکہا ہے کہ طرز اور روش سے مین مسلمان معلوم ہوتا ہون سوال یہ ہے کہ مین مسلمان کیون نہین ہوتا - مین حیران ہون کہ انہین میرے مسلمان ہونے کا کیونکر یقین آیا -

بخدا کہتا ہون کہ زنار گلے مین رکہتا ہون سچ پوچہو تو بقول مرزا غالب دہلوی

آدہا ہندو اور آدہا مسلمان ہون۔ کیونکہ نہ گاے کہاتا ہون نہ خنزیر۔
مجھے ابتک کسی نے اصل مین پہچانا نہین کہ مین کون ہون اور کیا ہون۔ مین ایک پکا صوفی
اور موحد ہون۔ میرے نانا راجہ نرانداس اور جداعلیٰ مہاراجہ چندو لعل
اِن دونون کا یہی مشرب اور یہی مسلک تہا۔
خدا کی قسم اچہا مسلک ہے۔ عمدہ مشرب ہے۔ جو اس سے پہرے ملحد۔ جو اسکو
بُرا کہے کافر۔ اگر کوئی مجھے کافر کہے تو تسلیم۔ مین اور میرا خدا راضی۔ ایسا مسلمان جو سراپا
تعصب کا پتلا ہو اُس سے میری کافری اچھی۔ مگر کافرِ عشق ہون ؎

خسرو	کافرِ عشقم مسلمانی مرا در کار نیست ہر رگِ من تار گشتہ حاجتِ زنار نیست	

بہرحال خدا کا بندہ ہون۔ اُسیکو دیکہتا ہون۔ اُسیکو ڈہونڈہتا ہون۔ اُسیکو
پاتا ہون۔
میرا محراب خدا پرستی ابروے صنم ہے۔ غوغاے ناقوس کنشتی صداے لبیک حرم ہے
اور سچا سچا میرا یہ دہرم ہے ؎

غالب	ہم موحد ہین ہمارا کیش ہے ترکِ رسوم ملتین جب مٹگئین اجزاے ایمان ہوگئے	

اگر وہ بھی آپ سے ملین تو میرا خط ضرور پڑہا دینا اور انسے کہدینا کہ واہ مولانا۔
گاو سالہ ما پیر شد و گاو نشد۔

ہاے افسوس اپنے کو صوفی کہتے ہین اور کفر و دین کا جھگڑا دل مین باقی - انسے کہدیجے کہ میان منصور صفت باش جان بدہ جانان راز دست مدہ - خدا حافظ پھر کسی روز ملین گے فقط

شاد عفی عنہ

۱۰۳

مہربان علی شاہ صاحب ناصر

آپکا معروضہ مورخہ ۱۳ جنوری سنہ ۱۹۰۶ء وصول او رملاحظہ ہوا - اگرچہ کتاب معلومہ کے لئے ریورنڈ رجب علی صاحب - ایچ - ایم نیسٹر - ایم - اے - سی - کو کہا گیا ہوگا لیکن افسوس ہی کہ وہ نہ رہے - انتقال کرگئے - لہذا اسوقت ایسی درخواست جو بعد از وقت ہی منظور نہین ہوسکتی فقط

شاد عفی عنہ

۱۰۲

مشفق و مہربان من محمد اکرم اللہ خان صاحب دام لطفہ

آپکا رقعہ مورخہ امروزہ پہونچا - اور کیفیت سے اطلاع ہوئی - چونکہ ہنوز ٹکٹ مطلوبہ طبع ہوکر نہین آے ہین لہذا ابلاغ نہین ہوے - جسوقت طبع ہوکر آئینگے اُسوقت ٹکٹ مطلوبہ روانہ کئے جائینگے فقط

شاد عفی عنہ

۱۰۳

مرآۃ طلسم اتحاد میر صدیق علی خان خانہ آباد و دولت زیاد

۲۶ ماہ حال کو ایک رجسٹری اور ایک پارسل پہونچا محظوظ اور مسرور ہوا اللہ کا

شکر ہے کہ آپکو فرصت ہوئی - اور میرے خط کے جواب دینے کا خیال رہا - خط اور پارسل
کے کھولنے سے معلوم ہوا کہ ایک آئینہ آپنے برخوردار نورچشم راجہ چندا پرشاد بہادر طول عمرہٗ
و زاد علمہٗ کے لئے اپنے محبت سے ارمغان بھیجا ہے اسکا بھی شکریہ -
آئینہ دلکشا جسکو مرآۃ جہان نما کہئے تو مَی زیبد - صفائی مین صوفیون کے
قلب سے مصفا تر - آب و تاب مین گوہر آبدار سے بڑہکر - جام جم اسکے روبرو خجل -
آئینہ سکندر اسکو دیکہکر حیران و منفعل - باطن مین مثل ارباب صفا - ظاہر مین بسان
ارباب وفا - رخسار مہ جبینان کہون - یا ماہ تابان شیشہ کہون تو درد کدورت نہین -
عکس رُخ یار کہون تو برعکس ہوتا ہے شمع جمال مہرویان لکہون تو قلم اشک بہاتا ہے -
حیران ہون کہ کیا لکہون - ششدر ہون کہ کیا تعریف کرون - بجز اسکے کہ یہ کہون ؎

شاد	یہ آئینہ آئینہ حق نما ہے نظر آتا جسمین ظہور خدا ہے	

میرے دوست کی آئین محبت اور طرز الفت کا نقشہ اس رمغان سے مثل آئینہ صاف
نظر آتا ہے - خداوند عالم آپکو آئینہ خانہ وحدت کا آئینہ بردار کرے - اور
مرآۃ روے محمدی کے دیکہنے والون مین نمبر اول بخشے -
میری طرف سے آپکے چہوٹے چہوٹے ننہے ننہے بچون کو دعاے خیر پہونچے فقط
شاد عفی عنہٗ

بنام مولوی محمد علی صاحب

مجھے افسوس ہی کہ ابتک فارم طبع ہوکر نہین آئے - مین نے سُنا کہ آپنے یہ کہا کہ مطبع انگریزی ایک ہی ہی - سُبحان اللہ آپکو ایسا کس نے باور کرایا -

اجی صاحب صرف اللہ کی ذات وحدہ لاشریک ہی وہ تو ماشا اللہ تثلیث کے قائل ہین - انکے ہان مطبع ایک ہونا حیرت در حیرت ہی - بہرحال جلد فارم طبع کراکے آج ہی داخل کیجئے فقط

شاد عفی عنہ

۳۰۵
سعادت نشان بھوانی داس

آپکا خط ۵ محرم ۱۳۱۶ھ کا ۱۳ھ مین پہونچا - مزا یہ کہ جب خط میرا دیکھو گے تو اسکا جواب ضرور یہ دوگے کہ مجھے چار روز ہوے جواب لکھکر - کیون یہی کہو گے نا - ضرور کہو گے - یہ بتاؤ کہ انمین جھوٹا کون سچ یہ ہی کہ نہ آپ جھوٹے اور نہ مین جھوٹا - ۲۹ ذیحجہ ۱۳۱۵ھ کو آپ نے لکھا - چوتھی محرم ۱۳۱۶ھ کو مین نے پایا - اللہ کا شکر ہے کہ نیا سال شروع ہوا محرم بہت دہوم دہام سے آنے کو تہا - مگر جب معلوم ہوا کہ پیر و مرشد حضور شاہ دکن خلد اللہ ملکہ شکار کے لئے رونق افروز ہوے ہین بس بیچارے کی کمر ٹوٹ گئی - کیا پوچھتے ہو - چو طرفہ سناٹا - نہ میلا برابر جمتا ہے - اور نہ دلون پر فرحت ہے - تماشا دیکھنے کو بالکل جی نہین چاہتا - لنگر تو البتہ دیکھہ لیا - کیون نہین - یہ لنگر **حضور** کی سلامتی کا ہے - باقی تو دیکھا بھی اور نہین بھی دیکھا - وہ یہ کہ آنکھون کے روبرو جو چیز آگئی دیکھہ لی نہین دیکھا کے یہ معنی کہ ہر کوئی شے چاہ اور غور سے نہین دیکھی - ہان خوب یاد آیا - اسکے قبل آپنے کسی خط مین

لکھا تھا کہ جو کوئی رباعی یا قطعہ یا غزل لکھوں تو ضرور آپکو لکھہ بھیجوں۔ آجکل طبیعت ہی موزون نہین۔ مگر ہان پیر و مرشد کی عدم رونق افروزی کی نسبت دو قطعہ ہوے ہین جنکی نقل درج ذیل ہے۔

قطعہ فارسی

محرم آمد و در بلدہ ظلّ سبحان نیست	شاد	بہ طبع ذوق تماشاے این چراغان نیست
ہمہ براے حضور ست و او بعید امسال		چہ چارہ شاد کہ ترک رسوم آسان نیست

قطعہ اُردو

عشرت کا سارا ٹھاٹھہ مہیا ہے شہر مین		اور روشنی سے عقد ثریا بھی مات ہے
پر لطف کیا ہی شاد کہ شہ ہین شکار مین		دولہا کے دم کے ساتھہ یہ ساری برات ہے

یقین ہی کہ یہ دونون قطعہ آپکو پسند آئین گے۔ آج دسوین تاریخ ہی حضرت امام حسینؑ کی شہادت کا دن۔ اف وہ نام شہادت پر کلیجا منہ کو آتا ہے۔ شقی ظالمون نے آل رسولؐ کے ساتھہ کسقدر گستاخی کی۔ افسوس اِن بے پیرون کو رحم ذرا بھی نہ آیا۔ اب دس روز کم ایک سال محرم کو باقی رہا۔ ابکی آپ نے محرم کہان دیکھا۔

والسلام فقط

طالب جواب شاد عفی عنہ

۳۰۵

میرے عزیز دیوی داس

کیون صاحب یہ اُستادی اور شاگردی پر کیا پانی پھر گیا۔ کیا آپ سے

مین نے کوئی دولت مانگی تھی - یا دس بیس لاکھ کا قرضہ طلب کیا تھا - یا جاگیر منصب دلوانیکے لیے
متقاضی تھا - اُنمین سے کوئی شے مانگتا - اور آپ نہ دیتے تو البتہ درست تھا لکھنو سے
دو سیر تنبا کو خوشخرید بھیجنے کی فرمایش کی - دو مہینے ہوے سنہ ۱۳۱۵ھ سدہارے -
سنہ ۱۳۱۶ھ براجمان ہوے ہین - ابتک پتا نہین - دم ناک مین آگیا - طلب سے حال
بُرا ہوا جاتا ہے - اگر اس خوشخرید کو آپ نے ارمغان سمجھا ہے تو مین باز آیا - گویا میرا
اعتبار نہین - اور یہ سمجھتے ہین کہ مین اس طرز سے مانگتا ہون - لیجیے اچھا تھا گرو ی اور
اُستادی کا ناتا بنا ہا - واللہ باللہ مین آپ سے ارمغان نہین مانگتا - چونکہ آپ
شوقین ہین - اور عمدہ سے عمدہ تنبا کو پیا کرتے ہین - اور آپ نے وعدہ بھی کیا تھا -
اور قسم دے گئے تھے - کہ لکھنو سے کوئی شے بدون آپکے ذریعہ کے طلب نہ کرون
اسلئے آپکو لکھا اور تکلیف دی - اگر اسکی رقم نہ بھیجون تو آپکا قرضدار - اور اسپر بھی
اگر آپ نہ بھیجین تو آپکو صد آفرین - فقط

منتظر جواب طالب تنبا کو شاد عفی عنہ

۳۰۶

عزیز دیوی داس

آپکی بیوی جو جنت کو سدہارین خوب ہوا - روز کے دُکھڑے سے بچے -
دائم المرض تھین سہزار ہا روپیہ آپکا برباد ہوگیا - مگر اسکی بیماری مین فرق نہ آیا -
مسیحا بھی ہوتے تو وہ اچھی نہوتین - اللہ بیچاری کو غریق رحمت کرے - آپنے جو اپنے
زہد و ورع کی کیفیت بیان کی ہے مجھے ہنسی آتی ہے -

عزیز من - آپکی عمر کیا ہے - خدا خدا کرکے چھبیسوین سال مین قدم رکھکر دو مہینےکا عرصہ ہوتا ہے - یہ موسم اور زہد پرستی - اللہ اللہ عشق پرستی مین بہت مزا ہے - مگر فسق وفجور سے مطلب نہو سہ

شاد	جی مین ٹھنی ہے عشق کرین ایک حور سے آتا ہے ننگ یارون کو فسق وفجور سے	

آمدم برسر مطلب - جو کچھ گذری اسکو غنیمت جان لو - ان بیچاری کے مرنیکا غم نکرو - مگر ہان اسکی اطاعت اور فرمان برداری آپکو یاد آتی ہوگی - خیر دعا کرو کہ خدا مغفرت کرے - اگر آپ جنت مین جائین تو وہی حور پیکر ہوکر آپکو نصیب ہون -

میرے عزیز - آپنے جس پہلو مین اپنے زہد وورع کا ذکر کیا - اس سے مین تاڑ گیا - یعنے آپکا مطلب یہ ہے کہ آزادی نہو بلکہ پابندی ہو - اور کسی شریف خاندان مین جا حسین کسیکو عقد مین لائین - یہ سب صحیح - مگر پہلے یہ دیکھلو کہ جیسی آپ چاہتے ہین ویسی آپکو ملے گی کہ نہین - مین سمجھتا ہون کہ ہرگز نہ ملے گی - اتنے اوصاف کس مین جمع ہونگے - فارسی - اُردو - انگریزی پڑھی ہون حسین ہون - شریف ہون متمول ہون شاعرہ بھی ہون - یہ تو وہ بات ہے - نہ نومن تیل ہوگا نہ رادہا ناچین گی -

حیدرآباد مین ایسی تعلیم یافتہ شریف زادیان بہت کم کیا معنے عنقا کہنا چاہیے - ہان ہندوستان مین سُنتے ہین کہ ایسی ہین - مگر اُنکے رویہ پر اعتماد نہین - تم تلاش کیجیے کہ حسب دلخواہ یافت - اللہ اللہ خیر صلاح فقط

شاد عفی عنہ

۳۰۷

میر اکبر علی خان صاحب زاد علمہ

لکھنو کا حقہ اور تنباکو پہونچا سچ تو یہ ہے کہ حقہ تنہائی کا رفیق ۔ اور شفیق ہمدم و دمساز ہے ۔ قلقل مینا سے خموشی کہون تو مے زیبد ۔ اس احسان کے عوض اگر مین آپکا دم نہ بھرون تو محبت کا گلا گھونٹنا اور اسکو جلا کر اسکا دہوان اڑانا ہے ۔ ہر کش پر لا کہہ تمنا اور ہزار دعا ۔ بے زبان ہی مگر باتین کرتا ہے ۔ بلبل ہزار داستان کہیئے تو مے شاید ۔ اچھا خاصا باجا ہی بے کونجی کے راگ مالا ہی ۔

ایک نقل اس حقہ پر یاد آئی ۔ کہ لکھنو کے کوئی رئیس بیگماتی گڑگڑی لیئے ہوے محل خانہ سے برآمد ہوے بیگماتی گڑگڑی نواب صاحب کے ہاتہہ مین دیکہکر لوگون کو تعجب ہوا ۔ نواب صاحب نے ایک شاعر سے اس قطع اور برزخ پر کوئی مصرع جلد موزون کرنیکی فرمایش کی ۔ اُس حاضر جواب نے فوراً یہ مصرع برجستہ حسب حال کہا ع

	بیجان بولتا ہی مسیحا کے ہاتہہ مین	

الغرض اس حقہ کا پیر نود سالہ بھی جو گرم و سرد زمانہ چشیدہ ہی وہ بھی اسکا دم بھرتا ہی ۔ تنباکو کیا ہی طبلہ عطار ہی ۔ جہان ایک کش کھینچا تمام مکان خوشبودار ہو گیا ۔ لکھنو کے اعظم علی محمد علی تنباکو والونکو اللہ تعالی تب تک اچھا رکھے جبتک تنباکو دنیا مین ہم لوگون کے دماغ کو معنبر کرتا ہی ۔ عود جلانے کی ضرورت نہین ۔ اگر بتی سے دہوین کی حاجت نہین ۔ یہ سب درگاہون خانقاہون مسجدون مین جلتی ہین ۔ ہمارے ہان تنباکو خوشبودار دہوان دہار اڑتا ہی ۔ پیارے مرزا صدیق کو سلام فقط

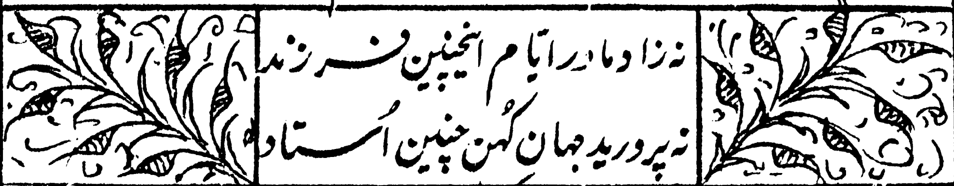
دعاگو شاد عفی عنہ

۳۰۸

میر صفدر حسین صاحب زندہ باش

ابھی ابھی صبح کے آٹھہ بجے ہین - ٹھنا ٹھن - ادا ے وظائف سے فارغ ہوکر نہاری کہانے کے لئے جارہا تہا - کہ آدمی نے شقہ پہونچا یا یعقوب علیخان جوہر کے انتقال کی اسکے ساتہہ ہی خبر دی اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیۡہِ رَاجِعُوۡنَ - بس دہک سے رہگیا - سراسیمہ ہوکر رقعہ چاک کیا - دیکہا اور بار بار بغور وتعمق پڑہا - آپکے غم آلود الفاظ نے میرے دل کے ساتہہ وہ کام کیا - جو درد جگر کے اور نمک زخم کے ساتہہ کرتا ہے - واللہ اسمین شک نہین کہ مرحوم کی ذات باصفات بہت غنیمت تھی - اگرچہ وہ آپ کے توعم تھے ہی مگر اُنکا یارانہ اور برتاؤ دوستانہ ایسا تہا کہ کسی سے بے ناتا لگائے نہ رہے - کوئی مامون پکارتا تہا - کوئی خالو - کوئی نانا - کوئی دادا - مین بھی انہین اُستاد پکارتا تہا - اُنسے تیر اندازی سیکھی تھی اور لطف یہ کہ وہ مجھے اُستاد کہا کرتے تھے - اسلئے کہ حال مین انہین نظم کا شوق ہوا تہا - کچہ لکھا کرتے تھے - اور مجہ سے مشورہ لیا کرتے تھے - وہ بہت پرانے فیشن اور وضع کے آدمی تھے - بہادری انکی رگ وپے مین کوٹ کوٹکر بھری تھی - غصہ انکی گھٹی مین پڑا تہا - وضعداری کے خلاف عمر بھر کوئی کام نہین کیا اہل آبرو کے خلاف کوئی بات تک نہین کی - سب کے ساتہہ دوستی - سب سے یارانہ - یگانہ ہو یا بیگانہ - تمام جہان کے یار وغمخوار - کل حیدر آباد کو انکے ساتہہ یارانہ - انکی تعریف کرنے کے لئے ایک دفتر چاہیئے - بیشک ایسا آدمی پیدا ہونا

دشوار ہے - اس پیر فلک نے بھی ایسا باوضع بوڑہا نہ دیکھا ہوگا جگت آشنا
اور نہ پیر زال ہامک دیرینہ روز دنیاے دنی نے ایسا کوئی پیدا کیا ہوگا -
ہاے انکے مرنے پر زمین اور فلک از سما تا سمک سبکو غم ہوتا ہوگا ٥


نزاد مادر ایام اینچنین فرزند
نپرورید جہان کہن چنین اُستاد

عمر انکی بیاسی برس کی تھی - اب اس سے زیادہ اور زندہ رہکر کیا قیامت کے
بورئے بٹورتے - بینائی کا یہ حال کہ دن مین اونٹ سُجھائی نہین دیتا تہا - باصرہ تو
گویا مرہی چکا تہا - سامعہ بھی ضعیف ہوگیا تہا - دہونسا بجتا تو کچہ سُنائی دیتا تہا -
جتنی قوتین تہین سب مضمحل - اربعہ عناصر مین ایکا نہین - پہوٹ پڑی ہوئی تھی - سب
جواب دے چکے تھے - حواس سراسر مختل - بلا اجازت ففرو - حافظہ کا یہ حال
کہ اپنے والد بزرگوار نہ پاک پروردگار کا نام یاد - بہر حال قبلہ پیری وصد عیب کے
مصداق ہوگئے تھے - پس صبر کرو - رنج کرنے کا مقام نہین آپکے والد نے
پینتیس ۳۵ برس کی عمر مین انتقال کیا - نوجوان - یہ اگر بیاسی مین مرین - تو کچہ غم نہین -
مگر غم اسی بات کا ہے - کہ ایسا آدمی پیدا ہونا مشکل ہے - خدا بخشے - اور غریق رحمت
کرے فقط

شاد عفی عنہ

۳۰۹

مہربان میر عباس علی صاحب

آم کا اچار پہونچا۔ یہ بھی اپنے ذائقہ مین مثل دوسرے اچارون کے عام نہین بلکہ خاص ہے۔

اب آپکا مزاج کیسا ہی مطلع کیجئے بہت روز سے ملاقات نہین ہوئی۔ تحفے کا شکریہ قبول ہو فقط

شاد عفی عنہ



تقاریظ وقطعات اختتام رقعات شاد

تقریظ تصویر غم در ماتم فرزند دلبند راجه چند ایرشاد مرحوم مولف رقعات شاد از طبع گہربار مشہور دیار و امصار نا شر ہمیتا کل شاعر شیرین مقال افضل الشعراء وران اکمل زمان عالیجناب راجه راجایان راجه کشن پرشاد مہاراجه بہادر پیشکار وزیر افواج آصفی تلمیذ حضرت آصف خلد اللہ ملکہ

صد گل بباد رفت وگلابے ندید کس	صد تاک خشک گشت وشرابے ندید کس
باتشنگی بساز که در ساغر سپہر	غیر از دل گداخته آبے ندید کس

ہاے اے فلک کجرفتار تو نے یہ کیا غضب ڈہایا کہ مجہ ستم رسیدہ دل طپیدہ کے خرمن ہستی کو ابدی غم جدائی نور بصر کے برق جہندہ سے خاکستر اور میرے شیرازۂ امید کو تتر بتر کر دیا - واے جہان گلہاے نوخیز کا انبار تہا وہان راکہہ کا ڈہیر ہے آلہی یہ کیا ہے نہیں افسوس تجہے او سنگدل ذرا بھی میری دردناک حالت پر رحم نہ آیا - اور کچہ بھی غم نہ کہایا کہ کند چہری سے گلا ریت دیا اور خاک پر لٹا دیا نیم بسمل سا تڑپا دیا - آہ نہ گردن تن سے جدا ہوتی ہی نہ روح قالب سے پرواز کرتی ہے -

ساری خدائی جانتی ہے کہ تو کسقدر سفاک ہے مگر یہ نہین معلوم کہ تیرا سنگین دل کس معدن کا جوہر ہے - پتہر بھی شاید پسیجے مگر تو نہ پسیجا -

توہی ہے آپسمین ایک دوسرے کو جدا کرنے والا۔ بچون کو یتیم۔ عورتون کو بیوہ کرنیوالا عاشقون کو معشوقون سے بچھڑانے والا۔ دوست کو دوست سے چھڑانے والا والدین کو غم اولاد کا داغ دینے والا ہے۔ اے کینہ باز جفا پیشہ ستم شعار۔ کب مین تیرے ظلم کے ہاتھون سے بچا رہا۔ اور تونے کب آتش غم سے میرا دل نہین جلایا۔ او بانی ستم کیا کیا ستم نہین ڈہایا تھا کہ اب رہی سہی کسر نکالی۔

سانس دیکھی تن بسمل مین جو آتے جاتے
اور جلاد نے چرکا دیا جاتے جاتے

اے خانمان برانداز غارتگر باغ امید۔ مین اپنے گلشن شادمانی کہسات پہولونکے داغ تیرے دست برد خزان سے کے ہاتہون کلیجے پر کہائے بیٹہا تہا۔ کہ تونے پہر داغ پر داغ دیا۔ داغ بھی ایسا داغ دیا کہ ہستی فنا ہو جائیگی۔ مگر پیکر روح سے اسکا اثر زائل نہوگا۔ زمانہ محشر کی فتنہ خیز چال سے پامال جفا ہوگا مگر میرا غم نقش قدم کی طرح جما رہیگا۔ کیسی ہی ہوا چلے۔ صور پہنکے۔ آندہیان آئین بگولے اٹھین۔ صرصر آئے یہ نقش نہ مٹیگا

دارم دردے کہ ہست جانکاہ مرا	باشد اے کاش عمر کوتاہ مرا
ہر چند کہ نیست مہلک این درد و لے	دائم تا مرگ ہست ہمراہ مرا

حیف۔ ایک دن وہ تہا کہ مین اپنی آنکھون کے نور دل کے سرور۔ اپنے دریائے امید کے گوہر آبدار۔ لولوئے شاہوار کے مذاق علمی اور لیاقت اور اس کمسنی مین جوہر شجاعت و سخاوت کا حال آنکھون سے دیکہکر اور کانون سے سُنکر پہولون نہین سماتا تہا۔ وا

ہزار جان سے فدا ہوتا تھا۔ اور خداوند تعالیٰ جلشانہ کا شکر ادا کرتا تھا کہ مجھے بھی یہ دن دیکھنا نصیب ہوا کہ کئی تمنائین خاک مین ملنے کے اور سات پہول کملانے اور مرجہانے اور بسان لالہ زار داغ اُٹھانیکے بعد اپنے باغ کے اس پہول کو اس جہپاتے رنگ و رانش مین مہکتا ہوا دیکہتا ہون۔ مگر بدنصیبی نے میرے اس خیال کو حرف غلط کی طرح مٹا دیا۔ افسوس ہی کہ اس امید نے ابھی چمن خاطر مین نشو ونما نہین پائی تھی کہ شاخ تمنا سوکہکر خشک ہوگئی پہولنے پہلنے نہ پایا تھا کہ خزان کے بیوقت جہونکون نے اس گل خوبی طرہ لیاقت کو جو ابھی پورا کھلا بھی نہ تھا ایسا پامال کر دیا کہ جسکے ماتم مفارقت مین تا دم زیست بلبل شوریدہ کیطرح رو رو کر اپنی عمر تمام کرونگا۔ اور بلبل شوریدہ بھی کون وہ جو عین نو بہار مین صیاد کے پالے پڑی ہو

ہائے صیاد جفا پیشہ نے کیا گل کترے
دور لیجا کے چمن سے پر بلبل کترے

اللہ اللہ۔ میرا مہر جاہ و جلال بلکہ نیر اعظم فلک اقبال **چند و لال** میرے بہار کامرانی کے باغ کا ایک نو رس نو دمیدہ پہول میرے گہر کے روشن کرنیوالی شمعون مین ایک برقی قوت کی منور شمع۔ میری زندگی کے دولت کا ایک بڑا حصہ۔ میری روح کو تازہ۔ اور میری آنکھون کو روشن کرنے والا۔ میری حیات کا بڑہانے والا۔ میری گور پر مٹی دینے والا۔ میرے ماتم مین سوگوار بننے والا۔ میرے نام پر فاتحہ پڑہنے والا۔ اور میری روح کو ثواب پہونچانے والا۔ میرا لخت جگر۔ میرا نور نظر۔ کہ جو میرا سرمایہ ناز تھا آخر جسنے میری ہزارون لاکھون امیدون کو خاک مین ملا کر مجھے زندہ درگور کرکے اپنی پیاری ماں سے منہ موڑ کے اپنے چہوٹے بہائی اور

بہنوں کو داغ مفارقت دیکر جنت الماوا کی راہ لی اور ہمکو دوزخ غم کی آگ میں جلنے کے لئے کہا

بسنگ رخنہ شد از بس گریستم بے تو
زسنگ سخت ترم من کہ زیستم بے تو

ہائے کیا کوئی آج وہی اک دن ہے کہ ابھی صفحات رقعات شاد مکمل بھی نہوئے تھے کہ صفحۂ روزگار سے اپنی پیاری تصویر کو آنکھوں سے اوجہل کر گیا اور مجھکو نقش قدم کیطرح مٹا دیا۔

ابھی کل ہی کی بات ہے کہ تدوین رقعات شاد کی نسبت وہ دلچسپی اور خوشی کا اظہار رہتا آج وہی دن ہے کہ لیاقت کے رنگ و بو کے پہول برسانیوالا غنچۂ نامراد کی طرح پژمردہ ہو کر ہمیشہ کے لئے خیرباد کہہ گیا۔ اور اس رقعات کے طبع و اشاعت کی آخری آرزو کو اپنے ساتھ لے گیا۔ ابھی میری آنکھوں کے سامنے وہ تصویر پہرتی ہے کہ ۱۳۱۶ھ میں منگنی کا دولہا بنکر شادی کی شہنائیوں کے ساتھ بڑی دہوم دہام اور طمطراق سے برات نکلی تھی۔ ہائے ایک دن وہ نصیب ہوا کہ ابھی شادی کی امنگیں دل کی دل ہی میں رہیں اور سب آئندہ امیدیں بیل منڈوے چڑہنے کی تہیں کہ تابوت کا سوار۔ نازکی گود دن کا پالا آغوش عروس لحد میں محو خواب عدم ہے۔ ناظرین کو کیا باور ہو سکتا ہے کہ یہ مجموعۂ اوراق چند یعنے رقعات شاد مولف کے بعد بوسیدہ صفحات ناکامی پر طبع ہو کر شیوع پاتے۔ مگر افسوس صد افسوس کیا کیا۔ دن کہ اُس سرمایۂ نازکی یادگار کے لئے اسکے امید بھرے ہاتھوں کی ابتدا کو انصرام کرنا اور اسکو پبلک کے روبرو

اُس مرحوم کی یادگار چھوڑنا ضروری خیال کیا۔

خدا بخشے ایک یادگار اور بھی وہ اپنے بعد دنیا مین باقی اور عاقبت مین کام آنے والی چھوڑ گیا ہے۔ جو رقعات شاد سے میرے نزدیک کہین برتر او بہتر ہی یعنے شہر بیدر مین ایک مسجد حضرت جنیدا شاہ صاحب جعل الجنۃ مثواہ کی خانقاہ شریف کے پہلو مین مرحوم کی ہی بنوائی ہوئی ہی جو رقعات شاد کے یادگار سے اشرف ہی۔ اور اسکو اشرفیت اور افضلیت اسوجہ سے ہی کہ یہ یادگار رقعات دینوی یادگار کی ڈہلتی پہرتی چھاون ہی اور وہ صراط المستقیم کا زاد آخرت کا توشہ خلد برین کی زاہبر بزم عیش بقا کی منور شمع ہے الغرض کہ مین ستم رسیدہ دُکھیارا اس امر پر اپنے دل کے ہاتھون مجبور ہوا کہ مرحوم کی اِس یادگار کو جو ضروری ہی قائم رکھون تاکہ یہ حسرت زدہ تصویر کا خاکہ رنگ قبول کی بدولت بین الناس لب اظہار شاہد مرآۃ غربت کا گرہ کشا بنا رہے۔ اور مین اس طلسم کو دیکھہ دیکھکر دست صبر سے دامان جتیا کی دہجیان اُڑاؤن اور رو رو کر یہ کہتا جاؤن۔

نصیب ما ز باغِ آفرینش میوۂ غم شد
نہالے را کہ پروردیم آخر نخلِ ماتم شد

آہ عمر کا پندرہوان سال ابھی پورا نہوا تھا کہ جیسے یہ کتاب اسکی زندگی مین نا تمام رہی اُسکا شوق اور میری امیدین بھی ناکام رہ گئین ؎

بیدل ہر شب کہ سیر گلشن گردد | عالم تاریک چون دل من گردد

صد آہ برآورم ز آئینۂ دل | کائینہ دل ز آہ روشن گردد

چونکہ اب میرا قلم خود آٹھ آٹھ آنسو رو رہا ہے۔ اور دامن قرطاس کو اشک خونین سے دھو رہا ہے اسلئے مین اپنے پیارے فرزند کے یادگار کو جو دستار خوبی کا طرہ اور بختاوری کے فلک کا چاند استارا تھا۔ ناظرین کے روبرو پیش کرتا ہون کہ دعاے خیر سے یاد کرین ؎

وسعتے پیدا کن اے صحرا کہ اکثر در غمش
لشکر آہ من از دل خیمہ بیرون می زند

اب اے خاک وہ خاک جہان اسکا کالبد خاکی نازون کا پالا چشم زدن مین نیست و نابود ہو گیا تیری طرف خطاب کر کے یہ شعر بحسرت وحرمان پڑھتا ہون ؎

اے خاک تیرہ خاطر مہمان نگاہدار
کین نور چشم ماست کہ در بر گرفتہ

انا للہ و انا الیہ راجعون

تقریظ یکہ تاز معرکہ سخندانی شمع دودمان شیرین بیانی مولوی سید نور الضیا الدین صاحب ضیا

فرایداے سپاس کہ در دُرج نفائس طیب انفاس سبحانِ بحر عمان سرمائے سبع مثانی کہ بار احصاء عجائب و غرائب مکنوناتش خافض جناح ملک و معجز متنفسان و نحن نسبح بحمدک و نقدس لک در بیعانہ گوہر نظارگی تاب عالم تابان رہین صواب و تلالو در

معاسے روحانیان قدس کہ جواہر زواہر اذوات ونفوس سایہ نشینان فلکی بسان قوس قزح
از پرتوان باکمال آب و رنگ در فضاسے وادی ایمن مبادی بربالاسے طور سواطع برہان
شہرت وعلم بالقلم علم وعلم الانسان مالم یعلم ـ برافرشتہ ـ اساس معمورہ قیاس راچنان منتکش
فاس نیرنگی حواس می گذاشتند کہ تلمی نعاس سحری چشم خواب آلودگان بحیزی کارکحل الجواہر میکرد
بخدا ربرق بیش بہاران ہمرنگ لیان کرمک شبتاب در روشنی چراغ وچراغان ماہتاب
نثار جلوہ شاہدیکہ حبیب خود راکمال جامعیت صورت ومعنی آراستہ بر کرسی اصطفا نشانید
وبخلعت فاخرہ خطاب دما رمیت اذ رمیت ولکن اللہ رمی مسک ختامش راغازہ
روسے نیاز سبوحیان ملاء اعلی میگردانید ؎

صفت ہاسے خدائی جملہ با اوست وسے گفتن نمی شاید خدا اوست	

صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وصحابہ صلوۃ دائمۃ مادامت الافلاک مخلعۃ بخلعۃ النور
والکواکب بحلۃ بتشریف التلألؤ المنشود ـ تمدیکہ ریاض مسامع سرخوشان صہباسے انشا منتکش
رشحات تکلہ سیابی آدا ربرعنائیست کہ آنرا مصداق وان من البیان لسحرا تصور یدن بروجود
سحرحلال ورنجت انواع حسن مقال بسان تحقق کلی طبعی فی الخارج درضمن افرادان صورت
حجت تازہ پیدا میکند ـ ومفاد دقیقہ سنجی قضایاسے خیالی راکہ بسان عرض لازم علاقہ
اختصاص بذات خاص ان من الشعر لحکمۃ میدارد بچشم حقیقت اذعان معرف
راہ ورسم حصول ہمرنگ وہم سنگ حاصل عکس شکل رابع ہویدا میکند ـ اعنی غلغلہ مکاتیب

اغرالامرا معزالفقرا خدیو معشر حسن معانی سرحلقه اعلام خوش بیانی بدرالنوار کمال صدر انجمن
محترعان بدائع مقال سرخیل طلایه شعرا مقدمة الجیش فصحا سهیل تهامه سخن سبحان خطه فن
امیر امرا الکلام وزیر افواج نظام عالیجناب معالی انتساب راجه راجایان
مهاراجه کشن پرشاد المتخلص به شاد احسن الله الیه وکان له لا علیه که از
عرصه وراز نگوش نیاز تمنا وطلب بسان غنچه تبسم نیم باز وشکر خنده در زیر لب بود
هنوز مشاطه صبا نتوانست که یک گره از سجع سنابل آن شاهد زهره جبین برکشاید که وخالی
از قعر چاه بابل قضا برخاست وطفل غنچه مقصود راکه هنوز نش یارای وشگفتن نبود از بالای
مهد عافیت بخاک انداخت . وبلبل داغ جگر خورده بصد بی نوائی رخت از گلشن برچیده
و در فضای جهات اربعه بنالهای دلسوز اندکی بسر می برد . و میکه هجوم یاس و غم بکثرت
واندوه الم بشدت مضائقه میش آمد . روی اندیشه رابسوی استرجاع می نمود .
کشاف رموز عالم اسباب ملهم راه حق وصواب که بجز آن کسی رفیق و دمساز غربت زدگان
نیست بااین بیت بازدلش را آماده رجوع الی البیت می نمود .

مزن چون چهین وقت نزول درد و غم صائب
که عیب است از گریبان دربرو میهمان بستن

الحاصل چون مفتاح رضا بالقضا که عبارت از صبر علی البلاست بوسیله رفیق
شفیق بدست آورد قفل از درگنجینه اسرار سمعنا واطعنا غفرانک ربنا والیک المصیر
برکشاد . وجهایزا ازان فیضیاب گردانید . چنانکه باز سلسله طبع مکاتیب را که از نوشت

جامع آن قطع شده بود با هم آورده دریادش بهم می جنبانید - الان بحسن توفیق ایزد مستعان کار طبع مکمل گشت و متن بحسن انجام پذیرفت مشک آنست که خود ببوید نکه عطار بگوید - بر ماہران غوامض فن ادب جامعیت این نسخهٔ دلپذیر ولطافت این تحفهٔ بے نظیر که عبارت از مجموعی **رقعات شاہ** واست پوشیده نیست کسیکه اندک با انشا مذاق طبعی داشته باشد میدانست که چقدر لطیف الوضع شریف الوقع قریب الفهم سهل التناول تالیف است - موجز البیان مطنب التبیان مملو از نفائس اشعار تازه و مشحون بمطالب بے اندازه جاے آنست که حرف حرفش را از آب زر نویسند و هر نکته اش را بجان برابر گیرند -

نظم

نگارِ مشک خطِ خوش عبارت
عروسے دلربا وشاہد بکر
گلستانے درو صد گونه گل جمع
کتابے نه محیطے پر ز گوهر
سطورش راحت افزا چون خدِ یار
معانی را حروفش گشت مفتاح
بیان را لفظ پاکش کرده تبیان
بطوطی که در منطق شکر خاست
خرد حیران وران خط و عبارت

بتے سیمین عذارِ خوش اشارت
جهازش خامه و مشاطه اش فکر
شبستانے درو هر گوشه صد شمع
تو گفتی چوسپهرے پر ز اختر
حروفش مشک سا چون خط دلدار
بدایع را سطورش کرد ایضاح
ز تلخیصش فوائد گشته رخشان
ازین آئینهٔ مصقول گویاست
جهان اندر جهان رمز و اشارت

علاج کہنہ بیماران عشقے | دوا ار نو دل افگاران عشقے
نسیمے چون دم عیسی روان بخش | شفا ہا اللہ زہے بیمار جان بخش
نگویم نسخہ کز فردوس باغے | شب امید را روشن چراغے
بصورت رونق بستان خوبے | بمعنی جلوۂ ایوان خوبے
ریاض فکر دانائے سخن شاد | غلام خامۂ او سرو آزاد
امیرے جامع معنی و صورت | بری از عیب و خالی از کدورت
چو خاص و عام مردم عیب جویند | در ینمعنے کہ من گفتم چہ گویند
بہر صورت **ضیا** حق جانب اوست | خرد محکوم فکر صائب اوست
چو لطف حق بود یار و نگہبان | چہ باک از موج شور انگیز طوفان
منور طبعش از نور فضائل | مزین رایش از حسن خصائل
دہانش در سخن چون لب کشاید | رموز سر عیسے وا نماید
بیان او گلستان نکوئیست | بدائع را از ان رو سرخ روئیست
گہر را در لطافت آب بردہ | شکر را در حلاوت خردہ کردہ
چو کردی کلک او سحر آشکارا | بدعوے برزدی نقش خطا را
خوش الحان بلبلے دستان سرائے | بہر بابے رسیدہ زو نوائے
ویا نہ طوطی شکر مقالے | از و ہر لحظہ دل در وجد و حالے
یقین آنانکہ صاحب اختیار اند | متاع قیمتے در بند دارند

بہ تحسین لب کشادن ناسزا نیست		کہ انکار فضیلت کار ما نیست

تقریظ ریختہ قلم فراست رقم ناظم نازک خیال نثار جاد ومقال حاجی سید محمد صاحب قادری متخلص بہ عقیل مہتمم تقسیم تنخواہ جمعیت وملازمان غیر صرف خاص

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہٗ ونصلی

بے مائگی استعدادم۔ نہ سرے دارد کہ فرازش دہم۔ و بے استعدادی مائگیم۔ نہ دلے دارد کہ فروزش۔ من آنم کہ بہ سطے مراحل تقریظ گامی زدن ندانم۔ و دانم کہ سبیل زاد این سواد کردن نتوانم۔ کج مج زبانے را حکم تقریظ۔ از اعمی کار بصر درخواستن ماناست۔ واز اصم رجاے سمع داشتن ہماست۔ منم کہ در حرف وخزف رنگ امتیازی نتوانم ریخت۔ تا بہ سرانجام این مہم غازہ ہمت بر رخسارۂ نارسا حوصلہ بچہ صورت توانم کشید۔ و در سبد صبد صورت املائی۔ و در گل و گل چہرۂ انواعی نتوانم آراست تا بہ گل چینی حدیقہ معانی با این مایۂ نا راستی تشریفے کہ از دامن تا گریبان تار و پودی ندارد۔ گل سرسبدی را بچہ ہیئت توانم چید۔ گرائش احباب بآرایش اسباب داند۔ کہ معذورم مجبورم کرد۔ و توقیع اعزّا بہ تفتیح این باب نشناسد کہ مجبورم معذورم نگزاشت۔ بہرمگذر امتثال امری گویم۔ ونمیدانم کہ چہ توانم گفت و بچہ طرز سلک این

رقعات شاد

گوہر رشتہ ارادات درست می کنم۔ ونیگویم کہ چہ خواہم سُفت۔ بدرستی محاورہ چہرہ آرایانِ شاہدِ اُردو را غازہ الیست دستور العمل پیرہن دلچسپی مضامین روشنان طبع وقادر را توقیعے است بہین آئین خرمن۔ مداوش را نشارہ طرۂ زلف مرغولہ مویان گویم رواست۔ سوادش را سویداے نقطہ قلوب و خال زیبائے جبینیان دانم سزاست۔ اعرابش را تراشہ زر بافشان ناصیۂ عروسان معانی چون ندانم۔ حروفش را ریزۂ جواہر بہتر زینت نگین شاہدان سخندانی چون نخوانم۔ ہر لفظش را دل آرا رعنائی چون نہ نامم کہ معنی بہزار دل شیدای اوست۔ و معنی اش را ہوش ربا طنازی چرا ندانم کہ ہر لفظش برابطہ اتحادی بہزار جان مبتلاے او۔ ہر مضمونش بجلالت خوبی طرز طلوعی پاست۔ و ہر عبارتش بہ شوکت حسن ادا حسرت افزاے طغرا۔ فصاحت بانتساب خامۂ او تاج عزت بر سر است۔ و بلاغت بالتباس نامۂ او پالہنگ اطاعت در کمر۔ زمینی را کہ گاہی سمند ارادت او دست رنج قطرہ زنی بہ سہوہ ہم نہ پذیرفتہ بود۔ رتبہ آسمانی بخشید۔ زبانی را کہ بافواہ فہوم بہ اُردو موسوم بآنچنان خوبی و خوش اسلوبی لوک ریز زبان قلم شیوا رقم نمود کہ چہ بہ بندش چیست۔ و چہ بہ محاورہ درست۔ و چہ بمضامین عالی۔ و چہ بتلاش نازک خیالی۔ از یکہ تازان میادین این فن نہ فقط گوے سبقت ربود۔ بلکہ بلقیس زبان را بتکمیل جلائل فضائل حلۂ سلیمانی پوشانید۔ ایجاز بجاے خود بہایت موجز متوازی بمحل خود بغایت متمازی متوازن۔ چنانکہ شاید مستحسن ابہام روے آلائش ندیدہ۔ ایہام سوے آرایش نگردیدہ۔ ہر صفحہ چون مطلع خورشید

از غائلہ سحاب ممتنعات صاف است۔ و سہیل یمن بسہولت تلاش اوق برافق سماء سہل ممتنع منت پذیر اعتراف۔ اگر نمیقہ در حیات است۔ تو گوی نگارین چمنستانیست۔ کہ ریاضش بروائح نفخت فیہ من روحی ابواب طراوت و تازگی بر روے ہستی تہمتان کشادہ۔ و گر انیقہ بموت است تو دانی اندوہگین مختانیست کہ بیاضش بہ سموم۔

برائے قطرہ زنان جادہ زندگی موہوم۔ یا واز آخر منزل دادہ۔ اگر در تہنیت است چمن چمن بہار۔ و دریا دریا نثار۔ و گر در تعزیت است۔ خرمن خرمن شرار۔ و صحرا صحرا غبار۔ مجموعہ رقعات چیست۔ گلدستہ ایست از گوناگون گلہاے ہمیشہ بہار آراستہ گنجینہ ایست از انواع جواہر زواہر مرصع نگار پیراستہ۔ و انی اینہمہ درر غرر فرو ریختہ سلک نثر نثار نثرین مقام و نظام نظامی احترامی است کہ فلک را بر عتبہ معالی رتبہ اش از جبہ سائی نازش ہاست و زمین را بہمرنگی بایہ آستان ہمایون سایہ اش دعوی فراز شبہا طوی ایالت را ایاغ۔ انجمن امارت را چراغ۔ حدائق معانی را ناطور سینیاے سخندانی را انور۔ خطائر عروض را دل و جگر۔ نوائر قوافی را روشنگر۔ سماء معدلت را قمر۔ شب امید را سحر۔ گوہر مقاصد شرفاء عالم را آغوش مراد۔ جوہر مراد غرباے جہان را دامن وداد۔ راجہ راجایان مہاراجہ بہادر کشن پرشاد شاد صانہ اللہ عن الفتن والفساد معلوم کہ اینہمہ رقعات مثل زلفِ معشوق پریشان۔ و بسان حواس عاشق منتشر بود۔ چہ پرسی کہ این پارہ پارہ اوراق صحیفہ معانی را شیرازہ بند کدام است و این ریزہ ریزہ در منثور را گنجینہ پیوند کو۔ گلہاے پریشان را از ہر گوشہ

وکنار راین گونہ گونہ خوبی چید و بہ تشریف گلدستگی کہ نواحت ابذال گدامی باعبانست ونقود منتشرہ فارغ از سرہ را باین جونہ جونہ خوش اسلوبی فراہم آورد وصورت گنجینگی بخشید احسان دست مزد گدامی جوہر شناس عیار دان۔ نامش تابزبان آوردن ینابیع خون برای سرچشمہ عیون نظارگیان سازکردن است وابواب جزائع برروے دیدہ وزان بازنہ یعنے چشم وچراغ ظلمتکدہ عالم۔ قرہ بصارت بنی نوع آدم۔ راحت جان پدر۔ جگر پارہ مصنف سوختہ جگر چیند اپرشاد مینو آبادیست کہ این قطرہ قطرہ صہبا مملو بہ سبو کردہ را برروے بادہ نوشان بزم سخن۔ بدورآوردن میخواست کہ بنیاے زندگیش از سنگ اجل بشکست۔ یعنے این مجموعہ برشتہ جمعیت آوردہ را بشکنجہ طبع کشیدن آرزو داشت کہ رشتہ عمرش از شیرازہ حیات درگسست۔ سوفارغم دل کافہ منتسبان را بردوخت وخرمن امید پدر از شرار المش یکسر سوخت۔ این مہ نوہنوز از افق سیری روزہ طبق بعروج معارج طبیعی یک ربع راہے ہم گام نزدہ بود کہ از نیمہ راہ پایہ نردبان عمرش از ہم گسیخت۔ وعرصہ جہان برروے جہانیان تنگ۔ وخاک مفارقت دائمی دردیدہ دیدہ وران امید فرو بیخت جگرے نتوان یافت کہ خنجر این غم۔ زخمی کہ تابرگ صورت بہی نخواہد دید نخوردہ باشد ودلی نتوان دید کہ از آتش این الم داغی کہ تا بہ گرمی روز نشور دل از التہاب نخواہد وزد دربہلو ناسور نکردہ باشد۔

ابیات

صبر از دل وتاب از جگر وجسم زجان رفت	فرزند وزیر ابن وزیر بہ دان رفت

آوخ کہ زیک ننش این رفت وہم آن رفت	دل رفت جگر رفت علم رفت نشان رفت
این رفتن بیوقت چہ گویم کہ چسان رفت	افسوس جہ ان رفت جوان رفت جوان رفت
بواز گل وکیف از مل وبلبل زچمن شد	چون نزہت ونکہت ز گلستان جہان رفت
اندر غم ناشاد دل شاد برنجے	بگزاشت وآنسوے جہان شاد دروان رفت
گنجینہ آرد وے جواہر رقم شاد	آراست وخود ازادبستان جہان رفت

تالیفِ این مجموعہ یادگار اواست۔ وترتیب این گنجینہ ایثار او فقط

تقریظ چکیدۂ قلم دُرَر بار رقم رشک خاقانی وقاآنی سید عبد العلیصاحب حقانی منصبدار حیدرآبادی

کیا تم وزیر فوج کو پہچانتے نہین	کہتے ہین جسکو شاد اسے جانتے نہین
شاعر ہے بے نظیر تو نثار بے عدیل	اہلِ سخن وہ کون ہین جو مانتے نہین

اسوقت مین اپنے قدیم آقا جسکا مین موروثی جان نثار اور وابستۂ در دولت ہون یعنے راجہ راجایان مہاراجہ کشن پرشاد بہادر پیشکار و وزیر افواج آصفی تلمیذ حضرت آصف مدظلہ العالی کے رقعات کو جو موسوم بہ رقعات شاد ہین اسکے متعلق بلا کسی مصنوعی ملمع کاری کے اپنے سچے خیال کو جو خوشامد یا جھوٹی تعریف سے مبرّا اور معرّا ہے پبلک کے روبرو ظاہر کرتا ہون۔ گو میرے علم اور استعداد کا پایہ وہ نہین کہ کنگرہ عرش کے حقیقت کی خبر لانیوالون مین

کھلاؤن نہ میرے مرغ فراست کے بازو مین اسقدر قوت پرواز ہے کہ ہُما کے ہم بازو ہوکر پر مارون جہانکے بلند پروازی کی قابلیت ہی نہو۔

مگر اپنے موجودہ معیار اور سرمایہ علم و فہم کے لحاظ سے مین اسقدر ضرور کہونگا۔ کہ جو کچھ خیال اس کتاب کے متعلق ظاہر کرونگا اسکے بے ریب وریا ہونیمین کوئی شُبہہ نہین ہی۔ میرا صرف یہی کام نہین ہی کہ مین رقعات شاد کو ایک انمول کتاب سمجھکر من مانی رطب و یابس اسکی مدح مین قلم دوڑا دون۔ بلکہ میرا یہ کام ہے کہ حُسن و قبح دونون پر نظر ڈالون۔ کیونکہ مین نے ابتدا ہی مین جان نثار اور وہ بھی موروثی جان نثار ہونیکا دعوی کیا ہے بس میرا کام یہی ہے کہ مین خیرخواہی کے مرکز سے قدم باہر نہ رکھون اور راست گوئی کو عین خیرخواہی سمجھون۔ بدین لحاظ مین ایک ایسا مرقع کھینچکر دکھاتا ہون جو بظاہر او رباطن کے درمیان ایک ہی رتبہ کا ہو اور ایک دوسرے کا عکس اپنے اصلی رخ زیبا دکھلانے مین قصور نکرے۔

رقعات شاد جسکے مصنف مہاراجہ ممدوح اور جسکے مولف مہاراجہ ممدوح کے چشم و چراغ راجہ چندا پرشاد بہادر خدا بخشے جسکا نام لیتے ہی کلیجہ سُن سے پہلو سے نکل گیا۔ اور خدا جانے وہ کونسی شے تھی کہ ادھر دل کو ٹیس لگی اور آنکھون سے اشک خونی روان ہوگئے۔ یہ وہی اور اُسی مرحوم کے نشتر غم کی ٹیس ہی کہ جسکے کاری زخم سے ایک میرا ہی دل مجروح نہین ہی بلکہ اک زمانہ کے دل زخم کھائے ہوئے ہین ؎ ع۔

کجا بود مرکب کجا تاختم

مولف کتاب جنکی عمر چودہ سال کی تھی ایک ہونہار نوجوان باغ **چندولال** کا سرسبز اور شاداب پودہا تھا جسکی ابتدائی نشو نما سے یہ یقین ہوتا تھا کہ آئندہ ایک سایہ دار بارور درخت ہوگا۔ جسکے برگ و بار سے ہزارہا خلق خدا یگانہ و بیگانہ برخوردار ہوگی۔

اُس مرحوم مجموعۂ خوبی نے جب اپنے معمولی متداولہ کتب کی تعلیم سے فراغت پائی اور اپنے والد بزرگوار واجب التعظیم والترحیب کے حکم کے موافق خاص نثاری کیطرف توجہ کی تو مکتوبات کے جمع کرنے اور اسکے مطالعہ کا شوق ہوا۔

چنانچہ یہی بنا اسکے شوق کی رہنما ہوئی اور اپنے والد بزرگوار کے خطوط کو فراہم کرنیکی درخواست پیش کی **مہاراجہ بہادر** مدظلہٗ نے براہ شفقت پدری بطیب خاطر اپنے نور نظر کی درخواست کو منظور فرمایا۔ اور اوراق رقعات جو مجموعہ خاطر کیطرح پریشان تھے انکی شیرازہ بندی ہوکر قالب کتاب مین لانیکی ابتدا ہوئی ہنوز اس کتاب نے باغ دنیا مین اپنے نشو و نما کا پورا جوبن نہین دکھلایا تھا کہ ۱۰ ذیحجہ ۱۳۱۲ھ کو مولف کتاب نے بعارضہ سرسام ۔ سرشام دنیاے فانی سے جنت الماوا کی راہ لی اور اپنے والدین کو خار الم دیا اور داغ مفارقت ابدی سے زندہ درگور کرگیا وامصیبتا ابھی اِس ہونہار کو جسکو گل تو کیا غنچۂ نو دمیدہ کہنا چاہیے اپنے رنگ و بو کو چمنستان فانی مین دکھایا نہ تہا کہ خزان کے نامبارک ہاتھونکا دستبرد ہوگیا

خزان کے ہاتھہ سے گلشن مین خارتک نہ رہا
بہارکیسی نشانِ بہارتک نہ رہا

اور اپنے زندہ یادگار مین جو قیامت تک لبو نہ زمانے کے صفحون پر یادگار رہیگی چہوڑگیا۔ ایک مسجد جو شہر محمد آباد بیدر مین مرحوم کی بنوائی ہوئی حضرت چینداشاہ صاحب قدس سرہ العزیز کے خانقاہ کے قریب ہی۔ اور ایک رقعات شاد جو ناظرین کے روبرو ہی یہ دونون اس راہی جنت ساکن خلد عشیں کے یاد دلانے والے ہین۔

اب میرے قلم کی کشش پھر مرکز پر پہونچی۔ یعنے وہ رقعات شاد جسکے متعلق مین اپنا خیال پبلک کے روبرو ظاہر کرتے کرتے رہگیا تہا وہ کوئی معمولی کتاب نہین ہی یہ (رقعات شاد مدینہ نثر کا ایک بازار وسیع ہی جسکی خوشنما اور شاندار دوکانون اور کارخانونمین امول سامان سجے ہوے ہین۔ انشا پردازی۔ محاورہ۔ روزمرہ۔ قافیہ۔ سجع۔ نثر مرجز۔ معاملہ بندی۔ دردعشق۔ سیاست مدن۔ مذاق نظم۔ مثنوی۔ رباعی۔ قطعہ۔ بیت۔ وغیرہ۔ یہ سامان

ہر دو عالم قیمت خود گفتۂ
نرخ بالا کن کہ ارزانی ہنوز

اگر نہین ہی تو بیش قیمت تو ضرور ہی جسکا خریدار اور قدردان وہی ہوگا جسکا دماغ عالی اور مذاق صافی ہو۔

اس سامان کی بے انتہا سڈول سجے ہوے خوشنما جوبن نے دلکو نور اور آنکھونکو سرور بخشا

اسکا مزا اور اُسکا نشہ مُل مین کجا اسکی بو باس اور بہار گل مین کجا یہ نغمہ زنی بلبل مین کہان - یہ نوا سنجی صلصل مین کہان -

	شمشاد سرو مین یہ خوش آوازیان کہان طوبے کہون مین قامت موزون یار کو	

مگر ہان یہ مکلف اور بیش بہا سامان جسکی قیمت پرکہنے والے ہی جانتے ہین یہ غلافون سے ڈہک دئے گئے ہین کہ تا ناظرین اور اہل بصیرت اور قدردانون کے بیچین کرنیوالے دل اور انکی اشتیاق بہری آنکہین دیدار کو ترستی رہین -

مگر ناظرین کی خدمتمین التماس ہی کہ کیون پیچیدہ ہوتے ہین - آئیے بسم اللہ کہکر اس سجے ہوے مکانمین قدم رکہئے جہان الماریان خوبان طرحدار کی طرح سجے سجاے آراستہ ہین ہم اپنا پیارہ دکانچہ جو ہیرو الماس وحُسن وخوبی سے بہرا ہوا ہی اسکے دکہانیکے مشتاق ہین ۵

	گہٹا مین برق جو چمکی تو یاد آے امیر ادا کسیکے وہ پردہ اُٹہا کے آنے کی	

اب تو ضرور آپکے دلپر ایک مقناطیسی اثر ہو گیا ہوگا اور جذبات شوق کہہ رہے ہونگے کہ **رقعات شاد** کو پڑہین - یہ رقعات صرف ایک کتاب ہی نہین ہی جسنے ان آراستہ وپیراستہ امور سے باین خوبیہاے بیشمار اپنے قدرشناسونکے ہاتہون اور دلونمین جگہہ پائی ہی - بلکہ یہ شاہونکی میز کا گلدستہ اور شاہزادونکی صحبت کا اتالیق اور بچونکا شفیق استاد اور جوانون کا حبیب لبیب رفیق ادیب اور بوڑہونکا عصاے پیری ہی

الغرض اس امر پر سبکو اتفاق ہو کہ مہاراجہ کشن پرشاد بہادر وزیر افواج آصفی تلمیذ حضرت آصف جنکے شمشیر قلم کے لوہے کو حیدرآباد تو کیا دور دور تک سیاحان عرصۂ سخن مانتے ہین اور انکی لیاقت خداداد اور علمیت اور طبیعت کا سکہ سبکے دلونپر بیٹھا ہوا ہی وہ ضرور میری اس راے سے اتفاق کرینگے کہ بعد رقعات غالب جو اُردوے معلی کے نام سے مشہور ہے اور جسکا جواب خود لاجواب ہے۔ رقعات شاد کا نمبر ہے۔

اسکے وصف مین مین کوئی ویسے الفاظ نہین پاتا جو بیان کرون۔ ہان قدردانونکی قدردانی اسکے حُسن خداداد کے لئے غازہ کا کام کریگی۔

مین اب اپنی اس تحریر کو اس دعا پر ختم کرتا ہون کہ یا خداے عز وجل یا مجیب الدعوات مصنف والاصفات عالی درجات کو صد وسی سال کی عمر عطا فرما۔ اور انکی لیاقت اور بخشش سخاوت اور شجاعت۔ اور مالک کی خیر خواہی۔ رعایا کی ہمدردی مین روز افزون ترقی اور ہمیشہ انکو مع اولاد و احفاد شادمان رکھہ۔ اور جیسا کہ یگانہ روزگار رکھا ہے ویسا ہی یکتاے روزگار فرما بحق محمدؐ و آل محمدؐ صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم اجمعین آمین ثم آمین

	این دعا از من واز جملہ جہان آمین باد	

تقریظ چکیدہ قلم شاعر بے عدیل وسہیم رشک سلیم منشی لطیف احمد صاحب متخلص بہ اختر خلف الصدق منشی امیر احمد صاحب امیر مینائی مرحوم

نثر ہو یا نظم جب کسی خوش مذاق اور قابل شخص کے قلم سے نکلتی ہی تو اُسمین ایک خاص بات ہوتی ہی۔ اور ارباب بصیرت پہچان لیتے ہین کہ یہ کلام کس پایہ کا ہی۔

اردوے معلیٰ کو دیکھئے جو مرزا غالب مرحوم کی عمدہ یادگار ہے اُسمین کیا ہی۔ نہ کوئی رنگینی ہے نہ عبارت آرائی ہے نہ مضمون آفرینی ہے یہی معمولی جملے روزمرہ کے ہین۔ بات فقط اتنی ہی کہ وہ الفاظ وہ فقرے ایک لایق شاعر بامذاق کی زبان کے ہین جو اپنی بیساختگی پر دیکھنے والے کو پھڑکا دیتے ہین۔ اسی پر قیاس کرکے جوہر سخن کے پرکھنے والے اسکا اندازہ کرلینگے کہ مین اسوقت جس کتاب پر ریویو کرنے بیٹھا ہون وہ کسقدر باوقعت اور قابل قدر ہے۔

خدا رکھے عالیجناب شاد فیض بنیاد کی قابلیت و استعداد خداداد کا پایۂ مراتب جو باعتبار سخن آوری و سخن آفرینی کے ہے اُس سے تمام دکن اور ہندوستان کے اہل کمال آگاہ ہین۔ آپکا نام نامی مہاراجہ کشن پرشاد بہادر اور آپکا خطاب مستطاب مہاراجہ پیشکار بہادر اور آپکا نامور عہدہ وزارت افواج شاہی اور آپکو تلمذ کا شرف اعلیحضرت قدر قدرت شاہ آصف خلد اللہ ملکہٗ و سلطنتہٗ سے ہے اسجگہہ بحث فقط آپکے مراتب شاعری و نثاری سے کیجاتی ہی۔ نہ اور کمالات سے۔

ماشاء اللہ آپکی جودت طبع کا سکہ نزدیک و دور بیٹھا ہوا ہے خصوصاً دکن مین اسوقت بازار سخن جسقدر گرم ہے آپ ہی کی توجہ سے ہی۔ آپکی شان مین بہت ہی ٹھیک اور بہت ہی جامع یہ مصرع ہے جو ایک بزرگ کامل مرتبہ شناس (امیر مینائی) بے تکلف

فرما گئے ہین ع -

	گلزار دکن مین گل شاداب ہین شاد	

یہ جواہر زواہر جو نظر کے سامنے ہین آپ ہی کی گوہر افشانی کا نمونہ ہین - اور جنکو دیکھکر مانناپڑتا ہے کہ مثل نظم کے آپکی نثر بھی بہت عالی مرتبہ رکھتی ہے -

اِس انشا کا نام رقعاتِ شاد ہے اور انشا کا ہیکو ہے نثر نگارون کے لیے اچھی خاصی آموز گار ہی جو تعلیم کرتی ہے کہ اُردو عبارت اِطرح لکھنی چاہیئے الفاظ کی نشست ایسی ہو حفظ مراتب کا لحاظ یون رہے -

اسمین وہی خطوط ہین جو روسا و امرا اور معزز احباب واعزہ کے نام لکھے جاچکے ہین سال گذشتہ مین صاحبزادہ مرحوم راجہ چندا پرشاد نے چاہا تہا کہ اِن خوشنما پہولون کا ایک باغ و بہار گلدستہ بنایا جائے - بڑی توجہ کو کام فرما کر متفرق رقعات نہایت التیام کے ساتھہ مرتب کئے کہ وہ ایک محبوب کتاب ہوگئی - ایسا سمجھئے کہ کسی معشوق کی بکھری ہوئی زلفین چہرے اور شانون پر بے قرینے پہیلی ہوئی تہین - اُنکو مشاطہ نے سمیٹ کر خوبصورت ہاتھون سے سنوار دیا - یا یون کہئے کہ حسینون کی پری صورتین جا بجا منتظر آرہی تہین کسی نے اُنکو اکٹھا کر کے حُسن کا مرقع بنا دیا - مگر افسوس ہی کہ ہنوز وہ بیل منڈھے نہ چڑھی تھی طبع کا اہتمام ہو ہی رہا تہا کہ ہونہار راجہ کا چمن حیات مذرصرصر خزان ہوگیا ؎

کہلکے گل دو دن بہار اپنی صبا دکہلا گئے	حسرت اُن غنچون پہ ہی جو بے کہلی مرجھا گئے

یہ داغ ایسا نہین جو دل سے مٹ جاے - اللہ تعالی مرحوم کے والدین اور اعزہ و احباب کو صبر عطا فرمائے - اب عالیجناب مصنف نے اس تصنیف لطیف کی طرف التفات فرمایا - اور محاسن معنی کے ساتھ حسن صورت بھی ملحوظ رکھا یعنے کتاب اہتمام بلیغ کے ساتھ عمدہ کاغذ پر خوشخط چھپوائی -

ریویو نگار اگر چاہے کہ کہین کہین سے کچھ عبارت نقل کرکے اپنے ریویو کی تائید مین پیش کرے تو یہ ہو نہین سکتا اسلئے کہ جسجگہہ سے جو ورق اُلٹا جاتا ہی جس صفحے پر نظر پڑتی ہے جو خط دیکھا جاتا ہی جو فقرہ سامنے آتا ہے وہ یہی چاہتا ہی کہ ہمکو انتخاب کیا جای اس صورت مین پوری کتاب نقل ہوئی جاتی ہے ؎

زفرق تا بقدم ہر کجا کہ می نگرم کرشمہ دامن دل میکشد کہ جا اینجاست

اس سے قبل عالیجناب مصنف کی کئی تصنیفین اشاعت پاکر ملک مین مقبول ہو چکی ہین یہ نوین کتاب ہی جو آج زیور طبع سے آراستہ ہو کر شائقوں کی نگاہ مین جلوہ گر ہوتی ہی اسکے بعد ہی امید ہے کہ نظم گوہر بار کی باری آئیگی - بعنایت الٰہی اردو و فارسی کلام اسقدر فراہم ہے کہ کئی دیوان ہو سکتے ہین - خدا کرے جلد وہ گوہر ہاے آبدار نظر افروز عالم ہون آخر مین اپنی یہ دعا ہے کہ اللہ تعالی اس کتاب کو خلعت قبول عطا فرمائے اور تصنیف و مصنف کو ابد الآباد نقش صفحہ روزگار رکھے ع -

این دعا از من و از جملہ جہان آمین باد

تقریظ نتیجۂ فکر مولوی ظہور الدین احمد صاحب تلمیذ حضرت بیدل

لکھی کیا رقعات شادی شاد ‌‌ ہے ترتیب سخن شوخی سے آباد

قلم کیا دے سکے داد معانی ‌‌ کہان منقار سے ہو خوش بیانی

پیارے لفظ اور بندش کی چستی ‌‌ برہمن ہو لبھا صورت پرستی

بیانکا سلسلہ زنار بر دوش ‌‌ مضامین عشقیہ خونریز پُرجوش

ادائے مطلب اور طرز ادا سے ‌‌ شکایت اور انداز وفا سے

کہین شوخی کو بے تابی کا دعویٰ ‌‌ کہین خونریزی الزام مسیحا

کہین خامہ ہے ہمبزم ارسطو ‌‌ کہین تحریر مین حکمت کے پہلو

یہ رقعے ہین کہ دُر ہاے معانی ‌‌ کہ آویزے بگوش نکتہ دانی

جو کچھ لکھا کسی رشکِ ارم کو ‌‌ کیا آزاد شوخی نے قلم کو

قصیدہ مین لکھے خامہ جو تشبیب ‌‌ تو جوش طبع پر غالب ہو تہذیب

مضامین الم تیر جگر دوز ‌‌ غم لخت جگر عالم کا دلسوز

فلک بھی جسکی سب بے تابی کا دمساز ‌‌ اجل بھی جسکی مہمانی کی ہمراز

سنبھل اے قائل آشفتہ خاطر ‌‌ کہان سے تو کہان پہونچا مچلکر

یہ مانا دہ غمِ جانکاہ ہر دم ‌‌ برنگ سایہ ہے ہر وقت ہمدم

مگر کبتک یہ غم صبر و خرد سوز ‌‌ یون ہی ہم بھی گزر جائین گے اک روز

دکن مین یہ زبان اور یہ سلاست
تصدق ہے یہ سب شاہِ دکن کا
مضامین شوخ ہم آغوش تہذیب

یہ اسلوبی یہ بندش یہ فصاحت
کہ ہے فرمانروا ملکِ سخن کا
بیانکا سلسلہ خوبی کی پازیب

یہی کہتا ہے قائل ہر کسیکو۔
فسونِ رقعاتِ شاد دیکھو

چکیدۂ قلم صنعت رقم جناب ابو طاہر سید اعظم اللہ حسینی صاحب جاگیردار سرن پلی المتخلص بہ اطہر تلمیذ حضرتِ بیدل

سکّہ زد بر عدو کلام او
دشمنے بے ادب ز خوف بگفت
اطہر خوش بیان بغور بگفت

ہیبتش آنچنان بدل افتاد
چاپ گردیدہ رقعات شاد
ہیم بر دشمنت مبارکباد
۱۳۱۴ھ

قطعہ تاریخ چکیدۂ قلم شاعر عدیل و سہیم رشک سلیم منشی لطیف احمد صاحب متخلص بہ اختر خلف الصدق منشی امیر احمد صاحب امیر مینائی مرحوم

اللہ اللہ یہ عبارت یہ فصاحت یہ بیان
بے تکلف مصرع تاریخ اختر نے کہا

طبع گوہر بار ہے دریا جناب شاد کی
دلنشین کیسی ہے یہ انشا جنابِ شاد کی
۱۳ھ

توبہ توبہ کہاں کی توبہ ۔ میکش کی ہے یا مغان کی توبہ

ساقی نے سجا کے بزم وحدت ۔ خلوت میں جلائی شمع کثرت

آثار صفات کو بتایا ۔ کس کس پردے میں کیا جتایا

موسیٰ سے رموز لن ترانی ۔ معراج کی رات کی کہانی

ہیں راز و نیاز کبریائی ۔ کیا شان ہے اے تری خدائی

انشا میں کئے ہیں جمع اضداد ۔ ہر رنگ میں ہے اُسی کی فریاد

ہر رقعہ کا طرز ہی جدا ہے ۔ ہر فقرہ کا رنگ ہی نیا ہے

پرتو ہے تلمذ شہی کا ۔ ہر رنگ ہے اُسکے آگے پھیکا

موتی یہ صدف سے کیوں نکلتے ۔ یہ فلک کے چشمے کیوں اُبلتے

انشا جو ہوئی یہ جلوہ آرا ۔ لخت دلِ شاد کا ہے صدقہ

اے خامے دلائی یاد کسکی ۔ دلکو نہیں تاب ہجر جسکی

دنیا نہیں جائے جاودانی ۔ ہے زندگی موت کی کہانی

بیدل کی یہی دعا ہے شاد ۔ ہم عمر خضر ہو تیری اولاد

گھر پر ترے شاہ جلوہ گر ہو ۔ اور سایۂ ظلِ حق پہ سر ہو

طبع زاد شاعر نازک خیال راے مہاکر پرشاد صاحب شوق

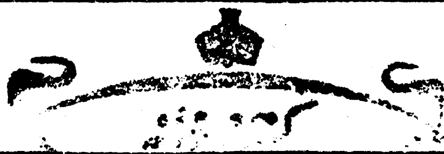
ہیں شاد کے رقعات نایاب ۔ اللہ رے خوبی و بلاغت

اے شوق لکھو زروی انصاف		اچھا ہوا نسخۂ فصاحت

قطعۂ تاریخ شہسوار مضمار فہم و ذکا شاعر یکتا جناب قاضی صاحب

ای آنکه دیدهٔ تو مکاتیب شادرا		دانی چها است قدرت کلک کمال او
در نظم و نثر صاحب قدرت چنین کسے		گردینے بیار به پشم مثال او
نظمش حدیقهٔ الیست زحکمت چنانکه نثر		گویند گلشنیست زسحر حلال او
دارد اگرچه گلشن کشمیر آب و رنگ		لیکن نمی رسد بریاض خیال او
حاسد که هر دو چشم جها نبینش کور باد		خفاش طینت است چه بیند جمال او
تا چرخ رفت غلغلهٔ فیض همتش		عالم گرفت شهرهٔ جود و نوال او
انشائے او که بود پریشان چو زلف یار		شد جمع بعد صد غم و رنج و ملال او
یعنی که چشم زخم به گلزار او رسید		از بیخ و بن فتاد یکایک نهال او
هیهات خشک شد چمن صد سرور خلق را		از حد گذشت صدمهٔ رنج و ملال او
تاریخ انطباع مکاتیب خواستند		از ما که لازم است بما امتثال او

مقبول عقل نقد مکاتیب شاد باد
این مصرعهٔ دعایه گفتیم سال او



صحت نامہ رقعات شاد

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱۵	۹	والمنۃَ	وَالمنۃ	۴۳	۱۲	Yancy	Yancey
،،	۱۰	مروجہ	مروحہ	۳۵	۱۵	ملافات	ملاقات
۱۸	۲	ستاد	شاد	۳۸	۹	مَعُ	مَعَ
۱۹	۱۰	لی	ملی	۳۹	۱۷	یَفنع	یُفضِع
۲۰	۴	فتحنا	فتحنا	۴۱	۱۱	آنُت	آنت
،،	۵	مسخراتُ	مسخراتٌ	۴۶	۱۶	مقتضار	مقتضار
۲۳	۵	دلی	دلی	۴۹	۲	ششیر	ششہر
،،	۱۲	کی	کی	،،	۱۱	ظلسجانی	ظلسجانی
،،	۱۳	ویانت	دیانت	۵۳	۲	نگار	نگار
۲۴	۲	گافی	کافی	۵۴	۶	[illegible]	ازین مین نے
،،	۳	مخنض	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]لہم	ظاہم
،،	[illegible]	[illegible]	وعدہ	۵۸	۱۷	عُلی	علَی
۲۶	۱۵	مستکور	مشکور	۶۴	۱۳	حتسر	حشر
۲۹	۱۷	لور	پور	۶۹	۳	گھت	گفت
۳۰	۱	بچھر	بیچھر	،،	۱۶	پیریزنیٹ	پریزنٹ

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۷۰	۱۴	پریزنیٹ	پریزنٹ	۱۱۶	۱۳	دستان	داستان
۷۱	۱۷	نہ نہند	نہند	۱۲۰	۶	فولڈ	[illegible]
۷۴	۲	کہ	کا	[illegible]	۱۲	[illegible]	[illegible]
//	۸	پس	بس	۱۳۱	۱۵	غنمت	غنیمت
۹۵	۱۶	ہون	ہو	۱۳۵	۷	نگویہ	نگوید
۹۹	۲	جبند	جبند	۱۳۹	۸	بامعارن	بامعان
//	۳	ااور	اور	۱۴۰	۲	اوالعزم	اولوالعزم
۱۰۰	۱۴	المکتوبُ	المکتوب	۱۵۰	۸	کا	گا
۱۰۱	۲	بحمدللہ	بحمدللہ	۱۵۱	۷	الرحم	ارحم
۱۰۳	۱۵	غیاسیان	عباسیان ہین	۱۵۳	۱۳	بحمدللہ	بحمداللہ
۱۰۵	۱۵	سیکلے	پکتے	۱۵۸	۱۰	اانیک	انیک
۱۰۶	۱۱	جوانیا	جواب دینا	۱۶۰	۸	الفضلَ	الفضلِ
//	۱۳	سمتا	سمجھتا	۱۶۵	۱۷	مہینہ	سال
۱۰۷	۱۲	جہولیا	جہولیان	۱۷۱	۱	دفتر	دفتری
//	۱۳	بر	ہر	//	۱۷	مشکوک	مسکوکہ
۱۰۸	۵	اس شعر سٹرک	اس شعر پر پھڑک	۱۷۲	۱	مشکوک	مسکوک

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۱۷۴	۵	مشکورہ کے علاج کیا	مشکورہ کے کیا
۱۸۷	۱۱	حیدر آبا	حیدر آباد
۱۸۹	۱۵	بیج	بیچ
۲۰۶	۴	دیون	دیوان
۲۰۸	۱۲	حفظہا	حفظہ
۲۱۰	۱۲	ٹھرا	ٹھیرا
۲۱۵	۱۲	الزنجیل	الزنجبیل
۲۳۱	۱۱	ندیدیم وبہا	ندیدیم بہار
۲۳۳	۲	پرستی	برستی
۲۴۳	۱۶	ہو رہی ہے لہ	ہو رہی ہے کہ
۲۵۱	۱۱	دہری	دُھری
۲۵۳	۱۰	[illegible]تا	جڑ دینا
[illegible]	[illegible]	مدعی	مدعِی
۲۷۶	۹	فیَ	فِی
۲۷۷	۷	مطئون	مطعون
۲۸۱	۱۰	۵ر	۱۵
۲۸۲	۱۵	پہ شاد	پرشاد
۲۸۵	۹	لوقت	بوقت
۲۸۷	۶	سب	تب
۲۸۸	۹	تھنی	تھنے
۲۹۲	۱۲	ہہت	بہت
۲۹۳	۸	بھی	بہی
۳۰۱	۴	نچا	نچلا
۳۲۴	۱۱	شاعر عدیل	شاعر بے عدیل
〃	۱۲	متحلص	متخلص